تصدیق شدہ اشاعت
گجرات، گوجرانوالہ، لاہور، اسلام آباد، خیبر پختونخوا کا واحد ترجمان منفرد روزنامہ اخبار
DAILY POWER OF PAKISTAN ISLAMABAD
★★★ ہر خبر آپ تک ★★★
روزنامہ پاور آف پاکستان اسلام آباد
Power of Pakistan News Agency
چیف ایڈیٹر: مرزا احمد علی
powerofpakistannewsagency.online
جلد نمبر 02 | ہفتہ 22 نومبر 2025ء 28 جمادی الاول 1447ھ | صفحات 08 قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 99

مریم نواز کی زیر صدارت اجلاس، پنجاب کے تمام محکموں کی کارکردگی کا 6 گھنٹے طویل کڑا احتساب

پنجاب نے اپنی حالیہ تاریخ میں پہلی بار 120 ارب روپے کی خطیر بچت کا سنگِ میل عبور کیا، صوبائی وزراء اور سیکرٹریز نے پراجیکٹس پر اعداد و شمار، ٹائم لائن اور نتائج پیش کیے

اپنی چھت، اپنا گھر پروگرام سے 1 لاکھ 15 ہزار سے زائد گھروں کی تعمیر شروع، پنجاب میں اپنی نوعیت کا پہلا سالٹ ویلج قائم کرنے کی منظوری

لاہور: وزیراعلیٰ مریم نواز شریف پنجاب کے تمام محکموں کی کارکردگی سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہی ہیں۔

لاہور (این این آئی) وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے پنجاب میں گورننس کا نیا معیار سیٹ کر دیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی زیر صدارت اجلاس میں پنجاب کے تمام محکموں (بقیہ نمبر 38)

عوام یومِ سیاہ منائیں اور بنیادی حقوق کی معطلی کے خلاف آواز بلند کریں، اسد قیصر

صوابی (این این آئی) پی ٹی آئی رہنما اسد قیصر نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ یومِ سیاہ منائیں اور بنیادی (بقیہ نمبر 2)

وزیر تعلیم رانا سکندر حیات نے ایک دن کیلئے اپنے عہدے کا چارج میٹرک کے طالبعلم کو سونپ دیا

لاہور (این این آئی) وزیر تعلیم پنجاب رانا سکندر حیات نے بچوں کے عالمی دن پر حقیقی معنوں میں (بقیہ نمبر 3)

باغ: وزیراعظم محمد شہباز شریف حریکیل باغ میں دانش اسکول کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

کرم میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائیاں، 23 دہشتگرد ہلاک

پاکستان کی سرزمین سے بیرونی پشت پناہی میں سرگرم دہشت گردی کا مکمل خاتمہ قومی اتفاقِ رائے سے کیا جا رہا ہے، صدر

راولپنڈی، اسلام آباد (این این آئی) سیکیورٹی فورسز نے خیبر پختونخوا کے ضلع کرم میں کارروائیوں کے دوران بھارتی حمایت یافتہ فتنۃ الخوارج کے 23 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا جبکہ صدر آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہباز شریف نے کامیاب کارروائیوں پر سیکورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی سرزمین سے بیرونی پشت پناہی میں سرگرم دہشت گردی کا مکمل خاتمہ قومی اتفاقِ رائے سے (بقیہ نمبر 6)

وزیراعظم نے مون سون 2026 کے اسٹریٹجک پلان کی منظوری دیدی

وزارتِ موسمیاتی تبدیلی نے تمام اقدامات کو شارٹ، میڈیم اور لانگ ٹرم میں تقسیم کیا ہے

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم نے مون سون 2026 کے اسٹریٹجک پلان کی منظوری دے دی، وزارتِ موسمیاتی تبدیلی نے تمام اقدامات کو شارٹ، میڈیم اور لانگ ٹرم میں تقسیم کیا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے وزارتِ موسمیاتی تبدیلی کے تیار کردہ (بقیہ نمبر 4)

اسلام آباد ہائیکورٹ کے 4 ججز کا 27 ویں آئینی ترمیم سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد (این این آئی) اسلام آباد ہائی کورٹ کے 4 ججز نے 27 ویں (بقیہ نمبر 5)

محسن نقوی کا کرم میں 23 بھارتی سپانسرڈ دہشتگردوں کو جہنم رسید کرنے پر سیکورٹی فورسز کو خراج تحسین

سیکورٹی فورسز خیبر پختونخوا میں فتنہ الہندوستان کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہیں، وزیر داخلہ کا بیان

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کرم میں بھارتی سپانسرڈ دہشتگردوں کے خلاف 2 کامیاب آپریشن پر سیکورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیکورٹی فورسز خیبر پختونخوا میں فتنہ الہندوستان کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہیں۔ اپنے بیان میں (بقیہ نمبر 7)

وزیراعظم سے عون چوہدری کی ملاقات، وزارت بارے امور پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف سے وزیر مملکت سمندر پار پاکستانی و ترقی انسانی وسائل عون چوہدری (بقیہ نمبر 8)

افواجِ پاکستان نے 4 روزہ جنگ میں بھارت کو زوردار تھپڑ رسید کیا، شہباز شریف

وزیراعظم شہباز شریف کی آزاد کشمیر سے وابستگی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، کہ حکومت پاکستان کشمیریوں کی بہترین ترجمانی کر رہی ہے: وزیراعظم آزاد کشمیر، پاکستان کی ترقی کیلئے اڑان پاکستان جیسے منصوبے طلبا کیلئے فائدہ مند ہیں: احسن اقبال

پاکستان کی مسلح افواج نے بھارت کا غرور خاک میں ملا دیا، وزیراعظم نے دنیا میں پاکستان کا مقدمہ بہترین انداز میں لڑا: وزیر امور کشمیر امیر مقام، دانش سکول پراجیکٹ بچوں کی زندگیاں بدل رہا ہے: رانا مشہود

باغ (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ جنگ میں پاکستان نے بھارت کو زناٹے دار تھپڑ رسید کیا، پاک فوج نے بھارت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور امریکی رپورٹ نے پاکستان کی جیت پر مہر لگا دی، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پاکستان کی جانب سے بھارت کے 7 جہاز گرانے کا بارہا ذکر کیا، یہ اللہ کے فضل و کرم اور فیلڈ مارشل کی شاندار اور بلاخوف قیادت کی بدولت ممکن ہوا، فیلڈ مارشل کی قیادت میں بلاخوف مشاورت سے بھرپور فیصلے کیے، دانش گاہیں پورے ملک میں تعمیر و ترقی کے ذریعے پھیل رہی ہیں، بھمبر میں دانش اسکول (بقیہ نمبر 10)

ملتان: قائم مقام صدر/چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی چرچ آف جیسس کرائسٹ آف لیٹر ڈے سینٹس اینڈ سوسائٹی فار سپیشل پرسنز کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر منعقدہ وہیل چیئر کی تقسیم کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

راولپنڈی، علیمہ خان انسداد دہشتگردی کی عدالت میں پیش، تمام وارنٹس منسوخ

راولپنڈی (این این آئی) تھانہ صادق آباد میں درج 26 نومبر کے پر تشدد احتجاج کے مقدمے میں (بقیہ نمبر 13)

الیکشن کمیشن کا عملے کو دھمکانے اور عوام کو اکسانے پر سہیل آفریدی کیخلاف نوٹس

اسلام آباد (این این آئی) الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی (بقیہ نمبر 12)

وفاقی محصولات کی تقسیم میں پنجاب لاڈلہ ہے، مزمل اسلم

پشاور (این این آئی) مشیر خزانہ خیبر پختونخوا مزمل اسلم نے وفاق کی جانب سے صوبوں کو ملنے والے (بقیہ نمبر 11)

پاکستان میں کرپشن چیلنج، اشرافیہ جیبیں بھر رہی ہے: آئی ایم ایف

آئی ایم ایف نے ایس آئی ایف سی کے اختیارات، استثنا اور شفافیت پر سوالات اٹھاتے ہوئے ایس آئی ایف سی کی جانب سے سالانہ رپورٹ فوری جاری کرنے کا مطالبہ کیا

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں کرپشن مستقل چیلنج ہے اور سیاسی اور معاشی اشرافیہ سرکاری پالیسوں پر قبضہ کر کے معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ آئی ایم ایف نے پاکستان میں گورننس اور (بقیہ نمبر 14)

وزیر اطلاعات سے سری لنکا کے نائب وزیر امور نوجوانان و کھیل کی ملاقات

کھیلوں کے شعبہ میں اشتراک عمل کو مزید وسعت دینے پر اتفاق

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ سے سری لنکا کے نائب وزیر برائے امور نوجوانان و کھیل سوگاتھ تھلا کراتھنے نے ملاقات کی جس میں دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں کے شعبہ میں اشتراک عمل کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا گیا۔ (بقیہ نمبر 9)

بروقت انصاف آئینی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے: چیف جسٹس پاکستان

شفافیت اور مالی نظم و ضبط عدلیہ کی مضبوطی کے لئے لازم ہے، بروقت انصاف آئینی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) چیف جسٹس پاکستان یحییٰ آفریدی نے کہا کہ بروقت انصاف آئینی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے۔ چیف جسٹس پاکستان کی زیر صدارت عدالتی اصلاحات پر آٹھواں انٹرا ایکٹوسیشن منعقد ہوا جس میں جسٹس محمد علی مظہر، رجسٹرار سپریم کورٹ سمیت دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں بریفنگ دی گئی کہ ریفارم ایکشن پلان کی 86 میں سے 36 اصلاحات مکمل، 45 پر کام جاری ہے، (بقیہ نمبر 29)

پاکستان اور فلپائن سات دہائیوں پر محیط دوستی اور تعاون کے مضبوط رشتے میں منسلک ہیں، ملک ظہیر اقبال

دونوں ممالک کو تجارت، سیاحت، سرمایہ کاری اور زرعی شعبے میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا چاہیے

لاہور (این این آئی) ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی ملک ظہیر اقبال چنڑ سے فلپائن کے سفیر ڈاکٹر ایمانوئل آر فرنینڈیز کی سربراہی میں 7 رکنی فلپائنی وفد نے اسمبلی چیمبر میں ملاقات کی۔ ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔ دوطرفہ تعلقات کے استحکام، تجارت و سرمایہ کاری کے فروغ، عوامی روابط اور علاقائی تعاون پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ پارلیمانی روابط مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان (بقیہ نمبر 17)

پاک افغان سرحد کی بندش کو 40 روز ہو گئے، گاڑیوں کی لمبی قطاریں

پشاور (این این آئی) پاک افغان سرحد کی بندش کے باعث چمن میں باب دوستی، خیبر میں طورخم، شمالی وزیرستان میں غلام خان، جنوبی وزیرستان میں انگور اڈا اور کرم میں خرلاچی بارڈر بند ہوئے 40 روز ہو گئے ہیں، گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ تفصیلات کے مطابق چمن (بقیہ نمبر 16)

پاکستان ریلوے اور حکومتِ پنجاب کے تعاون سے اربن ٹری پلانٹیشن مہم کا باضابطہ آغاز

ریلوے ٹریکس کے اطراف شجر کاری سے فضائی آلودگی میں نمایاں کمی متوقع ہے، وزیر ریلوے حنیف عباسی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان ریلوے اور حکومتِ پنجاب کے تعاون سے اربن ٹری پلانٹیشن مہم کا باضابطہ آغاز ہو گیا ہے۔ وزات ریلوے سے جاری بیان کے مطابق وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے کہا کہ پلانٹیشن ڈرائیو کے تحت ریلوے ٹریکس کے اطراف شجر کاری کا باقاعدہ آغاز کیا گیا ہے، ٹری پلانٹیشن ڈرائیو وزیر اعلیٰ پنجاب کے گرین اینڈ کلین پنجاب ویژن کے تحت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے ٹریکس کے اطراف شجر کاری سے فضائی آلودگی میں نمایاں (بقیہ نمبر 15)

لاہور: ڈپٹی اسپیکر پنجاب اسمبلی ملک ظہیر اقبال چنڑ فلپائن کے سفیر ڈاکٹر ایمانوئل آر فرنینڈز سے اسمبلی چیمبر میں ملاقات کر رہے ہیں۔

صوبائی وزیر تعمیرات و مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ کی زیر صدارت اہم اجلاس

لاہور (این این آئی) صوبہ بھر میں جاری تعمیر و ترقی کے منصوبوں کا جائزہ لینے کے لیے صوبائی وزیر تعمیرات و مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبائی وزیر کو روڈ سیکٹر کے مختلف منصوبوں میں ہونے والی پیش رفت پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو (بقیہ نمبر 30)

وزیر بلدیات کی زیر صدارت اے ڈی پی کا جائزہ اجلاس

وزیراعلیٰ کے ضلعی دیرپا ترقی کے اہداف پروگرام کے تحت 52 ارب سے 2800 سکیمیں مکمل کی گئیں

لاہور (این این آئی) وزیر بلدیات پنجاب ذیشان رفیق کی زیر صدارت سول سیکرٹریٹ میں ایک اجلاس کے دوران محکمہ بلدیات کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) کی سکیموں میں پیشرفت کا جائزہ لیا گیا۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ شکیل احمد میاں اور ایڈیشنل سیکرٹری قراۃ العین نے بریفنگ دی۔ وزیر بلدیات ذیشان رفیق نے پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام (پی ڈی پی) اور مری ڈویلپمنٹ پروگرام (ایم ڈی پی) کے ٹائم فریم کا خیال رکھنے پر زور دیتے ہوئے (بقیہ نمبر 18)

صوبائی وزیر تعمیرات و مواصلات ملک صہیب احمد بھرتھ صوبے بھر میں جاری روڈ سیکٹر کے منصوبوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔

خصوصی افراد معاشرے کا روشن چہرہ، ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں: یوسف رضا گیلانی

ملتان پانچ ہزار سال قدیم شہر ہے جہاں رواداری، امن اور خدمتِ انسانیت کی روایتیں آج بھی قائم ہیں

ملتان (نمائندہ خصوصی) قائم مقام صدر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ ملتان پانچ ہزار سال قدیم شہر ہے جہاں رواداری، امن اور خدمتِ انسانیت کی روایتیں آج بھی قائم ہیں۔ انہوں نے بتایا مشنری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور ان کے تمام اساتذہ مسیحی برادری سے تعلق رکھتے تھے جو اس شہر کی بین المذاہب ہم آہنگی کا ثبوت ہے۔ قائم مقام صدر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ ایک وقت تھا جب خواتین کو تصویر (بقیہ نمبر 19)

پنجاب حکومت کا بڑا اقدام، مزدوروں کی میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ میں نمایاں اضافہ

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت نے محنت کشوں کی فلاح و بہبود کے لیے اہم اور بڑا فیصلہ کرتے ہوئے میرج گرانٹ اور ڈیتھ گرانٹ میں قابلِ ذکر اضافہ کر دیا۔ محنت کشوں کے بچوں کی شادی کی گرانٹ میں دو لاکھ روپے اضافہ کیا گیا ہے، جس کے بعد میرج گرانٹ کو چار لاکھ روپے سے بڑھا کر چھ لاکھ روپے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈیتھ گرانٹ کو بھی (بقیہ نمبر 31)

خاتون اغوا کیس، چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کا ڈی آئی جی انوسٹی گیشن پر اظہارِ برہمی

ایک ٹک ٹاک اکاؤنٹ دیکھا جس پر اس خاتون کی تصویر لگی ہوئی تھی، یہ کانسٹیبل کا اکاؤنٹ تھا جس نے بطور مزاح یہ تصویر اپ لوڈ کی، ڈی آئی جی

لاہور (این این آئی) چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ جسٹس مس عالیہ نیلم نے کاہنہ سے خاتون کے مبینہ اغوا پر ڈی آئی جی انوسٹی گیشن پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ریکارڈ اپنی تحویل میں لے لیا۔ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ جسٹس عالیہ نیلم نے کاہنہ سے خاتون کے مبینہ اغواء کیس میں حمیداں بی بی کی درخواست پر سماعت کی۔ دورانِ سماعت چیف جسٹس نے ریمارکس دیئے کہ والدین نے بچوں کا اندراج نادرا میں کیوں نہیں کروایا، اگر نادرا میں بچوں کا ریکارڈ (بقیہ نمبر 32)

لاہور: ڈی جی پنجاب فوڈ اتھارٹی عاصم جاوید 480 کیلوریز پر مشتمل کھانا سکول کے بچوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔

خیبر پختونخوا، فورسز کی 3 مختلف کارروائیوں میں فتنہ الخوارج کے 7 دہشت گرد ہلاک

غیر ملکی حمایت یافتہ دہشتگرد نیٹ ورکس کے خلاف کارروائیاں تیز، دہشتگردوں کو ان کے انجام تک پہنچایا جائیگا، آئی ایس پی آر

راولپنڈی (این این آئی) خیبر پختونخوا میں سیکیورٹی فورسز کی 3 مختلف کارروائیوں کے دوران فتنہ الخوارج کے 7 دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق مہمند میں انٹیلی جنس بنیاد پر کارروائی کے دوران فائرنگ کے تبادلے میں 4 دہشتگرد مارے گئے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق لکی مروت میں سیکیورٹی فورسز نے کارروائی کی، جس میں 2 دہشتگرد ہلاک ہوئے، جب کہ ٹانک میں جھڑپ کے دوران ایک دہشتگرد انجام کو پہنچا۔ (بقیہ نمبر 22)

کمشنر لاہور مریم خان کا رائے ونڈ روڈ اڈہ پلاٹ کا اچانک دورہ

رائے ونڈ (این این آئی) کمشنر لاہور مریم خان نے رائے ونڈ روڈ اڈہ پلاٹ کا اچانک دورہ کیا اور روڈ پر جاری صفائی ستھرائی، زیبرا کراسنگ، دیگر ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر رائے ونڈ زوہیب ممتاز گوندل سمیت متعلقہ محکموں کے افسران بھی (بقیہ نمبر 21)

پنجاب اور خیبر پختونخوا میں فضائی آلودگی کے ڈیرے برقرار

لاہور فضائی آلودگی کے اعتبار سے دنیا میں چوتھے نمبر پر، شہر میں سموگ کی اوسط شرح 366 ریکارڈ

لاہور (این این آئی) پنجاب اور خیبر پختونخوا میں فضائی آلودگی کے ڈیرے برقرار رہے، فضا مضر صحت ہونے سے سانس کی بیماریاں جنم لینے لگی ہیں۔ ماحولیاتی ویب سائٹ کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور فضائی آلودگی کے اعتبار سے دنیا میں چوتھے نمبر پر رہا، شہر میں سموگ کی اوسط شرح 366 ریکارڈ کی گئی ہے، علامہ اقبال ٹاؤن کا ایئر کوالٹی انڈیکس 734، (بقیہ نمبر 20)

سیاست میں اگر انتہا پسندی آئے گی تو نہ ملک چلے گا اور نہ نظام، اعظم نذیر تارڑ

معاملات کا حل گفتگو اور مذاکرات سے ہے، ہم بحث تمیز کو چھوڑ کر صرف مخالفت کی بات پر قائل ہو گئے ہیں، وزیر قانون

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے کہا ہے کہ سیاست میں اگر انتہا پسندی آئے گی تو نہ ملک چلے گا اور نہ نظام چلے گا، معاملات کا حل گفتگو اور مذاکرات سے ہے، یہ وہ چیز ہے جو ہم نے گزشتہ سالوں میں گنوائی، ہم بحث تمیز کو چھوڑ کر صرف مخالفت کی بات پر قائل ہو گئے ہیں۔ سینیٹر عرفان صدیقی مرحوم کی یاد میں تعزیتی ریفرنس سے خطاب میں اعظم نذیر تارڑ نے کہا کہ مخالفت کا نقصان ملک (بقیہ نمبر 33)

حدنگاہ صفر، موٹروے ایم ون کو پشاور ٹول پلازہ سے چھچھ انٹرچینج تک دونوں طرف مکمل بند

راولپنڈی (این این آئی) شدید دھند اور حدنگاہ صفر ہونے کے باعث موٹروے ایم ون کو پشاور ٹول پلازہ سے چھچھ انٹرچینج تک دونوں سمت مکمل بند رہا۔ ترجمان موٹروے پولیس کے مطابق یہ قدم مسافروں کی جان و مال کے تحفظ اور ممکنہ بڑے حادثات سے بچاؤ کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ گزشتہ چند گھنٹوں میں دھند کی شدت (بقیہ نمبر 24)

لاہور: صوبائی وزیر بلدیات ذیشان رفیق محکمہ بلدیات کے سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

وزیر ریلوے کی سلطنت عمان کے قومی دن پر مبارکباد

پاکستان عمان کے ساتھ دوطرفہ تعاون کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، محمد حنیف عباسی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے سلطنت عمان کے قومی دن پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان عمان کے ساتھ دوطرفہ تعاون کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جمعرات کو وزارت ریلوے سے جاری بیان کے مطابق وفاقی وزیر محمد حنیف عباسی نے کہا کہ پاکستان اور عمان کے دیرینہ برادرانہ تعلقات مزید مضبوط ہو رہے (بقیہ نمبر 25)

ایل ڈی اے نے سیاسی سرگرمی پر پیپلز پارٹی لاہور آفس کو 8 لاکھ 74 ہزار کا نوٹس بھیج دیا

لاہور (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی نے حکومتی اداروں پر انتقامی کارروائیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ لاہور کی بیوروکریسی سیاسی عدم استحکام پیدا کر کے پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کے اتحاد کو شد و مد سے توڑنے (بقیہ نمبر 23)

لاہور: صوبائی وزیر صنعت و تجارت چوہدری شافع حسین ویمن بزنس انکوبیشن سینٹر کی تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں۔

بلوچستان، سردی کی شدت میں اضافہ، درجہ حرارت ایک ڈگری تک گر گیا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے مرکزی علاقوں کوئٹہ اور قلات میں درجہ حرارت ایک ڈگری تک گرنے سے سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم سرد اور خشک رہنے کا امکان ہے جبکہ شمالی اور مرکزی علاقوں میں سردی کی شدت (بقیہ نمبر 26)

قومی اسمبلی، بیوی، بچوں، بزرگوں کے سماجی تحفظ کیلئے قانون منظور، گالی دینا بھی جرم

نفسیاتی طور پر پریشان کرنا بھی جرم ہوگا، مرتکب افراد کو تین سال تک کی سزا، ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ بھی عائد کیا جا سکے گا

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی میں بیوی بچوں کے سماجی تحفظ سے متعلق اہم قانون ڈومیسٹک وائلنس بل 2025 منظور کر لیا گیا۔ قومی اسمبلی سے ڈومیسٹک وائلنس بل 2025 کی منظوری کے بعد اب بل کا مسودہ سینیٹ میں پیش ہوگا، بل میں بیوی، بچوں یا گھر میں رہنے والے دیگر افراد کو گالی دینا جرم قرار دیا گیا۔ قومی اسمبلی سے منظور کردہ بل کے متن کے مطابق بیوی، بچے یا گھر میں موجود دیگر افراد کو جذباتی، نفسیاتی طور پر پریشان کرنا بھی جرم ہوگا، مرتکب افراد کو تین سال تک کی (بقیہ نمبر 27)

پنجاب بار کونسل کا پنجاب حکومت کے مختلف آرڈی ننس چیلنج کرنے کا اعلان

دو تین روز میں پیرا ایکٹ، سی سی ڈی کا قیام، پبلک پراپرٹی آنرشپ آرڈیننس کو چیلنج کیا جائیگا

لاہور (این این آئی) پنجاب بار کونسل نے پنجاب حکومت کے مختلف آرڈیننسز کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے، آئندہ دو تین روز میں پیرا ایکٹ، سی سی ڈی کا قیام اور پبلک پراپرٹی آنرشپ آرڈیننس چیلنج کیا جائے گا جبکہ پنجاب بار کونسل نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ پر بھی تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ نجی ٹی وی نے چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی پنجاب بار کونسل ذبیح اللہ ناگرا کے (بقیہ نمبر 34)

محنت کشوں کیلئے میرج، ڈیتھ گرانٹ کی رقم میں نمایاں اضافہ

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت نے محنت کشوں کیلئے اہم اقدام اٹھاتے ہوئے میرج گرانٹ اور ڈیتھ گرانٹ میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ محکمہ لیبر کے مطابق محنت کشوں کے بچوں کی شادی کیلئے دی جانے والی میرج گرانٹ میں 2 لاکھ روپے اضافہ کیا گیا ہے (بقیہ نمبر 35)

سرکاری، پرائیویٹ سکولوں میں طلبہ کے موبائل فون استعمال کرنے پر پابندی عائد

تمام ایجوکیشن اتھارٹیز کے سربراہان کو مراسلے کے ذریعے باقاعدہ ہدایات جاری کر دی گئیں

لاہور (این این آئی) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں طلبہ کے موبائل فون استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ اس سلسلے میں تمام ایجوکیشن اتھارٹیز کے سربراہان کو باقاعدہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ جاری کردہ مراسلے کے مطابق تمام سکولز فوری (بقیہ نمبر 37)

ناشتے کا بل مانگنے پر ملزم نے بچوں پر گرم دودھ پھینک دیا، چاقو سے حملہ، مقدمہ درج

لاہور (این این آئی) صوبائی دارالحکومت لاہور کے علاقہ گرین ٹاؤن میں ناشتے کا بل مانگنے پر ملزم نے دکاندار کے بچوں پر گرم (بقیہ نمبر 36)

لاہور: صوبائی وزیر کھیل ملک فیصل ایوب کھوکھر جناح سپورٹس کمپلیکس لاہور گیریژن میں دوسری انٹرنیشنل باکسنگ چیمپئن شپ کی تیاریوں کے انتظامات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

پاکستان ایران کے ساتھ طویل المدتی زرعی شراکت داری کا خواہاں ہے: رانا تنویر حسین

دونوں ممالک معیار، لاجسٹکس اور مشترکہ تحقیق کے شعبوں میں تعاون بڑھا سکتے ہیں، وفاقی وزیر کی ایرانی حکام سے گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق رانا تنویر حسین نے کہا ہے کہ پاکستان ایران کے ساتھ طویل المدتی زرعی شراکت داری کا خواہاں ہے، دونوں ممالک معیار، لاجسٹکس اور مشترکہ تحقیق کے شعبوں میں تعاون بڑھا سکتے ہیں۔ وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق رانا تنویر حسین، جو اسپین کے شہر قرطبہ میں ہونے والے انٹرنیشنل اولیو کونسل (آئی او سی) کے 122 ویں کونسل سیشن (بقیہ نمبر 28)

پنجاب میں غیر قانونی مقیم افغانیوں کی نشاندہی کرنے والے شہری کو نقد انعام دینے کا اعلان

کریک ڈاؤن جاری، گزشتہ تین ہفتوں میں 6,220 غیر قانونی افغان شہری ڈی پورٹ کیے گئے' عظمیٰ بخاری

لاہور (این این آئی) وزیر اطلاعات و ثقافت پنجاب عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ پنجاب میں غیر قانونی طور پر مقیم افغان اور دیگر غیر ملکی شہریوں کے خلاف آپریشن پوری رفتار سے جاری ہے، صوبے بھر میں اس کریک ڈاؤن کو منظم، قانون کے مطابق اور موثر انداز میں آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ عظمیٰ بخاری نے بتایا کہ پنجاب حکومت نے ویسل بلور میکانزم کے تحت شہریوں کو معلومات فراہم کرنے کی ترغیب دی ہے۔

اورنج لائن میٹرو ٹرین نے 5 سالوں میں 270 ملین سواریوں کا سنگ میل عبور کرلیا

میٹرو ٹرین نے 512,180 کامیاب ٹرپس مکمل کیے، 1800 دنوں سے مسلسل محفوظ آپریشن جاری رکھا

لاہور (این این آئی) اورنج لائن میٹرو ٹرین نے 2020 میں آپریشن شروع ہونے کے بعد نومبر 2025 تک پانچ سالوں میں 270 ملین سے زیادہ سواریوں کا سنگ میل عبور کرچکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق میٹرو ٹرین نے اب تک 512,180 کامیاب ٹرپس مکمل کیے ہیں اور 1800 دنوں سے مسلسل محفوظ آپریشن جاری رکھا۔ روزانہ 2,50,000 سے زائد مسافر میٹرو ٹرین کی سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، اور اس کی پنکچولٹی اور کارکردگی کا تناسب 99 فیصد تک برقرار ہے۔ میٹرو ٹرین کا سفر ڈیرہ گجران سے شروع ہوتا ہے اور علی ٹاؤن پر ختم ہوتا ہے جو کہ میٹرو ٹرین کا آغاز اور اختتام ہے۔ یہ فاصلہ 27.1 کلومیٹر ہے۔ موٹر سائیکل، گاڑی، رکشہ، آن لائن ٹیکسی اور بس سے سفر کرنے والے افراد کے لئے یہ سفر 80 سے 90 منٹ تک کا ہوسکتا ہے۔

پاکستان میں چلغوزے کی پیداوار میں اضافہ

لاہور (این این آئی) پاکستان میں اسسال چلغوزے کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر پاکستان اور افغانستان کے لیے بڑی منڈی چین ہے جہاں دونوں ممالک سے چلغوزہ جاتا ہے اور چین میں چلغوزے کی قیمت سائز پر منحصر ہوتی ہے۔ ماہرین کے مطابق چلاس میں بھی اس سال پیداوار زیادہ ہوئی اور اس کے علاوہ یہاں چلغوزے کا سائز بھی بڑا ہے۔

لاہور: فلپائن کے سفیر ڈاکٹر ایمانوئل فرینڈز کو صدر لاہور چیمبر فہیم الرحمن سہگل دیگر عہدیداران کے ہمراہ یادگاری شیلڈ پیش کر رہے ہیں۔

مدارس کی آزادی پر کسی کو بھی شب خون نہیں مارنے دینگے' جے یو آئی (ف)

پنجاب حکومت مدارس و مساجد کے ذمہ داران کو دھونس یا لالچ کے ذریعے دبانے کی کوشش نہ کرے

لاہور (این این آئی) جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا سعید الرحمن سرور نے کہا ہے کہ مدارس کی آزادی پر کسی کو بھی شب خون نہیں مارنے دیں گے، 26ویں آئینی ترمیم کے تحت مدارس کو رجسٹر کیا جائے اور ان کی خودمختاری ہر قیمت پر محفوظ رکھی جائے، پنجاب حکومت مدارس و مساجد کے ذمہ داران کو دھونس یا لالچ کے ذریعے دبانے کی کوشش نہ کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علمائے اسلام تحصیل شالیمار لاہور کے زیر اہتمام تحفظِ مدارسِ دینیہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر حافظ محمد افضال احمد، حافظ عثمان احمد خان، بلال احمد میر، محمد افضل خان، مفتی عبدالعزیز، مولانا آصف حمید، قاسم افضل، شیخ احمد محمود، محمد ایاز، حافظ ندیم عرفان اللہ، حمزہ شبیر سمیت جے یو آئی کے ذمہ داروان علاقہ بھر کے علمائے کرام، ائمہ مساجد، کارکنانِ جمعیت اور دینی طبقات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

برائلر گوشت کی قیمت میں مزید 15 روپے کلو کمی

لاہور (این این آئی) شہر میں پرچون سطح پر فی کلو برائلر گوشت کی قیمت مزید 15 روپے کمی سے 5 0 روپے، زندہ برائلر مرغی کی قیمت 10 روپے کمی سے 353 روپے کلو جبکہ فارمی انڈوں کی قیمت 344 روپے فی درجن کی سطح پر مستحکم رہی۔ اوپن مارکیٹوں میں کئی مقامات پر دکاندار برائلر گوشت سرکاری نرخ سے 30 سے 40 روپے کلو زائد قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔

صوبائی حکومت نوجوانوں کی ہر مثبت کاوش کی بھرپور حوصلہ افزائی کرے گی' سہیل آفریدی

خیبر پختونخوا میں کوئی بھی بچہ محض مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اپنی تعلیم ادھوری نہیں چھوڑے گا

پشاور (این این آئی) وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی نے بدھ کے روز غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، صوابی کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے فیکلٹی اپارٹمنٹس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ نے جی آئی کے انسٹیٹیوٹ میں زیر تعلیم قبائلی اضلاع کے طلبہ کے لیے 20 خصوصی اسکالرشپس کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی طلبہ کو کسی قسم کی مدد یا تعاون کی ضرورت پیش آئے۔

معاشی، ٹیکس اصلاحات میں پارٹنرز کی مشاورت ضروری ہے' جمیل اختر بیگ

حکومت جن کامیابیوں کا ذکر کرتی ہے ان کے اثرات کہیں نظر نہیں آرہے' سابق صدر لاہور ٹیکس بار

لاہور (این این آئی) لاہور ٹیکس بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر جمیل اختر بیگ نے کہا ہے کہ معاشی اور ٹیکس اصلاحات میں پارٹنرز کی مشاورت وقت کی ضرورت ہے، حکومت معاشی ترقی کے مثبت اشاریوں اور غیر ملکی سرمایہ کاری کا بار بار ذکر کرتی ہے مگر ان کے اثرات کہیں نظر نہیں آرہے۔ ٹیکس بار کے ممبران سے ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پسے ہوئے طبقات مزید بد حال ہو رہے ہیں، ٹیکس دہندگان مایوسی کی طرف گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایف بی آر میں ڈیجیٹل اصلاحات کا فائدے کی بجائے نقصان ہو رہا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف ٹیکس دہندگان کی مشکلات بڑھی ہیں بلکہ ٹیکس محصولات بھی کم ہو رہے ہیں۔ سسٹم کی وجہ سے عوام اپنے گوشوارے جمع نہیں کرا سکے، ڈیجیٹل انوائسز کے بڑے مسائل آرہے ہیں، فائلر بننے کے لیے ایف بی آر سسٹم مرضی سے چلتا اور بند ہوتا ہے۔ وزیراعظم اور وزیر خزانہ کو ایف بی آر سے آئرس اور دیگر مسائل کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی چاہیے۔

موسم سرما کی آمد کے باعث خشک میوہ جات کی خرید و فروخت میں اضافہ

مکوآنہ (این این آئی) موسم سرما کی آمد کے باعث فیصل آباد سمیت ڈویژن کے دیگر اضلاع جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ اور صوبہ بھر کے تمام شہروں میں خشک میوہ جات کی خرید و فروخت میں بھی اضافہ ہوگیا ہے اور جگہ جگہ ڈرائی فروٹس کی دکانیں، پھٹے، ریڑھیاں سج گئی ہیں جن کے ساتھ ساتھ خشک میوہ جات کی قیمتیں بھی آسمانوں کو چھونے لگی ہیں مگر کسی قسم کا چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے پر ڈرائی فروٹ شاپس مالکان شہریوں سے منہ مانگے دام وصول کر رہے ہیں

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے پوسٹ گریجوایٹ داخلوں کا اعلان کر دیا

داخلے کے خواہشمند طلبہ 18 نومبر سے 9 دسمبر 2025ء تک آن لائن رجسٹریشن کروا سکتے ہیں

مکوآنہ (این این آئی) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے پوسٹ گریجوایٹ داخلوں کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈائریکٹر گریجوایٹ اسٹڈیز ڈاکٹر خالد بشیر کے مطابق داخلے کے خواہشمند طلبہ 18 نومبر سے 9 دسمبر 2025ء تک آن لائن رجسٹریشن کروا سکتے ہیں جبکہ انٹری ٹیسٹ 14 دسمبر 2025ء کو ہوگا۔ ایم فل/ایم ایس/ایم ایس سی (آنرز)، ایم بی اے اور ایم بی اے ایگزیکٹو میں داخلے کے لیے امیدواروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جی اے ٹی میں کم از کم 50 فیصد نمبر حاصل کریں۔ پی ایچ ڈی کے لیے جی آر ای (سبجیکٹ ٹائپ) میں کم از کم 70 فیصد نمبر درکار ہیں۔ جو امیدوار ٹیسٹ پاس کریں گے وہ آن لائن پورٹل کے ذریعے داخلے کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ مزید معلومات کے لیے یونیورسٹی کی ویب سائٹ وزٹ کریں یا فون نمبر 041-9200189 پر رابطہ کریں۔

ملکی اقتصادی ترقی کیلئے معیشت کو مضبوط بنیادیں فراہم کرنا ہوں گی، محمد نواز

مکوآنہ (این این آئی) ایوان صنعت و تجارت فیصل آباد کے سابق صدر اور آل پاکستان کاٹن پاور لومز ایسوسی ایشن کے سابق چیئرمین محمد نواز نے کہا کہ ملکی اقتصادی ترقی کیلئے معیشت کو مضبوط بنیادیں فراہم کرنا ہوں گی کیونکہ جب تک معیشت کو مضبوط بنیادیں فراہم نہیں ہوں گی اس وقت تک ملک اقتصادی طور پر ترقی نہیں کر سکے گا لہٰذا اس کیلئے ہمیں اپنی برآمدات بڑھانے کی طرف بھی توجہ مرکوز کرنا ہوگی۔

لاہور: چیئرمین پی آر اے معظم اقبال سپرا سے برٹش ہائی کمیشن کا وفد ٹیکس اصلاحات بارے تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔

مخصوص نشستوں کے کیس میں اکثریتی فیصلہ درست نہیں تھا' جسٹس جمال مندوخیل

41 امیدواروں کے بارے میں اکثریتی فیصلہ ''اختیار سے تجاوز'' تھا' اکثریتی فیصلے پر جزوی اپیلیں منظور کرنے کا فیصلہ جاری

اسلام آباد (این این آئی) سپریم کورٹ آف نے مخصوص نشستوں سے متعلق کیس میں جسٹس جمال مندوخیل کا اکثریتی فیصلے پر جزوی اپیلیں منظور کرنے کا فیصلہ جاری کر دیا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کردہ جسٹس جمال مندوخیل کا فیصلہ 12 صفحات پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے مخصوص 39 نشستوں پر اپنا اصل فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ جسٹس جمال مندوخیل کے فیصلے کے مطابق 41 نشستوں کے معاملے میں اکثریتی فیصلہ درست نہیں۔

عدالتی احکامات تک شہر کے پارکوں میں کوئی تعمیراتی کام نہیں ہوگا، لاہور ہائیکورٹ

جسٹس شاہد کریم نے سموگ تدارک سے متعلق کیس کی گزشتہ سماعت کا 2 صفحات پر مشتمل تحریری حکم جاری کر دیا

لاہور (این این آئی) لاہور ہائیکورٹ نے عدالتی احکامات تک لاہور کے پارکوں میں تعمیراتی کام سے روک دیا۔ لاہور ہائیکورٹ کے جسٹس شاہد کریم نے سموگ تدارک سے متعلق کیس کی گزشتہ سماعت کا 2 صفحات پر مشتمل تحریری حکم جاری کر دیا۔ تحریری حکمنامے میں کہا گیا کہ عدالتی احکامات تک لاہور کے پارکوں میں کوئی تعمیراتی کام نہیں ہوگا، پی ایچ اے کے وکیل پارک کا کچھ حصہ کنٹریکٹ پر دینے بارے دو ہفتوں میں رپورٹ جمع کرائیں گے، پی ایچ اے وکیل بتائیں گے کہ کیا پارک کا کچھ حصہ کرائے پر دینا موزوں ہے یا نہیں۔ حکم میں کہا گیا کہ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کنٹونمنٹ بورڈ کی حدود میں برگد کا درخت کاٹے جانے بارے رپورٹ جمع کرائی، ممبر جوڈیشل کمیشن رپورٹ کا جائزہ لے کر عدالت کو آگاہ کریں۔

پراسیکیوٹر جنرل پنجاب کی تعلیمی اداروں میں سیکس آفینڈرز ویریفکیشن کی تجویز

لاہور (این این آئی) پراسیکیوٹر جنرل پنجاب نے تعلیمی اداروں میں بچوں کے تحفظ کیلئے سیکس آفینڈرز ویریفکیشن کی تجویز دے دی۔ پراسیکیوٹر جنرل پنجاب سید فرہاد علی شاہ نے تعلیمی اداروں میں بھرتی سے قبل سیکس آفینڈرز رجسٹر سے تصدیق کے لئے 2 صفحات پر مشتمل مراسلہ سیکرٹری پراسیکیوشن کو بھجوا دیا۔ مراسلے میں کہا گیا کہ تعلیمی اداروں میں فیکلٹی اور سٹاف کی بھرتی سے پہلے سیکس آفینڈر ریکارڈ سے جانچ ضروری ہے

لاہور پولو کلب کے زیر اہتمام کی کیوی گولڈ پولو کپ 2025ء کے تیسرے روز ٹیموں کے درمیان میچ کا منظر۔

لاہور پولیس کی بجلی چوروں کے خلاف بڑی کارروائی

لاہور (این این آئی) لاہور پولیس نے بجلی چوروں کے خلاف بھرپور کارروائیاں کرتے ہوئے سال 2025 کے دوران 29 ہزار 537 ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ترجمان لاہور پولیس نے بتایا کہ شہر کے مختلف تھانوں میں بجلی چوری کے 23 ہزار 416 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ کینٹ ڈویژن میں 370,10، صدر میں 990,5، ماڈل ٹاؤن میں 548,4، اقبال ٹاؤن میں 669,3، سٹی میں 550,3 اور سول لائنز ڈویژن میں 410,1 بجلی چور گرفتار کئے گئے ہیں۔

پیپلز پارٹی ہمیشہ عوام کی امنگوں کی ترجمان رہی ہے' راجہ پرویز اشرف

غریب و پسماندہ طبقات کے حقوق کے لیے ہر دور میں پیپلز پارٹی نے عملی اقدامات کیے ہیں، رہنماء پیپلز پارٹی

گوجر خان (این این آئی) سابق وزیراعظم پاکستان اور پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما راجہ پرویز اشرف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی ہمیشہ عوام کی امنگوں کی ترجمان رہی ہے اور غریب و پسماندہ طبقات کے حقوق کے لیے ہر دور میں عملی اقدامات کیے ہیں۔ این این آئی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے راجہ پرویز اشرف نے بتایا کہ گوجر خان کے لیے منظور کیا جانے والا کڈنی سنٹر ایک اسٹیٹ آف دی آرٹ عوامی منصوبہ ہے۔

رائے ونڈ: کمشنر لاہور ڈویژن مریم خان لاہور روڈ پر سٹریٹ لائٹس سمیت دیگر منصوبوں کا جائزہ لے رہی ہیں۔

اسلام آباد، دسمبر تک 30 مفت وائی فائی پوائنٹس قائم کرنے کا اعلان

مفت ہاٹ سپاٹ اسلام آباد کے اہم عوامی مقامات، مارکیٹوں اور سرکاری عمارتوں کے قریب نصب کیے جائیں گے

اسلام آباد (این این آئی) عوام کے لیے مفت انٹرنیٹ سہولیات بڑھانے کے منصوبے کے تحت وفاقی دارالحکومت میں دسمبر 2025 تک 30 مفت وائی فائی ہاٹ سپاٹ نصب کیے جائیں گے۔ نیشنل ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے آئی ٹی کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ منصوبے پر تیزی سے کام جاری ہے اور مقررہ مدت تک یہ سہولت شہریوں کے لیے مکمل طور پر فعال کر دی جائے گی۔ سرکاری حکام کے مطابق یہ اقدام ملک میں ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کی حکومتی پالیسی کا حصہ ہے، مفت ہاٹ سپاٹ اسلام آباد کے اہم عوامی مقامات، مارکیٹوں اور سرکاری عمارتوں کے قریب نصب کیے جائیں گے تاکہ شہری اور طلبہ تیز رفتار انٹرنیٹ تک آسان رسائی حاصل کر سکیں۔ این ٹی سی نے کہا کہ ادارہ ملک بھر کے 100 سے زائد شہروں میں 3 ہزار سے زیادہ سرکاری و نجی اداروں کو خدمات فراہم کر رہا ہے جن میں سائبر سیکیورٹی سپورٹ بھی شامل ہے۔ حکام کے مطابق مفت فری وائی فائی منصوبہ اسلام آباد کو ٹیکنالوجی فرینڈلی شہر بنانے کی جانب اہم قدم ثابت ہوگا۔

پانی کی شدید قلت، بلوچستان میں صرف 7 فیصد زمین زیر کاشت رہ گئی

بلوچستان میں پانی کی شدید قلت، ایشیائی ترقیاتی بینک کے مطابق مسئلے کے حل کیلئے صوبے میں پانی اور موسم کا ڈیجیٹل نظام قائم

منیلا (این این آئی) ایشیائی ترقیاتی بینک نے صوبہ بلوچستان میں پانی کی شدید قلت کی نشاندہی کر دی، پانی کی شدید قلت کے باعث بلوچستان میں صرف 7 فیصد زمین زیر کاشت رہ گئی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے مطابق مسئلے کے حل کیلئے صوبے میں پانی اور موسم کا ڈیجیٹل نظام قائم کر دیا گیا ہے، اس کا مقصد درست معلومات فراہم کرنا ہے، آٹو میٹک موسمیاتی اسٹیشنز سے بارش، درجہ حرارت، ہوا کی رفتار کا درست ڈیٹا حاصل ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کسان اب موسمی ڈیٹا کی مدد سے اپنی آبپاشی کا شیڈول بہتر طریقے سے بنا سکتے ہیں، ڈیجیٹل نظام کی بدولت پانی کے ضیاع میں کمی اور زرعی پیداوار میں اضافہ ممکن ہوگیا، صوبہ اب سیلاب اور خشک سالی کے خدشات کی بروقت پیشگوئی کر سکتا ہے، اس نظام سے نقصانات کم ہوں گے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے مطابق حکومت کو پانی کی منصفانہ تقسیم اور بہتر انتظام کے لیے قابل اعتماد معلومات مل رہی ہیں۔

نارووال: ایڈوائزر صوبائی محتسب پنجاب ندیم سرور کھلی کچہری میں لوگوں کی شکایات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

اسلام آباد، 1400 تعلیمی اداروں میں انسداد منشیات کیلئے چیکنگ پر 3 افراد تعینات

1400 تعلیمی اداروں کے لیے تین بندے چیکنگ پر لگائے ہیں تو اس طرح 4 سال لگ جائیں گے، عدالت کا اظہار برہمی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی دارالحکومت کے 1400 تعلیمی اداروں میں انسداد منشیات کیلئے چیکنگ پر صرف 3 افراد تعینات کیے گئے ہیں۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے تعلیمی اداروں سے منشیات کے خاتمے سے متعلق کیس کی سماعت اسلام آباد ہائی کورٹ میں ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ منشیات خاتمے کا فریم ورک بنانے کیلئے عدالتی حکم کے باوجود آئی جی اسلام آباد سے متعلقہ حکام کی میٹنگ نہیں ہو سکی۔ عدالت نے آئی جی اسلام آباد کو 2 ہفتوں میں اے این ایف، پرائیویٹ اسکول اتھارٹی و دیگر سے میٹنگ کی ہدایت کی۔ جسٹس راجا انعام امین منہاس نے ریمارکس دیے کہ جہاں امن و امان کا مسئلہ اہم ہے وہیں منشیات کے خاتمے کا مسئلہ بھی اہم ہے، امن و امان کے اقدامات کے باوجود کچہری میں دھماکا ہوگیا۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت کو بتایا کہ امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر آئی جی کی مصروفیت تھی، جلد میٹنگ ہو جائے گی۔

لاہور: گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں پینٹنگز کی نمائش دیکھ رہے ہیں۔

اپنی شرائط پر نوکریاں حاصل کرنے والے قابل گریجوایٹس پیدا کرنے کی ضرورت ہے، ڈاکٹر محمد علی

پنجاب یونیورسٹی فیکلٹی آف کمپیوٹنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام کانووکیشن سے خطاب

لاہور (این این آئی) وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد علی نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے کمپیوٹر سائنس اور آئی ٹی گریجوایٹس کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ نوکریاں بھی اپنی شرائط پر حاصل کر سکیں۔ پنجاب یونیورسٹی فیکلٹی آف کمپیوٹنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام کانووکیشن سے خطاب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر محمد علی نے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی آئی ٹی گریجوایٹس کا محدود وسائل کے باوجود لاہور کی مارکیٹ میں 60 فیصد شیئر یقیناً لائق تحسین ہے۔ مصنوعی ذہانت بھی بنی نوع انسان کی تخلیق ہے اس سے خوفزدہ ہونے کی بجائے اسے سیکھ کر پاکستان کے مفاد میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد علی نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے آنے سے نوکریاں کم نہیں ہوئی بلکہ ان کی نوعیت بدلتی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علم اور سیکھنے کا عمل مسلسل جاری رہنا چاہیے تا کہ ہمارے طلبہ اپنی کمپنیاں بنانے کیلئے تیار ہو سکیں۔

امیگریشن کلیئرنس میں تاخیر، اسلام آباد ایئرپورٹ پر مسافر سراپا احتجاج بن گئے

ایف آئی اے امیگریشن اسٹاف نے تینوں مسافروں کو قابو کر کے پولیس کے حوالے کر دیا

راولپنڈی (این این آئی) نیو اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ایف آئی اے امیگریشن اسٹاف اور ترکیہ سے آئے مسافروں کے درمیان جھگڑا ہوگیا جبکہ امیگریشن عملے کے رویے کے خلاف دیگر مسافر بھی سراپا احتجاج بن گئے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر سامنے آنے کے بعد معاملہ مزید توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق تین روز قبل ترکیہ سے آنے والی پرواز ٹی کے 750 اسلام آباد پہنچی۔ مسافر سامان وصول کرنے کے بعد امیگریشن کاؤنٹرز پر پہنچے تو انہیں غیر معمولی تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی دوران اجمل بھٹی سمیت تین مسافروں نے امیگریشن اسٹاف سے جلدی کلیئرنس کا مطالبہ کیا جس پر دونوں جانب سے تلخ کلامی ہوئی اور معاملہ جھگڑے تک پہنچ گیا۔ ایف آئی اے امیگریشن اسٹاف نے تینوں مسافروں کو قابو کر کے پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس واقعے کے بعد دیگر مسافروں نے امیگریشن عملے کے رویے اور غیر ضروری تاخیر کے خلاف شدید احتجاج کیا۔

لاہور پولو کلب کے زیر اہتمام کی کیوی گولڈ پولو کپ 2025ء کے تیسرے روز ٹیموں کے درمیان میچ کا منظر۔

کراچی، شہر بھر میں فائرنگ کے مختلف واقعات میں 4 افراد زخمی

زخمی افراد کو طبی امداد کے لیے مختلف اسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا، پولیس حکام

کراچی (این این آئی) شہر قائد کے مختلف علاقوں میں فائرنگ کے واقعات میں 4 افراد زخمی ہوگئے جس میں ایک ڈاکوؤں کی فائرنگ کا نشانہ بن گیا۔ تفصیلات مطابق کورنگی 5 نمبر آئی ایریا گلی نمبر 8 میں فائرنگ سے نوجوان زخمی ہوگیا جسے چھیپا کے رضا کاروں نے جناح اسپتال پہنچایا۔ عوامی کالونی پولیس کا کہنا ہے کہ نوجوان کی شناخت 23 سالہ یوسف کے نام سے کی گئی جبکہ واقعہ ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے پیش آیا ہے۔ عوامی کالونی تھانے کی حدود میں دوسرے واقعے میں کورنگی بلال چورنگی کے قریب فائرنگ سے 25 سالہ محمد خان زخمی ہوگیا۔ اس حوالے سے پولیس کا کہنا ہے کہ واقعہ ذاتی جھگڑے کے دوران پیش آیا ہے جس کی مزید تحقیقات کی جا رہی ہے۔ جمشید کوارٹر کے علاقے پٹیل پاڑہ آصفہ گراؤنڈ کے قریب فائرنگ سے 25 سالہ حسیب اللہ جبکہ سرجانی ٹاؤن کے علاقے میں فائرنگ سے 38 سالہ سلمان زخمی ہوگیا

تعلیم پر کھوکھلے وعدے کرنے والوں نے اپنے دور میں ایک کلاس روم بھی نہیں بنایا: وزیر تعلیم

پنجاب حکومت کا ہر قدم بچوں کی تعلیم، تحفظ اور فلاح کی سمت اٹھ رہا ہے' رانا سکندر حیات

لاہور (این این آئی) وزیر تعلیم پنجاب رانا سکندر حیات نے کہا ہے کہ یوم اطفال بچوں کے حقوق، تعلیمی مواقع اور روشن مستقبل کے عزم کی تجدید کا دن ہے، پنجاب حکومت کا ہر قدم بچوں کی تعلیم، تحفظ اور فلاح کی سمت اٹھ رہا ہے اور یہی موجودہ حکومت کا حقیقی وژن ہے۔ وزیر تعلیم نے بچوں کے عالمی دن کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ گذشتہ حکومتوں نے تعلیم کو ترجیحات میں شامل نہیں کیا۔

لاہور میں فضائی آلودگی میں کمی، بھارتی شہر دہلی دنیا میں سرفہرست

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت کے اقدامات کی بدولت لاہور کے ایئر کوالٹی انڈیکس میں قدرے بہتر آئی ہے۔ ماحولیاتی ویب سائٹ کے مطابق بدھ کے روز صوبائی دارالحکومت لاہور فضائی آلودگی کے اعتبار سے دنیا میں ساتویں نمبر پر پہنچ گیا، ایئر کوالٹی انڈیکس 206 ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے مختلف شہروں فیصل آباد میں اے کیو آئی 349، گوجرانوالہ میں 344 اور ملتان میں 272 ریکارڈ کیا گیا۔

کراچی میں واٹر ٹینکر نے ایک اور موٹر سائیکل سوار کو کچل ڈالا

متوفی کی فوری شناخت نہیں ہو سکی، جبکہ لاش کو عباسی شہید اسپتال منتقل کر دیا گیا

کراچی (این این آئی) نارتھ کراچی کے قریب ٹینکر نے موٹر سائیکل سوار کو کچل ڈالا، متوفی کی فوری شناخت نہیں ہو سکی۔ تفصیلات کے مطابق کراچی میں بے قابو ڈمپر اور واٹر ٹینکر شہریوں کے لیے خوف کی علامت بن چکے ہیں، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے یہ ہیوی وہیکلز سڑکوں پر کھلے عام دندناتے پھرتے ہیں، جس کے سبب شہریوں کی جانیں مسلسل خطرے میں رہتی ہیں۔ نارتھ کراچی کے قریب ایک اور افسوس ناک واقعہ پیش آیا، جہاں واٹر ٹینکر کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ پولیس کے مطابق متوفی کی فوری شناخت نہیں ہو سکی، جبکہ لاش کو عباسی شہید اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ واقعے کے بعد مشتعل ہجوم نے واٹر ٹینکر کو آگ لگانے کی کوشش کی تاہم پولیس بروقت پہنچ کر صورت حال کو قابو میں لے آئی۔ ٹینکر کو تحویل میں لے لیا گیا ہے

لاہور: وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد علی پنجاب یونیورسٹی سکول آف بائیولوجیکل سائنسز میں ریکومبیننٹ ویکسین اینڈ پروٹین پروڈکشن لیب کا افتتاح کر رہے ہیں۔

کراچی: خواتین کے موبائل فونز ہیک کر بلیک میل کرنے والا ملزم گرفتار

ملزم لنکس بھیج کر خواتین کے موبائل فونز و سوشل میڈیا اکاؤنٹس ہیک کرتا تھا، مزید تحقیقات جاری

کراچی (این این آئی) خواتین کے موبائل فونز ہیک کر بلیک میل کرنے والا ملزم گرفتار کر لیا گیا، ملزم متعدد خواتین کو ہراساں کر کے پیسے بٹور چکا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کراچی پولیس نے خواتین کے موبائل فونز ہیک کر کے بلیک میل کرنے والے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ ملزم لنکس بھیج کر خواتین کے موبائل فونز و سوشل میڈیا اکاؤنٹس ہیک کرتا تھا اور پھر ہیک کیے گئے موبائل سے خواتین کے نمبرز حاصل کر کے واٹس ایپ پر پیغامات اور کالز کرتا تھا۔ ملزم ہیکنگ کے بعد خواتین کو لالچ اور دھمکیاں دے کر اپنی جگہ بلاتا اور ویڈیوز بناتا تھا، بعد میں وہ ویڈیوز کو وائرل کرنے کی دھمکیاں دے کر ان سے بدفعلی کرتا اور پیسے بٹورتا تھا۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ملزم متعدد خواتین کو ہراساں کر کے رقم حاصل کر چکا ہے۔

رواں ماہ لائن لین کی خلاف ورزی پر 32 ہزار سے زائد شہریوں کے چالان

لاہور (این این آئی) ڈی آئی جی ٹریفک پنجاب محمد وقاص نذیر کے احکامات پر لاہور سمیت صوبہ بھر میں لائن لین کی خلاف ورزی پر سخت کارروائیاں جاری ہیں، رواں ماہ لائن لین کی خلاف ورزی پر 32 ہزار سے زائد شہریوں کے چالان کیے گئے۔ ترجمان کے مطابق صوبائی دارالخلافہ میں لائن لین کی خلاف ورزی پر 21 ہزار سے زائد شہریوں کے چالان کیے گئے۔

وفاق کہتا ہے سارے پیسے وزیر اعلیٰ کو دے دیے ہیں، وزیر اعلیٰ سے لو' وزیر صحت

آئی ایم ایف نے کان پکڑ کر زرعی ٹیکس لگانے کا کہا تو زرداری صاحب نے اسکا اعلان کیا' مصطفی کمال

کراچی (این این آئی) وفاقی وزیر صحت مصطفی کمال نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کہتی تھی زرعی ٹیکس نہیں لگنا چاہیے، آئی ایم ایف نے کان پکڑ کر زرعی ٹیکس لگانے کا کہا تو زرداری صاحب نے اس کا اعلان کیا۔ نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سال سندھ کو این ایف سی ایوارڈ کے 2400 ارب روپے ملے ہیں۔ مصطفی کمال نے کہا کہ کراچی کو اس سال 800 ارب روپے ملنا چاہیے تھے، 100 ارب بھی نہیں ملے۔

کراچی: بلاول چورنگی سے سیف سٹی کیمرے کا ڈسٹری بیوشن باکس چرانے والے ملزمان پکڑے گئے

گرفتار ملزمان عادی جرائم پیشہ ہیں اور ان کے خلاف پولیس مقابلے، ڈکیتی، اسلحہ اور منشیات سمیت متعدد مقدمات درج ہیں

کراچی (این این آئی) بلاول چورنگی سے سیف سٹی کیمروں کا ڈسٹری بیوشن باکس چرانے والے ملزمان گرفتار کر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق کراچی میں ساؤتھ زون پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے بلاول چورنگی سے سیف سٹی کیمروں کا ڈسٹری بیوشن باکس (ڈی بی باکس) چوری کرنے والے 4 ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے بتایا کہ اس سے قبل بوٹ بیسن میں پولیس مقابلے کے دوران دو زخمی سمیت تین ملزمان پکڑے گئے تھے، جنہوں نے دوران تفتیش ڈی بی باکس چوری کرنے کا اعتراف بھی کیا۔ ڈی آئی جی ساؤتھ اسد رضا کا کہنا تھا کہ ملزمان چند روز قبل چوری کیا گیا ڈی بی باکس فروخت بھی کر چکے تھے۔ ملزمان کی نشاندہی پر شریکِ جرم ارباز کو گرفتار کر لیا گیا، جبکہ ڈی بی باکس کی بیٹری اور انورٹر بھی برآمد کیے گئے ہیں۔ کارروائی کے دوران ملزمان کے قبضے سے اسلحہ، اوزاروں کا بیگ اور سیڑھی بھی ملی ہے۔ ڈی آئی جی کے مطابق گرفتار ملزمان عادی جرائم پیشہ ہیں

فیصل آباد، منیانوالہ میں شہری پر تشدد اور سر کے بال کاٹنے کی ویڈیو وائرل، دو ملزمان گرفتار

مکوآنہ (این این آئی) فیصل آباد: تھانہ ملت ٹاؤن کے علاقہ منیانوالہ میں شہری پر تشدد اور سر کے بال کاٹنے کی ویڈیو وائرل ہونے کا معاملہ۔ سٹی پولیس آفیسر صاحبزادہ بلال عمر کی ہدایت پر تھانہ ملت ٹاؤن پولیس کی کارروائی۔ ایس ایچ او تھانہ ملت ٹاؤن سب انسپکٹر مظہر عرفان نے واقعہ میں ملوث دو ملزمان شہباز اور حیدر کو گرفتار کر لیا۔ ملزمان شہباز اور حیدر نے شہروز خاں نامی شہری کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس کی مونچھ اور سر کے بال کاٹ دیئے۔

سرگودھا، چوہدری محمد احمد حامد کی ضمانت منظور، عدالت کا رہائی کا حکم

چوہدری محمد احمد حامد کی تیز رفتار گاڑی کی موٹر سائیکل کو ٹکر سے 6 سالہ بچہ جاں بحق ہوگیا تھا

سرگودھا (این این آئی) سرگودھا شہر کے تیز رفتار گاڑی کی موٹر سائیکل کو ٹکر میں 6 سالہ بچے کے جاں بحق اور اس کی بہن و دادا سمیت چار افراد کے شدید زخمی پر درج مقدمہ میں ملوث مسلم لیگ ن کی خاتون رکن قومی اسمبلی ارم حامد حمید و سابق وفاقی پارلیمانی سیکرٹری چوہدری حامد حمید کے بیٹے چوہدری محمد احمد حامد کی عدالت نے ضمانت منظور کرتے ہوئے رہائی کا حکم دے دیا۔ جس کو آٹھ روز تک جسمانی ریمانڈ ختم ہونے پر جوڈیشل کیا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق سرگودھا شہر کے علاقہ پی اے ایف روڈ پر تیز رفتار گاڑی کی ڈسٹرکٹ جیل روڈ کے سامنے موٹر سائیکل کو ٹکر میں چیمہ کالونی کی فیملی کا 6 سالہ بچہ ارشد محمود جانبحق اور اس کی بہن 5 سالہ خدیجہ بی بی، 65 سالہ دادا غلام محمد، 27 سالہ پھوپھو شگفتہ کنول و راہگیر محمد عدیل فیاض چار افراد شدید زخمی ہوگے

موسم سرما کی آمد کیساتھ ہی لنڈا بازار کی رونقیں دوبالا ہوگئیں

مکوآنہ (این این آئی) موسم سرما کی آمد کے ساتھ ہی لنڈا بازار کی رونقیں دوبالا ہوگئیں، جہاں بڑی تعداد میں کوٹ، سویٹرز، ونٹر ملبوسات، رضائیاں، کمبل، گرم لحاف، شوز وغیرہ فروخت کیلئے رکھے گئے ہیں اور وہاں عوام کا بھی رش دیکھنے میں آ رہا ہے جبکہ غریب، محنت کش، متوسط و سفید پوش طبقہ کے افراد بھی لنڈا بازاروں کا رخ کر رہے ہیں جن میں خواتین کی کثیر تعداد بھی شامل ہے۔

لاہور: پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما فیصل میر دیگر کے ہمراہ جوہر ٹاؤن آفس میں پریس کانفرنس کر رہے ہیں۔

آئین میں مزید ترامیم کی کوشش اس کا تقدس مجروح کرے گی' رضا ربانی

18 ویں ترمیم سمیت 1973ء کے آئین پر صوبوں اور پارلیمنٹ کی جماعتوں نے اتفاق کیا تھا، چیئرمین سینٹ

اسلام آباد (این این آئی) سابق چیئرمین سینٹ میاں رضا ربانی نے کہا ہے کہ آئین میں مزید ترامیم کی کوشش اس کا تقدس مجروح کرے گی۔ اپنے بیان میں رضا ربانی نے کہا کہ وفاقی حکومت کے نمائندے اور بعض سیاسی جماعتیں آئینی ترامیم پر گفتگو کر رہی ہیں، آئینی ترامیم پر گفتگو ایسے ہو رہی ہے جیسے اتوار بازار میں خریداری کر رہے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ 18 ویں ترمیم سمیت 1973ء کا آئین ایک متفقہ دستاویز ہے۔

وسطی پنجاب کی انتظامی کمیٹیوں کے انچارجز کا اہم اجلاس مینارِ پاکستان پر منعقد ہوا

اجلاس میں اجتماع عام کے انتظامات کا حتمی جائزہ، ذمہ داران کی طرف سے تفصیلی بریفنگ دی گئی

لاہور (این این آئی) اجتماع عام میں شریک ہونے والے لاکھوں افراد کی مؤثر رہنمائی، آرام دہ رہائش، محفوظ ٹرانسپورٹ اور فول پروف سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے وسطی پنجاب کے تمام اضلاع میں قائم انتظامی کمیٹیوں کے ذمہ داران کا اہم اجلاس مینارِ پاکستان پر منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر جماعت اسلامی پنجاب محمد جاوید قصوری نے کی، جس میں انتظامات کا حتمی جائزہ لیا گیا۔ کمیٹیوں کے ذمہ داران کی طرف سے اجلاس میں مشاورت اور تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ امیر جماعت اسلامی پنجاب محمد جاوید قصوری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی خدمت ہمارے لیے باعثِ اعزاز ہے۔ جماعت اسلامی کی مرکزی و ضلعی ٹیمیں شب و روز محنت کر رہی ہیں۔

کراچی، مومن آباد میں پولیس اور ڈاکوؤں کا مقابلہ، ایک زخمی سمیت دو ملزمان گرفتار

کراچی (این این آئی) شہر قائد میں مومن آباد کے علاقے الفتح قبرستان کے قریب پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان مبینہ مقابلے میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک زخمی ملزم سمیت دو ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کی شناخت زخمی دانش عرف داڑھا اور اس کے ساتھی سراج احمد کے ناموں سے ہوئی ہے۔ کارروائی کے دوران ملزمان کے قبضے سے اسلحہ، موبائل فونز، نقد رقم اور ایک موٹر سائیکل بھی برآمد کی گئی۔

کراچی: امیر جماعت اسلامی کراچی منعم ظفر خان اجتماع عام مینار پاکستان لاہور میں شرکت کے لئے کینٹ اسٹیشن سے اسپیشل ٹرین کے مسافروں کو الوداع کر رہے ہیں۔

سندھ ہائیکورٹ نے کے ایم سی کو کنٹونمنٹ علاقوں سے ٹیکس وصولی سے روک دیا

کراچی (این این آئی) سندھ ہائی کورٹ نے کے ایم سی کو کنٹونمنٹ کے علاقوں کے رہائشیوں سے بجلی کے بلوں میں میونسپل ٹیکس وصول کرنے سے روک دیا۔ عدالت نے کنٹونمنٹ علاقوں سے میونسپل ٹیکس کی وصولی کنٹونمنٹ بورڈز کا اختیار قرار دیدیا۔ عدالت نے کے الیکٹرک کو کنٹونمنٹ علاقوں سے بجلی بل کے ذریعے ایم یو سی ٹی وصولی روکنے کا حکم دیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ ملیر کنٹونمنٹ بورڈ پہلے ہی کنزرونسی ٹیکس وصول کر رہا ہے۔

سب کو بانی پی ٹی آئی عمران خان سے ملاقات کی اجازت ہونی چاہیے' شیخ رشید

حکمران بہتری کے حالات پیدا کریں، ان شا اللہ اچھا وقت آئے گا' عدالت میں پیشی کے موقع پر گفتگو

راولپنڈی (این این آئی) عوامی مسلم لیگ کے سربراہ و سابق وفاقی وزیر شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ سب کو بانی پی ٹی آئی عمران خان سے ملاقات کرنے کی اجازت ہونی چاہیے، ملاقات کرنے سے کیا ہوتا ہے، میں جس کیس میں پیش ہوا ہوں اس وقت میں ملک سے باہر تھا۔ انسداد دہشتگردی کی خصوصی عدالت میں پیشی کے بعد گفتگو کرتے ہوئے شیخ رشید احمد نے کہا کہ حکمران بہتری کے حالات پیدا کریں، غربت ہے

غیبت... ایک بدترین گناہ

تبسم اویسی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے:''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' (کنزالایمان)

اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے اور غیبت کرنیوالے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:'' غیبت سے اجتناب کرو، کیونکہ غیبت زنا سے زیادہ بری چیز ہے۔ زنا کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے لیکن غیبت کی توبہ قبول نہیں کی جاتی، جب تک وہ آدمی جس کی غیبت کی ہو وہ معاف نہ کردے۔'' (کیمیائے سعادت)

حدیث شریف میں ہے کہ:''غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے ایسے بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے۔ اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔'' (خزائن العرفان)

ایسی ہر ایک بات جس سے کوئی برائی واضح ہوتی ہو، چاہے اس کا تعلق اس کے لباس، جسم، اسکے فعل یا قول کے متعلق ہو، جیسے جسم کے بارے میں کہا جائے، وہ طویل القامت یا سیاہ فام یا زرد فام یا گربہ چشم ہے یا احوال (بھینگا) ہے۔ یا کسی کے باپ کے بارے میں کہا جائے، ناجائز بچہ یا جولاہے کی اولاد ہے۔ یا اخلاق کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بری عادت والا ہے، یا مغرور، بدزبان، کمزور دل ہے، یا افعال کے بارے ہو کہ وہ چور ہے، خائن ہے، بے نمازی ہے، نماز میں ارکان کو سکون سے ادا نہیں کرتا۔ قرآن پاک غلط پڑھتا ہے، یا کہے کہ اپنے کپڑوں کو پیشاب سے پاک نہیں رکھتا یا زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، یا حرام مال کھاتا ہے، زبان چلاتا ہے، بہت کھاتا ہے، بہت سوتا ہے، لباس کے بارے میں کہا جائے کہ کھلی آستین والا کپڑا پہنتا ہے دراز دامن یا میلا کچیلا لباس پہنتا ہے۔ یہ سب کی سب غیبت میں شامل ہیں۔ (کیمیائے سعادت)

اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمانے کے بعد فرمایا کہ:'' کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے، پھر فرمایا! کہ تمہیں یہ گوارا نہ ہوگا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھاؤ۔ مطلب یہ کہ طبعی طور پر تم یہ گوارا نہیں کرو گے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھاؤ۔ بالکل اسی طرح تم شرعاً گوارا نہ کرو کہ میں کسی کی غیبت کروں، کیونکہ غیبت کی عقوبت اس سے زیادہ ہے کہ تم اپنے مردار بھائی کا گوشت کھاؤ۔'' (ابن کثیر)

سید عالم ﷺ جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مال داروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب انکی خدمت کرے۔ وہ اسے کھلائیں پلائیں، تاکہ ہر ایک کا کام چلے۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے۔ ایک روز سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، حضور ﷺ کے خادم مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تھے ان کے پاس کچھ نہ رہا تھا، انہوں نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہی آ کر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے بخل کیا۔ جو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں، انہوں نے کہا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں۔ فرمایا! تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے، اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ (خزائن العرفان)

غیبت کتنی ہلاکت خیز بلا ہے، اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ نماز روزہ جیسے بلند پایہ عظمت والی عبادات کی نورانیت کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ:''2 روزہ دار جب نماز عصر سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تم دونوں وضو کرو اور نماز کو از سر نو پڑھو اور روزہ پورا کرو، اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ حکم کس لئے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔ (بیہقی شریف)

غیبت ایک ایسی معاشرتی برائی بن چکی ہے کہ جس میں خواتین زیادہ ملوث پائی جاتی ہیں، عورتیں مردوں سے زیادہ غیبت کا شکار ہیں۔ مسلم خواتین اس روایت کو بار بار پڑھیں اور درس عبرت لیتے ہوئے غیبت سے توبہ کر لیں۔ حدیث شریف میں ہے:''دو عورتوں نے روزہ رکھا اور انہیں پیاس اتنی شدت سے لاحق ہوئی کہ ان کی جان پر بن آئی تو انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری دی اور روزہ توڑنے کی گزارش کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ انکے پاس بھیجا اور فرمایا، اس میں تم قے کرو۔ چنانچہ ان دونوں نے قے کی تو دیکھتے ہیں کہ انکے حلق سے جمے ہوئے خون کے لوتھڑے نکلے۔ دیکھنے والوں کو بڑا تعجب ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا! ان دونوں عورتوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے روزہ رکھا تھا مگر حرام کردہ چیزوں سے توڑ دیا۔ یعنی غیبت اور چغلی میں مشغول ہونے کے باعث ان کا روزہ ضائع اور باطل ہو گیا اور جو کچھ انکے حلق سے برآمد ہوا حقیقتاً لوگوں کا گوشت ہے جسے ان عورتوں نے کھا یا یعنی غیبت کی۔'' (کیمیائے سعادت) مسلمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ غیبت صرف زبان ہی سے نہیں بلکہ ہاتھ آنکھ اور اشاروں سے بھی غیبت ممکن ہے اور یہ بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

چنانچہ حضرت حسان بن مخارق کہتے ہیں کہ: ایک عورت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ جب وہ عورت جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیارے آقا ﷺ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ عورت پست قد ہے تو پیارے آقا ﷺ نے فرمایا! تم نے غیبت کی ہے۔'' (ابن کثیر)

لنگڑے کی طرح چلنا، ٹیڑھی آنکھیں بنانا کہ اس سے کسی کا حال واضح ہو جائے یہ سب غیبت ہے۔ اگر نام لے کر نہ کہے اور کہے، ایک آدمی نے ایسا کیا تو یہ غیبت نہیں ہے مگر جب حاضرین کو پتہ چل جائے کہ اس سے مراد کونسا آدمی ہے تو پھر اس طرح بیان کرنا بھی حرام ہوگا کیونکہ قائل کا مقصد سمجھانا ہے وہ کسی بھی طریقے سے ہو۔ (کیمیائے سعادت)

کچھ لوگ ایسے ہیں جو غیبت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے۔ مثلاً جب انکے سامنے کسی کا ذکر ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے محفوظ رکھا تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ آدمی ایسا کرتا ہے۔ یا جیسے کہتے ہیں کہ فلاں تو بہت نیک تھا لیکن وہ بھی اہل دنیا میں پھنس گیا اور وہ بھی ہماری طرح لوگوں میں مبتلا ہو گیا۔ اسی قسم کی اور باتیں کہتے ہیں اور کبھی اپنی برائی ایسے کرتے ہیں جس سے دوسرے کی برائیاں واضح ہو جائیں اور جب کبھی انکے روبرو کسی کی غیبت کی جاتی ہے تو اس بات پر اظہار تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کتنی انوکھی بات ہے، تاکہ غیبت کرنے والا ہوشیار ہو اور دوسرے بھی جانیں اور جو غافل تھے وہ بھی اس بات کو سن لیں، کہتے ہیں بھائی! ہمیں اسکے بارے میں سن کر بہت رنج پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ غرض یہ ہے کہ دوسرے لوگ آگاہ ہو جائیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے جب کسی کا ذکر درمیان میں آتا ہے تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی توفیق دے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ فلاں آدمی نے گناہ کیا ہے یہ سب باتیں غیبت میں شامل ہیں۔ اور جب ایسی فضول باتوں سے مطلب نکل آتا ہے تو اس میں حماقت بھی پائی جاتی ہے۔ یہ جو خود کو نیک اور دوسرے سے بیزار کیا جا رہا ہے، اس میں دو گناہ ہوئے اور بے عقل اسے جان بیٹھے کہ ہم نے غیبت نہیں کی۔ (کیمیائے سعادت)

جیسے کسی کا عیب دوسرے سے کہنا صحیح نہیں ہے ایسے ہی اپنے دل سے کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔ دل سے غیبت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی کے بارے میں برا خیال کرو بغیر اسکے کہ آپ نے اپنی آنکھوں سے کوئی برا کام دیکھا ہو یا کانوں سے سنا ہو یا اس فعل بد پر آپ کو یقین کامل ہو۔ چنانچہ پیارے آقا ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا مال، ان کا خون اور ان سے بدگمانی ان تینوں باتوں کو حرام کیا ہے۔ ان تینوں باتوں میں بھی کسی کے دل میں آئے اور اس پر یقین نہ ہو اور نہ دو عادل شاہدوں نے اس پر گواہی دی ہو تو سمجھ لو، یہ بات دل میں شیطان نے ڈالی ہے۔'' (کیمیائے سعادت)

معزز قارئین! غیبت کرنا تو گناہ کبیرہ ہے ہی غیبت سننا بھی گناہ کبیر ہے۔ لہٰذا جب کوئی غیبت کر رہا ہو تو اس کو روک دیجئے! اور ثواب بھی کمائیے! کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے:'' جو اپنے (مسلمان) بھائیوں کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کا تحفظ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔'' (مسند امام احمد)

اگر روک نہیں سکتے تو ممکن ہو تو وہاں سے اُٹھ جائیے۔ اُٹھ سکتے ہیں نہ ہی بات بدل سکتے ہیں، تو کم از کم دل میں برا جانیے یا اس بات کی طرف بے توجہی برتیے مثلاً بیزاری کیساتھ ادھر اُدھر دیکھئے، بار بار گھڑی دیکھئے وغیرہ۔

معزز قارئین! کانپ جائیے اور ہیبت خداوندی سے مرعوب ہو کر غیب سے توبہ کر ہی لیجئے کہ اس کی وجہ سے گناہوں کا بوجھ تو سر پر آتا ہی ہے اور ساتھ ہی نیکیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔

چنانچہ روایت ہے:'' کہ انسان قیامت کے روز اپنا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی دیکھ کر گھبرا کر کہے گا، میں نے جو فلاں فلاں نیکیاں کی تھیں، وہ کہاں گئیں؟ کہا جائے گا، تو نے جو غیبتیں کی تھیں اس وجہ سے مٹا دی گئی ہیں۔'' (ترغیب) لہٰذا اب یہ علم ہونا ضروری ہے کہ جو غیبت کی حرص کرنیوالے دل کی بیماری میں مبتلا ہے اس کا علاج کرنا چاہیے۔ اس کا علاج دو طرح سے ہے۔

1۔ **علمی علاج**: وہ یہ ہے کہ غیبت کی مذمت میں جو احادیث آئی ہیں ان پر غور و خوض کرے اور اچھی طرح سمجھے کہ غیبت کی وجہ سے اسکی نیکیاں کسی کے نامۂ اعمال میں چلی جائیں گی اور وہ خود خالی ہاتھ رہ جائے گا پیارے آقا علیہ السلام نے فرمایا! انسان کی نیکیوں کو غیبت ایسے نابود کر دیتی ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔''

2۔ **عملی علاج**: وہ یہ ہے کہ اپنی غیبت سے خوف کرے۔ اگر خود میں کچھ نقص پاتا ہے تو سمجھے کہ وہ آدمی اپنے عیب میں اس کی طرح ہی معذور ہے اور اگر اپنی ذات میں کوئی کمی اور نقص نہیں پاتا تو اچھی طرح سمجھ لے کہ اپنے عیب سے غافل رہنا بھی ایک عظیم عیب ہے۔ غیبت کرنا حرام ہے جیسے جھوٹ کہنا لیکن ضرورت اور حاجت کے پیش نظر یہ عذروں کی وجہ سے مباح ہے:

۱۔ بادشاہ یا قاضی کے سامنے فریاد کرنا، اس وقت غیبت صحیح ہے یا کسی ایسے آدمی کے روبرو کہنا جس سے مدد کا طالب ہو۔ لیکن ایسے آدمی کے سامنے جس سے اعانت کی اُمید نہ ہو۔ مثلاً ظالم سے ظلم کو بیان کرنا صحیح نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا عذر یہ ہے کہ کسی جگہ لڑائی یا فتنہ دیکھ کر کسی ایسے آدمی سے کہنا جو احتساب کی طاقت اور فساد پھیلانے والے کو باز رکھ سکتا ہو

۳۔ تیسرا عذر یہ ہے کہ کسی کے شر سے بچنا چاہتا ہو جیسے کوئی بدعتی ہو یا چور اور اس پر کوئی آدمی بھروسہ کرنا چاہتا ہے تو اس حالت میں عیب ظاہر کر دینا صحیح اور روا ہے۔ اور اسے چھپانا مسلمان کیساتھ دھوکہ کرنے کے برابر ہے۔

۴۔ چوتھا عذر یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسے نام سے معروف ہو جس میں غیبت کے معنی موجود ہوں، جیسے اعمش اور اعرج یعنی لولہ اور لنگڑا یا اس قسم کے دوسرے نام تو جب کہ وہ شخص اس طرح کے کسی عیب زدہ نام سے جانا جاتا ہو اور اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی، برا نہیں مانتا تو ایسی صورت میں غیبت مباح ہے۔

۵۔ پانچواں عذر یہ ہے کہ وہ اس آدمی کے متعلق ہے جو اپنا فسق ظاہر کرے، جیسے ہیجڑا، شراب نوشی ایسے لوگ جو فسق کو معیوب نہیں جانتے ان کا ذکر کرنا روا ہے۔ (ریاض الصالحین)

معزز قارئین! غیبت اتنا پرتشویش گناہ ہے کہ اس سے تو ہر مسلمان کو بہر حال بچنا ضروری ہے۔ اگر بتقاضائے بشریت غیبت کر چکے تو فوراً اس کا کفارہ ادا دینا چاہیے۔ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ توبہ کرے اور نادم و شرمندہ ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے۔

ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا:''جس نے کسی کے مال یا عزت کے معاملہ میں اس پر ظلم کیا، تو وہ اس سے معافی مانگے، قبل اس کے کہ وہ دن آئے کہ جس دن نہ درہم رہے گا نہ دینار، مگر اسکی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی۔ اگر اسکے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اسکی گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔'' (کیمیائے سعادت)

پیارے آقا ﷺ فرماتے ہیں:''میں شب معراج ایسی قوم سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا! اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا! یہ لوگوں کی غیبت کرتے اور ان کی عزت خراب کرتے تھے۔'' (ابوداؤد شریف)

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''بتایا گیا ہے کہ عذاب قبر کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تہائی عذاب غیبت سے، ایک تہائی چغلی سے اور ایک تہائی پیشاب (کے چھینٹوں سے خود کو نہ بچانے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' (احیاء العلوم)

اللہ تعالیٰ سارے مسلمانوں کو غیبت کی تباہ کاریوں سے محفوظ و مامون رکھے اور تمام مسلمانوں کو نیکیوں سے محبت کرنے اور گناہوں سے نفرت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

غیبت کرنا تو گناہ کبیرہ ہے ہی غیبت سننا بھی گناہ کبیر ہے۔ لہٰذا جب کوئی غیبت کر رہا ہو تو اس کو روک دیجئے کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے:''جو اپنے (مسلمان) بھائیوں کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کا تحفظ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔'' (مسند امام احمد)

''2 روزہ دار جب نماز عصر سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تم دونوں وضو کرو اور نماز کو از سر نو پڑھو اور روزہ پورا کرو، اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ حکم کس لئے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔ (بیہقی شریف)

معارف القرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا''۔ (سورۃ النساء رکوع ۵)

فائدہ: اسلام ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ دین اسلام نے ان ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دینے کے لئے بہت سے اصول ضوابط مقرر کیے ہیں تاکہ ایک ایسا پرامن فلاحی اسلامی معاشرہ وجود میں آئے جس میں ہر کسی کے حقوق کی ضمانت مہیا کی گئی ہے۔ دین اسلام ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو معاف کروے گا پر بندوں کے حقوق اسوقت تک معاف نہیں ہونگے جب تک وہ بندے خود معاف نہ کریں گے۔ دین اسلام نے بندوں کے حقوق پر بھی زور دیا ہے، جن میں والدین، پڑوسی، رشتہ دار، ساتھی، اولاد اساتذہ وغیرہ کے حقوق شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بدسلوکی وایذا رسانی کرنا حرام وگناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے انسانوں میں سب سے بہترین شخص بھی وہی ہے جو دوسروں کے لئے اچھا ہو اور دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ قرآن پاک میں ارشاد پاک ہے کہ اس دنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو خلق خدا کی خدمت اور اس کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خیر الناس من ینفع الناس'' لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔ لوگوں میں اچھا بننے کا بہترین طریقہ بھی یہی ہے کہ ہم مخلوق خدا کی خدمت کریں اور اس کو فائدہ پہنچائیں کیونکہ اسی میں ہماری دنیاوی کامیابی اور آخرت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

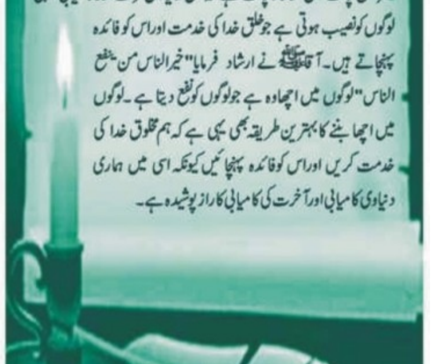

اولاد کی تربیت... ایک اہم دینی فریضہ

ہمیں ہر معاملہ میں بحیثیت مسلمان قرآن حکیم اور تعلیمات نبوی ﷺ سے ہی اصول و ضوابط اخذ کر کے اپنی اولاد کی تربیت کرنی چاہئے

مولانا فیض علی ایثار

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے خانگی تعلقات کا مقصد صرف عمل زوجیت کی تکمیل اور تسکین نفس نہیں رکھا۔ بلکہ اسلام کے نزدیک یہ ایک تمدنی فریضہ ہے۔ جس سے نسلِ انسانی کی حفاظت مطلوب ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ عورت کا کام محض بچے پیدا کرنا نہ ہو بلکہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی مناسب پرورش بھی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے عورت کے لئے حرث یعنی کھیت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس طرح ایک کھیت کے دامن سے ایک خاص ترتیب اور عمل سے فصل تیار ہو کر نکلتی ہے۔ اسی طرح صنف نازک کے دامن سے بھی نسل انسانی کو مکمل طور پر تیار ہو کر نکلنا چاہئے۔

چنانچہ والدین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ معاشرے کے معزز فرد بن سکیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کی اخلاقی تربیت کے قواعد کو ایک دستور العمل کے طور پر مرتب کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

تربیت کی اصل بنیاد چونکہ بچپن میں پڑتی ہے۔ اس لئے اسی وقت سے اس کی دیکھ بھال رکھنی چاہیے۔ بچے میں سب سے پہلے غذا کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اسے بتانا چاہئے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ دسترخوان پر جو کھانا سامنے اور قریب ہو اسی طرف ہاتھ بڑھائے۔ کھانے کی طرف یا کھانے والوں کی طرف نظر نہ جمائے۔ جلد جلد نہ کھائے۔ نوالہ اچھی طرح چبائے، ہاتھ اور کپڑے کھانے میں آلودہ نہ کرے۔ کم کھائے اور معمولی کھانے پر اکتفا کرے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ سفید کپڑے پہننے کا شوق دلایا جائے اور اسے سمجھایا جائے کہ شوخ رنگ کے کپڑے یا ریشمی یا بھڑکدار کپڑے پہننا عورتوں کا کام ہے۔ جو لڑکے اس قسم کے کپڑوں کے عادی ہوں ان کی صحبت سے بچایا جائے۔ کاہلی اور آرام پرستی سے نفرت دلائی جائے۔ جب بچے سے کوئی پسندیدہ فعل ظہور میں آئے تو تعریف کر کے اس کا دل بڑھایا جائے اور اُسے انعام دیا جائے۔ اس کے خلاف کبھی کوئی بات ظاہر ہو تو چشم پوشی کرنا چاہئے تاکہ برے کاموں پر دلیر نہ ہو جائے۔ خصوصاً جب وہ خود اس کام کو چھپانا چاہتا ہو۔ اگر دوبارہ وہ فعل سرزد ہو تو تنہائی میں اسے سمجھانا چاہئے کہ یہ بہت بری بات ہے لیکن بار بار اس کو ملامت نہیں کرنی چاہئے۔ اس سے بات کا اثر کم ہو جاتا ہے اور بچے میں ڈانٹ ڈپٹ سننے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس بات کی سخت تاکید کرنی چاہئے کہ بچہ چھپ کر کوئی کام نہ کرے۔ کیونکہ بچہ اسی کام کو چھپ کر کرتا ہے جس کو وہ برا سمجھتا ہے۔ اس لئے جب چھپ کر کام کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی تو بچہ بہت سی بری عادتوں سے محفوظ رہے گا۔

مجلس میں تھوکنے، جماہی اور انگڑائی لینے لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے، پاؤں پر پاؤں رکھنے اور ٹھوڑی کے نیچے ہتھیلی رکھ کر بیٹھنے سے منع کرنا چاہئے۔ قسم کھانے سے بالکل روکنا چاہئے۔ گو سچی ہو۔ بات خود شروع نہ کرے۔ بلکہ پوچھے تو جواب دے۔ مخاطب کی بات کو توجہ اور غور سے سُنے۔ سکول یا مدرسہ سے پڑھ کر نکلے تو اس کو موقع دیا جائے کہ کوئی کھیل کھیلے کیوں کہ ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مصروف رہنے سے دل بجھ جاتا ہے۔ ذہن کند ہو جاتا ہے اور طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک بزرگ کا ارشاد ہے:'' بچے کی زبان کھلتے ہی'' اللہ اللہ پھر لا الہ الا اللہ پھر پورا کلمہ طیبہ سکھایا جائے جب تمیز آئے تو قرآن مجید پڑھائے۔ استاد نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ اور سن رسیدہ کے سپرد کر دے اور دختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔ بعد ختم قرآن مجید ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ عقائد اسلام و سنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی وقبول حق پر مخلوق ہے۔ اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔''

حضور اقدس رحمت عالم ﷺ کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان و عین ایمان ہے۔ حضور پرنور ﷺ کے آل واصحاب و اولیاء وعلماء کی محبت وعظمت تعلیم کرے کہ اصل سنت و زیور ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔ سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔ علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز، روزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت صدر ولسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص، طمع، حب دنیا، حب جاہ، ریا، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔ پڑھانے سکھانے میں رفق اور نرمی ملحوظ رکھے۔ ہر موقع پر چشم نمائی تنبیہ وتحدید کرے۔ مگر بار بار نہ کوسے کہ اس کا کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔ بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے۔ نہ ہرگز ہرگز کتب عشقیہ و غزلیات فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدھر جکائے جھک جاتی ہے۔ جب دس برس کا ہو تو نماز مار کر پڑھائے۔ خاص لڑکی کے حقوق سے ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر افسردہ نہ ہو بلکہ نعمت الٰہیہ جانے۔ سینا پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے، بیٹوں سے زیادہ دلجوئی اور خاطرداری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ اور جو چیز دے پہلے انہیں دے کر بیٹوں کو دے۔ مذکورہ بالا اقوال سلف صالحین سے اولاد کی تعلیم و تربیت بارے ہمیں بخوبی علم ہوتا ہے کہ والدین کی کتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ آج کے بچے کل کے بڑے ہیں۔ والدین جس طرح اپنی اولاد کی تربیت کریں گے کل کو یہ بھی اپنے بچوں کی تربیت انہیں خطوط پر استوار کریں گے۔ ہمیں ہر معاملہ میں بحیثیت مسلمان قرآن حکیم اور تعلیمات نبوی سے ہی اصول و ضوابط اخذ کر کے اپنی اولاد کی تربیت کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ ملک وملت کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ سے ہمیں تربیت اولاد کا فریضہ قرآن و سنت کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بچوں کو سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دینی چاہئے' علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز، روزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیاء، سلامت صدر ولسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص، طمع، حب دنیا، حب جاہ، ریا، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے جائیں' پڑھانے سکھانے میں شفقت اور نرمی ملحوظ رکھنی چاہئے' ہر موقع پر چشم نمائی کی تنبیہ و تحدید کی جائے مگر بار بار نہیں کوسنا چاہئے کہ ایسا کرنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ زیادہ فساد کا اندیشہ ہے بری صحبت میں نہ بیٹھنے دیا جائے

حمد باری تعالیٰ

یارب ہے بخش دینا بندے کو کام تیرا
محروم رہ نہ جائے کل یہ غلام تیرا
جب تک ہے دل بغل میں، ہردم ہو یاد تیری
جب تک زباں ہے منہ میں، جاری ہو نام تیرا
ایمان کی کہیں گے، ایمان ہے ہمارا
احمد رسول تیرا، مصحف کلام تیرا
ہے تو ہی دینے والا پستی سے دے بلندی
اسفل مقام میرا، اعلیٰ مقام تیرا
محروم کیوں رہوں میں، جی بھر کے کیوں نہ لوں میں
دیتا ہے رزق سب کو، ہے فیض عام تیرا
یہ داغ بھی نہ ہوگا تیرے سوا کسی کا
کونین میں ہے جو کچھ، وہ ہے تمام تیرا

سوال۔ صلح کر لینا اور معاف کر دینا ان کے متعلق قرآن مجید سے کیا راہنمائی ملتی ہے؟ (عامر ایوب، ہری پور)

جواب۔ قرآن مجید، پارہ نمبر 4 سورہ آل عمران آیت نمبر 134 میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔ ترجمہ'' اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔''

سوال۔ ہم نے ایک پلاٹ اپنی بہو کے نام اسکی شادی کے موقع پر کر دیا اور اسکے نکاح نامے میں اس کا اندراج بھی کر دیا۔ بعد میں وہ زمین بیچ کر ہمارے ایک مکان پر لگا دی گئی۔ اب اس مکان کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی جبکہ زمین کی قیمت واپس کرنے کا وعدہ اپنی بہو سے کیا گیا تھا (محمد زاہد خان، نوشہرہ)

جواب۔ جو جائیداد چھوڑی جائے اسے شرعاً ترکہ کہتے ہیں۔ اس میں سے سب سے پہلے میت کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پھر اگر ان پر قرض ہو تو وہ ادا کیا جاتا ہے۔ تیسرے نمبر پر وصیت اگر ہو تو وہ تہائی حصہ میں سے پوری کی جاتی ہے اور جو باقی بچے وہ مال وراثت ہے اسے ورثا میں شرعی قاعدے کے مطابق تقسیم کیا جائیگا۔ (حوالہ السراجی فی المیراث الحقوق المتعلق بترک لمیت اربع، صفحہ نمبر 3، طبع ملتان) اب بہو کی زمین واپس کرنا ضروری کیونکہ وہ قرض کے طور پر لی گئی تھی اور پھر بعد ازاں مال وراثت تقسیم ہوگا۔

سوال۔ ماں کے اوپر ہاتھ اٹھانے والے اور ماں کو گھر سے نکالنے والے اور ان سے بدتمیزی کرنے والے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اور اس کی سزا کیا ہے؟ (ابرار خان، پشاور)

جواب۔۔ قرآن عظیم نے جگہ جگہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے:''حتیٰ کہ اولاد کو والدین کے سامنے اف تک کہنے سے منع فرمایا ہے، چہ جائے کہ اولاد ان پر ہاتھ اٹھائے یا انہیں گھر سے بے دخل کردے۔ ماں باپ کو ستانے اور تنگ کرنے والی اولاد کے بارے میں قرآن وحدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، ایسی اولاد آخرت میں تو خسارے میں رہے گی ہی دنیا میں بھی اللہ جل شانہ ایسی اولاد کو ذلیل ورسوا فرماتے ہیں تاوقتیکہ وہ صدق دل سے توبہ نہ کر لے۔ ماں کا درجہ چوں کہ باپ سے بڑھ کر ہے، اس لیے ماں کو ستانے والے کی سزا بھی سخت ہوگی، شریعت مطہرہ نے ایسی اولاد کی کوئی متعین سزا اور حد مقرر نہیں فرمائی ہے، البتہ اس پر لازم ہے کہ وہ فوراً صدق دل سے توبہ و استغفار کرنے کے ساتھ والدہ ماجدہ سے بھی معافی مانگے اور آئندہ کے لیے ایسی حرکات کے بجائے والدہ کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھے، ورنہ دنیا و آخرت میں سخت عذاب کا خطرہ ہے۔

سوال۔ کیا سجدہ تلاوت کیلئے بھی انہیں تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو نماز کے سجدے کے لیئے ضروری ہیں (جیسے جگہ کا پاک ہونا، کعبہ کی طرف منہ ہونا وغیرہ، طاہر خان، پشاور)

جواب۔ جی ہاں، نماز کی شرائط سجدہ تلاوت کے لیئے بھی ضروری ہیں۔

سوال۔ سجدہ تلاوت میں دو سجدے ہوتے ہیں یا صرف ایک؟ (طارق خان یوسفزئی، اکوڑہ خٹک)

جواب۔ ایک آیت کی تلاوت پر ایک سجدہ واجب ہوتا ہے البتہ مجلس بدلنے پر وہی آیت پھر پڑھی تو اس کا الگ سجدہ واجب ہوگا۔

سوال۔ ہر سجدہ تلاوت کو اسی وقت ہی کرنا مسنون ہے یا ختم قرآن الحکیم پر تمام سجدے تلاوت ادا کر لیئے جائیں؟ کون سا طریقہ افضل ہے؟ (افتخار مہمند، کوہاٹ)

جواب۔ قرآن کریم کے تمام سجدوں کو جمع کرنا خلاف سنت ہے۔ تلاوت میں جو سجدہ آئے حتی الوسع اس کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاہم اگر اکٹھے سجدے کئے جائیں تو ادا ہو جائیں گے۔

27ویں آئینی ترمیم اور عدلیہ

صدرِ مملکت آصف علی زرداری نے جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس اطہر من اللہ کے استعفے منظور کر لیے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس اطہر من اللہ نے ایک روز قبل استعفے دیئے تھے۔ جسٹس منصور علی شاہ نے اپنے استعفے میں لکھا کہ وہ سینئر ترین جج کی حیثیت سے سپریم کورٹ سے مستعفی ہوتے ہیں کیونکہ جس عدالت سے آئینی کردار ہی لے لیا گیا ہے اب اُس میں رہ کر حلف کی پاسداری ممکن نہیں۔ ستائیسویں آئینی ترمیم کو انہوں نے آئینِ پاکستان پر سنگین حملہ قرار دیتے ہوئے لکھا کہ اِس سے آئینی جمہوریت کی روح پر کاری ضرب لگی ہے، سپریم کورٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں، اعلیٰ عدالت کی یکجہتی کو توڑ کر رکھ دیا، اس کی آزادی اور دیانت کو مجروح کیا، اسے منقسم کر کے عدلیہ کی آزادی پامال کی گئی، تاریخ گواہ ہے کہ آئینی نظم میں ایسی تبدیلیاں دیر پا نہیں ہوتیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ وہ صاف ضمیر کے ساتھ جا رہے ہیں، اُنہیں کوئی پچھتاوا نہیں ہے، انصاف عام آدمی سے دور اور طاقت کے سامنے بے بس ہو گیا ہے، ملک کو دہائیوں پیچھے دھکیل دیا گیا، آئینی نظام کی ایسی بگاڑ نا قابلِ برداشت ہے اور وقت کے ساتھ اِسے پلٹا جائے گا۔ اُنہوں نے کہا جج کے طور پر اُن کے سامنے صرف دو راستے تھے، ایک نظام کے اندر رہنا جو اِس ادارے کی بنیاد کو کمزور کرتا ہے جبکہ دوسرا راستہ اِس کی غلامی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے الگ ہو جانا تھا، عہدے پر رہنا آئینی دراندازی پر خاموش رضامندی کے مترادف ہوتا، اُن کا قلم لوگوں کی امانت تھا، اُنہوں نے ادارے کی عزت، ایمانداری اور دیانت کے ساتھ خدمت کی۔ جسٹس اطہر من اللہ کا کہنا تھا کہ جس آئین کے تحفظ حلف اُٹھایا تھا وہ باقی نہیں رہا، میں باضابطہ طور پر اپنے عہدے سے مستعفی ہوتا ہوں، 27 ویں ترمیم سے متعلق تفصیلی خط چیف جسٹس آف پاکستان کو لکھ چکا ہوں، استعفے میں اُن کا دوبارہ تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا، ماضی کی تکرار مستقبل نہیں بن سکتی، اِنہی امیدوں کے ساتھ میں یہ لباس ہمیشہ کے لئے اُتار رہا ہوں، سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج کے عہدے سے باضابطہ استعفیٰ دیتا ہوں، حق کی بنیاد پر فیصلے کرنے والوں کے لئے دُعا گو ہوں۔

واضح رہے 10 نومبر کو سپریم کورٹ کے جج جسٹس منصور علی شاہ نے 27 ویں آئینی ترمیم کے معاملے پر چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس یحییٰ آفریدی کو لکھے خط میں کہا تھا عدلیہ متحد نہ ہوئی تو آزادی اور فیصلے متاثر ہوں گے جبکہ تاریخ خاموش رہنے والوں کو نہیں، آئین کی سربلندی کے لئے کھڑے ہونے والوں کو یاد رکھتی ہے، عدلیہ کے سربراہ کے طور پر فوری طور پر ایگزیکٹو سے رابطہ کر کے اُس پر واضح کریں کہ آئینی عدالتوں کے ججوں سے مشاورت کے بغیر ترمیم نہیں ہو سکتی۔ خط میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ آئینی عدالتوں کے ججوں پر مشتمل ایک کنونشن بھی بلایا جا سکتا ہے۔ جسٹس منصور علی شاہ نے سوال اٹھایا تھا جب 26 ویں آئینی ترمیم پر سوالات اب بھی باقی ہیں تو نئی آئینی ترمیم کیسے ہو سکتی ہے، یہ مناسب نہیں، وفاقی آئینی عدالت کے قیام کے لئے زیرِ التواء مقدمات کا جواز دیا جا رہا ہے حالانکہ زیادہ تر سپریم کورٹ نہیں بلکہ مقدمات ضلعی عدلیہ کی سطح پر ہیں۔ دونوں معزز جج صاحبان کے علاوہ لاء اینڈ جسٹس کمیشن کے رکن اور سابق اٹارنی جنرل مخدوم علی خان بھی مستعفی ہو گئے۔ ان کے استعفوں کے متن کے مطابق اُنہوں نے کمیشن کا رکن بننے کی دعوت قبول کی تھی، 26 ویں آئینی ترمیم کے بعد نوجوان وکلاء کے چہروں پر مایوسی دیکھی، سوچا تھا مشاورت، حکمت عملی اور دلیل کے ذریعے بہتری ممکن ہے اور سمجھا تھا کہ کمیشن کے ذریعے قانون میں اصلاح ممکن ہے تاہم اب 27 ویں آئینی ترمیم نے عدلیہ کی آزادی کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ آزاد عدلیہ کے بغیر قانون کی اصلاح ممکن نہیں۔ جسٹس صلاح الدین پنہور نے چیف جسٹس کو خط لکھ کر 27 ویں آئینی ترمیم پر فل کورٹ بلانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اُنہوں نے لکھا تھا کہ بطور احتجاج نہیں بلکہ وہ اپنا فرض سمجھتے ہوئے خط لکھ رہے ہیں کہ فُل کورٹ میں آئینی ترمیم کا شق وار جائزہ لیا جائے اور لاء اینڈ جسٹس کمیشن کے علاوہ عدالتی پالیسی ساز کمیٹی کو بھی مشاورت میں شامل کیا جائے، نئی آئینی ترمیم اُن بنیادوں کو چھوتی نظر آ رہی ہے جس پر عدلیہ کی عمارت قائم ہے، یہ اختیارات کے توازن کو خراب کر سکتی ہے، ججوں کی تقرری، برطرفی کے علاوہ عدلیہ کی مالی اور انتظامی خود مختاری پر اَثر ڈال سکتی ہے، آئین تقاضہ کرتا ہے کہ سپریم کورٹ اِس کا تحفظ کرے، تاریخ آسانی کو نہیں بلکہ فیصلہ سازی کی ہمت کو یاد رکھے گی، عوامی اعتماد کو بچانے کے لئے فوری فل کورٹ اجلاس بلایا جائے اور جج صاحبان اِس بات کو یقینی بنائیں کہ قانون کی حکمرانی صرف لفظوں میں نہیں، اگر عدلیہ آزاد نہیں تو پھر قانون کی حکمرانی صرف ایک جملہ رہ جاتی ہے۔ جسٹس صلاح الدین کے خط کے کچھ دیر بعد چیف جسٹس نے فُل کورٹ اجلاس بُلا لیا جس میں عدالتِ عظمیٰ نے سپریم کورٹ رولز 2025ء کی منظوری دی۔ ہفتے کو لاہور ہائیکورٹ کے سینئر جج شمس محمود مرزا نے 11 برس سے زائد عرصے تک خدمات سر انجام دینے کے بعد آئین کے آرٹیکل 195 کے تحت اپنا استعفیٰ صدرِ مملکت کو بھجوا دیا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اُنہوں نے استعفیٰ ذاتی وجوہات کی بنا پر دیا۔

سپیکر پنجاب اسمبلی ملک احمد خان نے ہفتے کو لاہور میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابھی کچھ استعفے اور آئیں گے، یہ کھینچا تانی اور تقسیم چیف جسٹس بننے کے لئے ہے۔ عدالتی فیصلوں کے ذریعے پارلیمنٹ کے اختیارات کو محدود کر کے اسے ایک کونے میں بٹھا دیا گیا تھا اور وہ اپنے حقوق کی بات کرتے ہوئے بھی ڈرتی تھی۔ حکومتی حلقے سپریم کورٹ کے دو جج صاحبان کے استعفوں پر شدید تنقید کرتے رہے، وزیر دفاع خواجہ آصف نے ایک سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کہا کہ ایوان سے منظور ترمیم پر دو ججوں کا ضمیر جاگ گیا اور جب کینگرو کورٹس بنا کر اُن کے خلاف سیاسی انتقام لیا جاتا رہا تو اُس وقت کسی کی غیرت نہیں جاگی

، نواز شریف کے خلاف سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عدلیہ کا کردار سب کے سامنے ہے، نواز شریف کو نااہل قرار دینے کا جرم اِسی عدلیہ کا تھا۔ مشیر وزیراعظم برائے سیاسی امور رانا ثناء اللہ نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا، ان کا کہنا تھا کہ مستعفی ہونے والے جج قابلِ احترام ہیں تاہم اِن کا سیاسی اور ذاتی ایجنڈا تھا، وہ اپنے سیاسی اور ذاتی مفاد کے لئے کوششیں کرتے رہے، اِن کے خطوط کے مندرجات سیاسی تقاریر ہیں کیونکہ وہ یہ نہیں بتا سکے کہ 27 ویں ترمیم آئین پر حملہ کس طرح ہے۔

سپریم کورٹ کے مستعفی ہونے والے دونوں جج صاحبان معزز اور باوقار جج تھے، اُن کا کیریئر انتہائی شاندار تھا، اُنہوں نے 27 ویں ترمیم پر اپنی رائے کا اظہار کیا، اس پر ڈٹ گئے اور استعفیٰ دے دیا، ان کی رائے کا احترام لازم ہے۔ یہاں یہ بات بھی مدِنظر رکھی جانا چاہئے کہ ان دو جج صاحبان کے علاوہ ملک بھر کے باقی تمام ججوں نے دستور کے مطابق کام جاری رکھنا مناسب سمجھا۔ وزارتِ قانون نے وفاقی آئینی عدالت کے ججوں کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جس کے مطابق اِس کے 13 جج ہوں گے، اس کے چیف جسٹس امین الدین حلف اُٹھا چکے ہیں اور تین دیگر جج صاحبان سے حلف لے بھی چکے ہیں جبکہ صوبوں کی نمائندگی کرنے والوں کے علاوہ باقی ججوں کے نام سامنے آ رہے ہیں۔ معاملات آگے بڑھ رہے ہیں، پارلیمانی جنگ آئینی حدود میں رہ کر ہی لڑنی چاہئے، تحریک تحفظِ آئینِ پاکستان نے 27 ویں اور 26 ویں ترمیم کو آئین کی بنیادی روح اور جمہوریت کے اصولوں کے خلاف قرار دیتے ہوئے آئین کو اُس کی اصل شکل میں بحال کرانے کے لئے تمام جمہوری ذرائع استعمال کرنے کے علاوہ ملک بھر میں احتجاج کا اعلان کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آئینی ترمیم احتجاج سے نہیں بلکہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں دو تہائی اکثریت سے ہی ہو سکتی ہے، اگر وہ اپنی مرضی کی ترامیم چاہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں مطلوبہ اکثریت ہی حاصل کرنی پڑے گی۔

جنھیں جرم عشق پر ناز تھا......

ڈاکٹر توصیف احمد خان

مبشر اسلم اس دنیا سے چلے گئے مگر جنرل ایوب خان کی آمریت کے خلاف تحریک کی داستان چھوڑ گئے۔ مبشر اسلم 70 کی دہائی میں کراچی کے ان نوعمر نوجوانوں میں شامل تھے جو استعماریت کے خاتمے کے لیے عظیم فلسفی کارل مارکس کے نظریے سے متاثر ہوئے۔ مبشر اسلم کا تعلق ایک روشن خیال متوسط طبقے کے خاندان سے تھا۔ گھر میں اخبارات اور کتابیں تہذیب کا حصہ تھیں۔ پہلے مبشر اسلم بائیں بازو کی طلبہ تنظیم نیشنل اسٹوڈنٹس فیڈریشن میں شامل ہوئے پھر ان کے بھائی نجیب قدوائی نے ان کی پیروی کی۔

60 کا آغاز جنرل ایوب خان کے مارشل لاء سے ہوا تھا۔ ایوب حکومت نے سیاسی جماعتوں پر پابندیاں عائد کی تھیں مگر کمیونسٹ پارٹی اور اس کی ملحقہ مزدور اور طلبہ فرنٹ اس کا خاص نشانہ تھیں۔ حکومت کی خفیہ ایجنسیاں ترقی پسند کارکنوں کا پیچھا کرتی تھیں، جو آواز اٹھاتا یا کسی تنظیم کے منظم کرنے کے عمل میں شامل ہوتا تو اسے گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ کمیونسٹ پارٹی کے رکن حسن ناصر کو لاہور کے شاہی قلعے میں شہید کر دیا گیا تھا۔ ایوب خان کی حکومت امریکا کے ساتھ معاہدوں میں شامل ہوگئی تھی۔ پشاور کے قریب بڈا پیر کا اڈا امریکا کے حوالے کر دیا گیا تھا۔

اس عالمی تناظر میں حکومت کی ذمے داری ترقی پسند اور جمہوری قوتوں کی سرکشی کو کچلنا تھی۔ اسی دور میں صرف بائیں بازو کی طلبہ تنظیم نیشنل اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے کراچی کو ایوب آمریت کے خلاف تحریک کا مرکز بنایا تھا۔ این ایس ایف کے رہنما فتحیاب علی خان، معراج محمد خان، حسین نقی، جوہر حسن اور واحد بشیر وغیرہ نے یونیورسٹی آرڈیننس کے خلاف تحریک کو عوامی تحریک بنا دیا تھا۔ اس جرم کی پاداش میں ان رہنماؤں کو کراچی بدر کر دیا گیا تھا۔ بعد ازاں این ایس ایف کے کارکنوں نے صدارتی انتخاب میں ایوب خان کے خلاف پاکستان کے بانی بیرسٹر محمد علی جناح کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کی بھرپور حمایت کی تھی۔ اگرچہ محترمہ فاطمہ جناح کو ایک منظم دھاندلی کے ذریعے انتخابات میں ہرا دیا گیا تھا مگر کراچی کے عوام میں آمریت کے خلاف بھرپور مزاحمت کا آتش فشاں پک رہا تھا۔

مبشر اسلم بنیادی طور پر ایک ذہین طالب علم تھے۔ ان کے والدین کا خواب تھا کہ وہ انجینئر بنیں۔ مبشر اسلم نے اس آدرش کے ساتھ نارتھ ناظم آباد کے جناح کالج کے شعبہ پری انجینئرنگ میں داخلہ لیا۔ جناح کالج این ایس ایف کا مرکز تھا۔ جناح کالج میں این ایس ایف کے اہم کارکن میکری کرامت اور بصیر نوید وغیرہ پہلے سے موجود تھے، یوں مبشر این ایس ایف کی تحریک کا حصہ بن گئے۔ انھیں این ایس ایف نے طلبہ یونین کے صدر کے لیے نامزد کیا اور مبشر اپنی ذہانت کی بناء پر انتخابات میں کامیاب ہوگئے۔

1968 میں ایوب خان کی حکومت کے 10 سال مکمل ہوئے۔ ایوب حکومت کے کسی دانا دانشور نے مشورہ دیا کہ حکومت کو اپنا 10 سالہ جشن منانا چاہیے، یوں پورے ملک میں تقریبات کا اہتمام کیا جانے لگا۔ ملک بھر میں تمام افسران حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر تقریبات کا اہتمام کرنے لگے۔ اس زمانے میں بختیار صاحب میٹرک اور انٹرمیڈیٹ بورڈ کے سربراہ تھے، وہ بھی اس دوڑ میں شامل ہوئے۔

صوبائی وزیر احمد سعید کرمانی کو ایک تقریب میں مدعو کر لیا گیا۔ این ایس ایف کے کارکن اس تقریب میں پہنچ گئے۔ کارکنوں نے ایوب خان کی حکومت کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیے، یوں یہ تقریب تتر بتر ہوگئی اور کراچی سے ایوب خان کے خلاف تحریک کا آغاز ہوا۔ یہ تحریک پھر ملک کے دونوں صوبوں تک پھیل گئی۔ طلبہ تنظیموں کے ساتھ اساتذہ، مزدور، کسان اور سیاسی جماعتیں بھی اس تحریک میں شامل ہوگئیں۔ حکومت نے این ایس ایف کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیا۔ یکم ستمبر 1968 کے دن مبشر اسلم، بصیر نوید، سہیل ہمایوں، حفیظ اطہر طارق، فتح محمد، احمد راشدی وغیرہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

این ایس ایف کی سرگرمیوں میں جناح کالج ایک طالب علم رہنما ضیا اللہ کی صدارت کے دور میں ابھر کر آیا، ان کی صدارت کے بعد این ایس ایف میں مسئلہ درپیش تھا کہ اس کی جگہ کون لے گا؟ خیر مبشر اسلم نے وہ جگہ لی اور بھرپور طریقے سے اس جگہ کو پر کیا، وہ صدارت کا امیدوار تھا، چونکہ مبشر کیلکولیشن میں ماہر تھا، اس لیے وہ آسانی سے الیکشن جیت گیا۔

اس کی صدارت کے دور میں جناح کالج سے ایوب خان کے خلاف تحریک شروع ہوئی جو کامیاب رہی۔ بصیر کہتے ہیں کہ وہ اور مبشر یکم اکتوبر 1968 کو پھر گرفتار ہوئے۔ یہی وہ وقت تھا جب ایوب خان نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے تمام سیاسی قیدیوں اور طالب علموں کی رہائی کا اعلان کیا تھا۔ ان کے علاوہ دیگر دوست سہیل ہمایوں، سبط حسن، طارق فتح، محمد احمد اور راشد تقی وغیرہ بھی گرفتار ہوئے۔ مبشر پر پولیس نے زیادہ دباؤ ڈالا کہ وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ مبشر ہم سب سے چھوٹا تھا مگر وہ ثابت قدم رہا۔

پیپلز پارٹی کے دور اقتدار میں جب سندھ میں سندھی زبان کا بل پیش کیا گیا تو بصیر اور مبشر کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ بصیر لکھتے ہیں کہ ہم تو سندھی زبان کے بل کے حق میں تھے پھر بھی ہم پر الزام لگایا گیا کہ ہم اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انجینئر بننے کا آدرش ان کے سامنے تھا۔ انھوں نے انٹر پری انجینئرنگ کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور میرٹ کی بنیاد پر وہ این ای ڈی انجینئرنگ کالج کے طالب علم ہوئے۔ این ای ڈی انجینئرنگ کالج میں محمد نعمان ان کے سینئر تھے جو بعد میں این ای ڈی میں پروفیسر بنے۔ اس وقت دائیں بازو کی طلبہ تنظیم کا این ای ڈی پر غلبہ تھا۔ اس تنظیم کے نامزد کردہ امیدوار طلبہ یونین کے انتخاب میں کامیاب ہوتے تھے۔

بائیں بازو کے طلبہ کے مختلف گروپ این ای ڈی میں متحرک تھے مگر ووٹوں کی تقسیم کی بناء پر انتخابات میں کامیاب نہیں ہوتے تھے۔ محمد نعمان اور مبشر اسلم نے بائیں بازو کے تمام کارکنوں کو ایک متحدہ محاذ بنانے پر تیار کیا، یوں پروگریسو فرنٹ وجود میں آیا۔ پروگریسو فرنٹ نے محمد نعمان کو طلبہ یونین کی صدارت کے لیے نامزد کیا۔ محمد نعمان کی کامیابی کے خاصے امکانات تھے۔ اس دوران پیپلز پارٹی کی حکومت نے سابقہ مشرقی پاکستان سے آنے والے طلبہ کے ایک گروپ کو این ای ڈی میں داخلے کی اجازت دی،

غزہ پر سلامتی کونسل کی قرارداد منظور

مزمل سہروردی

غزہ میں امن کے لیے ڈونلڈ ٹرمپ کے امن معاہدہ پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ووٹنگ ہوگئی ہے۔ سلامتی کونسل کے تمام ممبران نے اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ البتہ چین اور روس نے اس ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ انھوں نے ووٹ کا حق ہی استعمال نہیں کیا ہے۔ پاکستان میں کچھ دوستوں کی رائے ہے کہ پاکستان نے چین کا ساتھ نہ دے کر چین کے ساتھ غداری کی ہے۔ پاکستان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔

پہلی بات یہ سمجھنے کی ہے کہ سلامتی کونسل میں بڑے ممالک اپنا ووٹ اپنے اپنے ملکی مفاد میں استعمال کرتے ہیں۔ روس اور چین اگر چاہتے تو ڈونلڈ ٹرمپ کے معاہدے کو ویٹو بھی کر سکتے تھے۔ اگر وہ خلاف ووٹ ڈالتے تو یہ قرارداد منظور نہیں ہو سکتی تھی۔ ان دونوں ممالک کے پاس ویٹو ہے۔

ویٹو کا مطلب ہے کہ اگر یہ خلاف ووٹ ڈال دیں تو ووٹنگ کا عمل بے معنی ہو جاتا ہے۔ اس لیے پہلی بات تو یہ سمجھیں کہ ووٹ کا حق استعمال نہ کر کے بھی ان دونوں ممالک نے بالواسطہ طور پر اس قرارداد کو راستہ فراہم کیا ہے۔ اس کی منظوری کے لیے سہولت کاری کی ہے۔ اس لیے یہ بات سمجھیں کہ اگر وہ ٹرمپ کے منصوبے کے ساتھ نہیں کھڑے تو اس کے خلاف بھی نہیں کھڑے۔

یہ ضرور ہے کہ چونکہ اس منصوبے کے دولہا ٹرمپ ہیں، روس اور چین کا اس میں کوئی اہم کردار نہیں ہے۔ اس لیے وہ اس سے خود کو دور رکھ رہے ہیں۔ ویسے بھی ہم نے دیکھا ہے کہ فلسطین اور غزہ پر یورپ میں زیادہ بات ہوئی ہے۔ روس اور چین نے ایک خاص حکمت عملی کے تحت خود کو اس سے دور ہی رکھا ہے۔ وہ فلسطین کے ساتھ مکمل کھڑے نہیں ہیں۔ اس لیے انھوں نے اپنی پالیسی کے تحت ہی کام کیا ہے۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ روس اس وقت یوکرین کی جنگ میں پھنسا ہوا ہے، اسے یوکرین میں رعائتیں چاہیے۔ اگر امریکا روس کی مدد کرے تو روس یوکرین میں اپنے اہداف حاصل کر سکتا ہے۔ اس قرارداد کے بعد ہی یوکرین جنگ میں امریکا اور روس کے درمیان جاری تعطل ختم ہوگیا ہے۔ امریکا کا اعلیٰ سطح کا عسکری وفد روس پہنچ گیا ہے۔ ٹرمپ اور پوٹن کی دوبارہ ملاقات کی خبریں آنا شروع ہوگئی ہیں۔ جن دنوں یہ قرارداد اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں زیر بحث تھی روس نے یوکرین کے دارالحکومت کیف پر حملوں میں اضافہ کر دیا تھا۔ روس کی یوکرین پر چڑھائی بڑھ گئی تھی۔ امریکا اب یوکرین کو میزائیل نہیں دے رہا۔ کہیں نہ کہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ روس نے ووٹ نہ دینے کے عوض یوکرین کی جنگ میں امریکا سے رعایت لی ہے۔ اس لیے روس نے کہیں نہ کہیں اپنے مفادات کا تحفظ کیا ہے۔

اسی طرح چین اور امریکا کے درمیان تجارتی معاہدہ ہوگیا ہے۔ چین کو ٹریڈ ڈیل مل گئی۔ ایک وقت میں امریکا اور چین کے درمیان جو ڈیڈ لاک نظر آ رہا تھا وہ ختم ہوا۔ چین کے صدر شی اور ٹرمپ کی ملاقات ہو گئی ہے۔ یہ سب کچھ ایسے ہی نہیں ہوا۔ چین نے بھی اپنے مفادات کا تحفظ کیا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ بھارت کے ساتھ ابھی تک ٹریڈ ڈیل نہیں ہوئی ہے۔ چین کے لیے بھی فلسطین سے زیادہ اہم اپنی تجارت تھی۔ اس لیے چین نے اپنے مفادات کا تحفظ کر کے ہی اس قرارداد کو راستہ دیا ہے۔ ورنہ چین اس کو ویٹو بھی کر سکتا تھا۔ اس لیے ہمارے وہ دوست جو یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان نے چین کے ساتھ دھوکا کر دیا ہے، وہ غلط کہہ رہے ہیں۔

جن دوستوں کی یہ رائے ہے کہ ہم نے چین پر امریکا کو ترجیح دے دی ہے، وہ بھی غلط کہہ رہے ہیں۔ عالمی سیاست میں آپ اکٹھے چلتے ہیں لیکن اپنے اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے۔ ہم نے چین کے خلاف ووٹ نہیں دیا۔ ہم نے چین کی کہیں مخالفت نہیں کی ہے۔ اس لیے پراپیگنڈا اپنی جگہ، حقیقت اپنی جگہ۔

جہاں تک حماس کا تعلق ہے۔ حماس کے لیے جذبات اپنی جگہ۔ لیکن مسلم ممالک حماس کے ساتھ نہیں ہیں۔ حماس نے تمام مسلم ممالک کا اعتماد کھو دیا ہے۔ آج ایران بھی کھل کر حماس کے ساتھ کھڑا نظر نہیں آرہا۔ حماس کی اپنی پالیسی بھی غیر واضح ہے۔ وہ اسرائیل کے ساتھ امن مذاکرات خود بھی کرتے ہیں، امن معاہدہ بھی کرتے ہیں، یرغمالیوں کے لیے مذاکرات بھی کرتے ہیں۔ ایسے میں وہ باقی مسلم دنیا کو کیسے روک سکتے ہیں۔ اگر وہ خود اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کی میز پر نہ بیٹھیں تو تب ہی دوسروں کو منع کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ وہ جنگ ہار بھی گئے ہیں اور انھوں نے ہزاروں فلسطینیوں کی جانیں بھی گنوا دی ہیں۔ ان کے پاس فلسطینیوں کے لیے کوئی روڈ میپ بھی نہیں ہے۔ ایسے میں کیا کیا جائے۔

ویسے بھی پاکستان فلسطین اور غزہ کے معاملہ پر مسلم دنیا کے ساتھ مل کر چل رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ پاکستان کا ایک کلیدی کردار نظر آ رہا ہے۔ غزہ کے معاملے پر صدر ٹرمپ نے جن سات مسلم ممالک کے ساتھ مشاورت کی تھی پاکستان ان میں شامل تھا۔ ہم مسلم ممالک کے درمیان ٹرمپ معاہدہ کے حوالے سے ہونے والی سفارتکاری میں بہت اہم رہے ہیں۔ حال ہی میں اردن کے بادشاہ آئے۔ پاکستان اس لیے بھی اہم رہا کیونکہ پاکستان اس وقت اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ممبر ہے۔ اس لیے ہمارے ووٹ کی بہت اہمیت تھی۔ اس اہمیت نے پاکستان کو سفارتکاری میں ایک مقام دیا۔

اب جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ پاکستان کی افواج غزہ جائیں گی یا نہیں۔ یہ اہم سوال ہے۔ سب پوچھ رہے ہیں۔ ابھی تک کوئی صورتحال واضح نہیں۔ حکومت پاکستان نے بھی ابھی تک کوئی واضح اعلان نہیں کیا ہے۔ نہ ہم نے کہا ہے کہ ہم فوج بھیجیں گے اور نہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم نہیں بھیجیں گے۔ اردن کے بادشاہ حال ہی میں پاکستان آئے۔ اردن نے اعلان کیا ہے کہ وہ غزہ میں اپنی فوج نہیں بھجوائے گا۔ اس طرح پاکستان ان ممالک کے ساتھ بھی کھڑا نظر آ رہا ہے جو غزہ میں فوج نہیں بھیج رہے ہیں۔ دوسری طرف مصر غزہ میں بھیجی جانے والی فوج کا اہم رکن ابھر کر سامنے آیا ہے۔

حال ہی میں پاکستان کے فیلڈ مارشل مصر گئے اور وہاں کی عسکری قیادت سے بھی مل کر آئے۔ اس طرح ہم ان ممالک کے ساتھ بھی کھڑے نظر آ رہے ہیں کہ جو غزہ میں فوج بھیج رہے ہیں۔ پاکستان کو جو بھی فیصلہ کرنا ہے، سوچ سمجھ کر کرنا ہے، مسلم ممالک کے ساتھ مل کر کرنا ہے۔ ہمیں کوئی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ سعودی عرب ہمارا بڑا اتحادی ہے۔ ہمیں سعودی عرب کے ساتھ مل کر بھی چلنا ہے۔ ہم الگ نہیں رہ سکتے۔ جو لوگ الگ رہنے کا مشورہ دے رہے ہیں وہ پاکستان کے مفاد میں بات نہیں کر رہے۔

جماعت اسلامی اجتماع، بدل دو نظام

حافظ نعیم الرحمن

ہر سطح پر یہ حقیقت دیکھی جا سکتی ہے کہ پاکستان کے عوام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ پاکستان کے موجودہ نظام سے انتہائی غیر مطمئن ہیں اور تبدیلی کا کوئی سرا نہ دیکھ کر مایوسی کا شکار ہیں۔ دیکھنے والی بات ہے کہ یہ نظام کیا ہے اور کیسے کام کرتا ہے؟ معاشرے اور اس کے افراد سے کس طرح مخاطب ہے؟ اور کس طرح ان کا استحصال کرتا ہے؟ یہ سوالات بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

1947 میں تین چیزیں ایسی تھیں، جو پاکستان کے قیام کی کامیاب جدوجہد کا اصل محرک بنیں: ایک، انگریزوں کی غلامی، دوسرا، ہندو برہمن سامراج کی عیاری اور انگریز سے سازباز کر کے مسلمانوں کو حقارت، غلامی اور بے بسی کی بھینٹ چڑھانا اور تیسرا، مسلمانوں کی تہذیبی، سماجی، سیاسی اور دینی شناخت ہندو تہذیب، ثقافت اور سماج میں خلط ملط ہو کر رفتہ رفتہ مٹ جانے کا شدید احساس۔ متحدہ ہندی قومیت کے شوشے نے محض ہندو ہی نہیں، جدید تعلیم یافتہ مسلم اشرافیہ، حتیٰ کہ بعض جید علمائے اسلام کو بھی اس سحر میں جکڑ لیا۔

اس تصور کو علامہ اقبال اور سید ابوالاعلیٰ مودودی نے مسترد ہی نہیں کیا بلکہ دو قومی نظریے کا طاقت ور تصور پیش کیا، جو پاکستان کے قیام کی شکل میں دنیا کے سامنے آیا۔ تحریک پاکستان کی اصل طاقت ہے پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ۔ یہ محض نعرہ نہیں تھا بلکہ تاریخ کا تسلسل اور روشن مستقبل کی امید تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یوپی سمیت مشرقی بنگال کے سوا ہندوستان کے ان علاقوں میں بھی پاکستان کی خواہش اور تحریک زیادہ کامیابی سے چلی، جو مسلم اکثریتی علاقے نہیں تھے اور جنھیں پاکستان میں شامل بھی نہیں ہونا تھا، پھر ان کی بڑی تعداد کو سب کچھ چھوڑ کر ہجرت کرنا اور قربانیاں دینا پڑیں، کیونکہ ان کی واحد امید ایک مضبوط، مستحکم اور اسلام کے عادلانہ نظام اور معاشرے پر مبنی پاکستان کا خواب تھا۔ پاکستان کی تشکیل واقعی ان معنوں میں دنیا کی تاریخ کا بڑا انوکھا واقعہ ہے۔ تحریک پاکستان کی قیادت اگر اس دوران ایک مرتبہ بھی یہ کہتی کہ پاکستان میں انگریزوں والا نظام ہی چلے گا یا اسلامی نظام عدل کے بجائے سیکولر بنیادوں پر اسے چلایا جائے گا، تو شاید ایک فرد بھی قربانی دینے کے لیے تیار نہ ہوتا۔

اس لیے پاکستان کو جوڑ کر رکھنے والی ایک ہی چیز ہو سکتی تھی، صرف اسلام۔ وہ 'اسلام' نہیں جس کی، اور جتنی آزادی انگریز دیتا تھا بلکہ اسلام کا وہ نظام جس کی بنیاد عدل اور مشاورت پر ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب تک دستور سازی کا عمل مکمل نہیں ہوا تو عارضی طور پر پرانا نظام چلانے کی کراہت کو مانتے ہوئے جلد از جلد اسے تبدیل کرنے پر اتفاق پایا گیا۔ اسی لیے قیام پاکستان کے چار ماہ بعد قائد اعظم کی زندگی میں سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ریڈیو پاکستان سے اسلام کے نظام حیات پر نشری تقریریں اور علامہ اسد سے اسلامی نظام کا خاکہ تیار کرانے کے منصوبے پاکستان کے قیام کے ادھورے ایجنڈے کی تکمیل تھے۔ بدقسمتی سے قائد اعظم کی آنکھیں بند ہوتے ہی یہ عمل رک گیا۔

جماعت اسلامی اور بعض جید اور قابلِ احترام دینی شخصیات نے یہ سبق یاد دلایا اور اسے دستوری زبان میں بانیان پاکستان پر مشتمل دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد کی صورت میں منظور کیا۔ لیکن اللہ کی حاکمیت کے اعلان کرنے کے باوجود ریاست کے پالیسی بیان پر بدقسمتی سے کوئی عمل نہ ہوا۔ آج پاکستان کے قیام کو 78 برس گزر چکے ہیں، لیکن نظام تبدیل نہیں ہوا۔ سول اور غیر سول بیوروکریسی، بڑی بڑی جاگیروں والے وڈیرے، خان، سردار، طاقت اور دولت کے سہارے معاشی نظام پر کنٹرول کرنے والے مافیاز اور انھی طبقات کے نمایندے، سیاستدان، پاکستان کو پاکستان نہیں بنا سکے اور عوام کے حالات سدھار نہیں سکے۔ اللہ کی سب نعمتوں کے ہونے کے باوجود ملکِ عزیز کو قرضوں میں جکڑ دیا، سود کی لعنت میں مفلوج کر دیا۔ نظام تعلیم طبقاتی تقسیم پر رکھا، جس میں غریب اور متوسط طبقے کو مقابلے سے باہر کر دیا گیا، عدالتی نظام، عام آدمی کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہا، پولیس کا ادارہ عوام کو تحفظ دینے کے بجائے جرائم اور جرائم پیشہ افراد کا پشت پناہ بن گیا، انتخابی نظام کے نام پر عوام کی رائے پر قبضہ کر لیا گیا، مزدوروں اور کسانوں کو نسل در نسل غلام رکھے جانے کا نظام سخت سے سخت تر بنا دیا گیا۔ تین فیصد جاگیردار پورے زرعی نظام کے بادشاہ اور 97 فیصد عام کسان اور کاشتکار آمدن سے زیادہ اخراجات کر کے فصل اگانے کی وجہ سے قرضوں میں جکڑے گئے ہیں۔

خواتین اپنے تحفظ اور باعزت روزگار کی متلاشی رہیں۔ نوجوانوں کے لیے کوئی امید کا پیغام نہیں دیا گیا۔ آئی پی پیز مافیا، چینی مافیا، آٹا مافیا، رئیل اسٹیٹ مافیا اور قبضہ مافیا طاقت ور ترین قوتیں بن کر قوم کا خون چوستی چلی آ رہی ہیں۔ اس منظرنامے کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ نظام صرف چند فیصد اشرافیہ کا سفاک اور ظالمانہ نظام ہے۔ سول، غیر سول افسر شاہی کی حکمرانی ہے، جس کا ذہنی سانچا انگریز نے بنایا تھا، اور اس کے ذریعے پورے برصغیر پر کنٹرول کیا تھا۔ یہی ذہنیت آج بھی انھیں آقا اور قوم کو غلام بنانے کی روش پر قائم ہے۔

آزادی کی تحریکوں کو کچلنے اور سماجی اور سیاسی شکنجہ کسنے کے لیے انگریزوں نے جن نوابوں، سرداروں، وڈیروں اور جاگیرداروں کو زمینوں اور راجواڑہ گردی سے نوازا تھا، انھی کی اولادیں آج بھی حاکم ومقتدر اور سیاہ وسفید کی مالک ہیں۔

چنانچہ 78 سال کا سبق یہ ہے کہ اس گلے سڑے نظام میں پیوندکاری سے نہ قوم چل سکتی ہے اور نہ زندگی کی گزر بسر ہو سکتی ہے بلکہ پورے انتظام کو بدلنا ہوگا، ظلم وجبر کے اس شجر خبیث کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ لیکن کیسے؟ محض نعروں اور دعووں سے؟ خاندانوں اور شخصیات کی پرستش کرنے والی سیاست سے؟ بین الاقوامی اور ملکی اسٹیبلشمنٹ سے ساز باز کر کے مصنوعی اقتدار حاصل کرنے سے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

نظام کی تبدیلی کی تحریک کا تقاضا ہے پرامن سیاسی مزاحمت، جس کی علمی بنیادیں ہوں، جو منظم ہو، واضح نظریے کے ماتحت ہو، اپنی دینی تہذیبی، سیاسی اساس پر مشتمل ہو، مخلص اور دیانت دار قیادت میں ہو، منظم ہو اور عوام کو جوڑنے اور انھیں مثبت طریقے سے انقلابی دھارے میں بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ بکھرے اور منتشر ہجوم کو منظم کر کے فرسودہ نظام اور اس کے چلانے والوں کو بدلنے کے تصور کے ساتھ حقیقی معنوں میں "سیسہ پلائی ہوئی دیوار" بنا کر کھڑا کر دے، تاکہ نظام بدلے، چہرے نہ بدلیں، سسک سسک کر غلامی کے تسمے باندھنے کے بجائے ظلم کی زنجیریں ٹوٹیں، اور ظلمت کے اندھیروں کے بجائے امید اور روشنی کے چراغ جھلملائیں۔

برآمدات میں کمی تشویش ناک

محمد ابراہیم خلیل

کراچی پورٹ جہاں کبھی کثرت سے برآمدی مال جہازوں میں بھرا جاتا تھا، صبح کی دھوپ میں یہ بندرگاہ خاموش ہے کیوں کہ بڑی کم تعداد میں کنٹینر بھرے جا رہے ہیں اور ہر کنٹینر کے ساتھ امید کی روشنی کم ہوتی جا رہی ہے۔ ابھی مزید 8-7 ماہ تو پڑے ہیں لیکن برآمدات میں سے کمی ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہے، کیونکہ جولائی تا اکتوبر 2025 پاکستان کی کل برآمدات 10 ارب 45 کروڑ ڈالرز کی تھیں۔ جب کہ گزشتہ مالی سال کے جولائی تا اکتوبر 2024 کل برآمدی مالیت میں 1.4 فی صد کمی نوٹ کی گئی یعنی کل برآمدات 10 ارب 89 کروڑ ڈالر کی تھیں۔ اب تو وہ کارخانے جو کبھی روشن چراغ کی طرح جلتے تھے، اب چراغ بجھ گئے ہیں۔

مشینوں کی گونج مدھم پڑتی جا رہی ہے۔ مزدور کے ہاتھ خالی ہیں اور دل پریشان۔ چاول، کپاس ہو یا تیار شدہ کپڑے اور ملبوسات میں چھپی محنت اب عالمی منڈی کی سست روی میں دب کر رہ گئی ہے۔ یہ صرف اعداد وشمار کی بدولت ایسا ظاہر نہیں ہو رہا ہے بلکہ ہر غریب، ہر کسان، ہر زمیندار کی داستان غربت کی صدا ہے پہلے برآمدات میں عموماً 10 سے 12 فی صد اضافہ ہوتا رہا ہے لیکن اس مرتبہ 4 فی صد سے زائد کی کمی دراصل برآمدات کی کمی کے ساتھ قوم کے خواب ادھورے رہ گئے ہیں اور اس تاریکی کو اور گہرا کر دیا گیا ہے جب معلوم ہوا کہ درآمدات میں ساڑھے 15 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔

پی بی ایس کی رپورٹ کے مطابق رواں مالی سال کے پہلے 4 ماہ کے دوران پاکستان کی کل درآمدات 23 ارب 11 کروڑ ڈالرز کی رہیں جب کہ گزشتہ مالی سال کے جولائی تا اکتوبر 2024 میں 20 ارب ڈالرز کی تھیں۔

ساڑھے 15 فی صد درآمدات کا اضافہ ملک کے تجارتی توازن کے لیے انتہائی افسوس ناک ہے اور تشویشناک بھی ہے کیونکہ ہر درآمدی سامان ہماری کمزوری کا فسانہ ہے۔ مزدور کے لیے کم روزگار کے خدشات ہیں۔ درآمدات ہر پاکستانی کے سر پر بوجھ ہے جو غربت مہنگائی صحت کے مسائل اور بے شمار مسئلے ومسائل میں گھرا ہوا ہے۔

یہ ظاہر کرتا ہے کہ برآمدات میں 4 فی صد کی کمی اور درآمدات میں ساڑھے 15 فی صد کا اضافہ ملکی خزانے، تجارتی توازن اور عوام کی خوشحالی کے لیے خطرناک ہیں۔ یہ نوحہ صرف مالی نقصان کا نہیں 23 ارب ڈالر کا ہاتھ سے پھر سے اڑ جانے کا نام نہیں بلکہ تجارتی ناکامی ہے۔ پاکستان جس کی برآمدات اکثر 10 سے 12 فی صد سالانہ اضافے کی راہ پر اکثر چلی جاتی ہے، اگر اس 10 فی صد اضافے اور 4 فی صد کمی کو اضافے میں بدل دیں تو برآمدی مالیت ساڑھے 12 یا 12 ارب ڈالر تک ہو سکتی تھی لیکن دنیا کی منڈی میں برآمد شدہ مال کی امیدیں ماند پڑ رہی ہیں۔

بہت سے ملکوں کے ساتھ بات چیت کے نتیجے میں برآمدات میں اضافے کی توقع بندھ کر اب ٹوٹ رہی ہے۔ کیونکہ عالمی تجارت کے وعدے اور امیدیں اب دھندلا رہی ہیں، لیکن پاکستان کے پاس اب بھی 7 ماہ سے زائد کا عرصہ ہے۔ اس عرصے کے لیے ان وعدوں، تقریروں، عزم اور ارادوں کو یاد کریں جو حکومت کے ایوانوں سے بار بار دہرائی جاتی رہی ہیں۔ برآمدات بڑھانے کے گُر آزمانے کا وقت آ گیا ہے۔

بجلی، گیس، پانی کی فراوانی، ٹیکسوں کی ارزانی بیرون ملک تجارتی اتاشیوں کی دوڑ دھوپ تاجروں کے لیے آسانی اور بہت سی باتوں کے لیے فوری ایکشن پلان بنایا جائے۔ 4 ماہ کی برآمدی کارکردگی نے اب بھی آنکھیں نہ کھولیں تو 7 ماہ بعد یہ اعداد وشمار عوام پر بوجھ بن کر اتریں گے کہ سال گزشتہ کی نسبت برآمدات میں اتنے فی صد کمی واقع ہوگئی ہے، لہٰذا اس سے بچنے کا اہتمام فوری کیا جائے۔ 4 فی صد برآمدات میں کمی کو برآمدات میں 40 فی صد اضافے سے بدل کر رکھ دینا، تاجروں کے بائیں ہاتھ کا کھیل جب ہی بن سکتا ہے جب حکومت مراعات اور سہولیات اور کچھ ارزانی فراہم کرے۔

مدارس کی خدمات اور ریاست کا دباؤ

اشفاق اللہ جان ڈاگیوال

دین اسلام اللہ رب العزت کی طرف سے اپنے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو دیا گیا ابدی اور آفاقی اللہ کا محبوب دین اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلامی تعلیمات میں روحِ انسانیت کی دنیاوی اور اخروی تمام تشنگیوں کا مداوا اور مشکلات کا حل موجود ہے۔ مگر اسلامی تعلیمات کو کیسے حاصل کیا جائے؟

اس مشکل کا حل محمد عربی ﷺ نے عالم اسلام کا پہلا مدرسہ "صُفہ" قائم کر کے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو بتا دیا ہے، دینِ اسلام کی بقا، اشاعت، تعلیمات قرآن وسنت کی روشنی میں دنیا وآخرت کو سنوارنے کے لیے صُفہ کی طرح دینی درسگاہیں قائم کرنا سنت نبوی ہے۔ مدارس کا بنیادی مقصد انسانوں کو تعلیماتِ اسلام سے روشناس کرانا اور علم کی شمع روشن کر کے جہالت کا خاتمہ ہے۔ اس خطے میں اسلام عرب سے آنے والے تاجروں کے ذریعے آیا، اسے پاک وہند کے گوشے گوشے تک پھیلانے کا فریضہ اولیاء اللہ اور علماء کرام نے ادا کیا۔ شکر الحمدللہ قرآن وسنت کی ترویج واشاعت کی ذمے داری وفریضہ علماء کرام کے قائم کردہ مدارس لحہ موجود تک انجام دے رہے ہیں۔

برصغیر میں انگریز کے آنے سے قبل تعلیم وتربیت کا واحد ذریعہ دینی مدارس تھے، برطانوی سامراج نے اسے کمزور کرنے کے لیے اپنا آزمودہ حربہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے فلسفے پر دینی ودنیاوی تعلیم کو الگ کر کے مسلمانوں کو دیندار (بنیاد پرست) اور دین بیزار (لبرلز) میں تقسیم کا دروازہ کھول دیا۔ مدارس دینیہ کے مدمقابل عصری علوم کے اداروں کو لا کر کھڑا کیا۔ مگر اکابرین امت نے نامساعد حالات میں مدارس اور مدارس کے نظام کو کمزور نہ ہونے دیا۔

ریاست مدینہ کے بعد دوسری ریاست پاکستان،" پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے نصب العین پر معرض وجود میں آیا تو بے سروسامانی کے عالم میں ایک طرف ریاستی نظم چلانے کا چیلنج تو دوسری طرف لاکھوں مہاجرین کی آبادکاری اور کفالت کا مسئلہ درپیش تھا۔ مشکل کی اس گھڑی میں اکابرین امت نے دینی مدارس کے قیام کا بیڑہ اٹھایا اور اللہ نے انھیں سرخرو کیا۔

آج یہی مدارس تشنگان علوم نبوی کو علم کی دولت کے ساتھ اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ ان کی کردار سازی میں مصروف ہیں۔ عصری علوم حاصل کرنے کے لیے پاکستانی طلباء مغربی یونیورسٹیوں کا رخ کرتے ہیں لیکن علوم قرآن وحدیث کا فیض حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر سے طلباء پاکستانی مدارس میں آ رہے ہیں، پوری امت کا پاکستان کے مدارس کی خدمات کا اعتراف ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے لاکھوں مدارس کی برکت سے آج قرآن وحدیث اور علوم شریعہ اصل اور مکمل شکل میں باقی اور محفوظ ہے۔

ان مدارس نے معاشرے کو لاکھوں حفاظ اور علوم اسلامی کے ماہر علماء وشیوخ، آئمہ وخطباء دیے ہیں، جو پاکستان ہی نہیں دنیا کے کونے کونے کو اسلام کی روشنی سے منور کر رہے ہیں۔ بلوچستان، پختونخوا، پنجاب، سندھ، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے دور افتادہ وپسماندہ علاقوں میں جہاں عصری علوم کا کوئی ریاستی ادارہ موجود نہیں وہاں مدارس موجود ہیں جو ان علاقوں کے غریب بچوں کو مفت تعلیم، جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر ان کے قلوب واذہان کو علم کی روشنی سے منور کرنے کے علاوہ پاکستان میں شرح خواندگی کو بڑھانے اور فروغ تعلیم کے لیے ان مدارس کا کردار قابل تحسین اور قابل تقلید ہے۔ پوری ملت پر مدارس کا احسان ہے کہ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرانے والے لاکھوں بچوں کو سینے سے لگا کر تعلیم دے رہے ہیں، حالانکہ یہ ذمے داری ریاست کی تھی۔

ریاستی دورنگی نے عصری تعلیمی اداروں کو منافع بخش کاروبار بنایا، عصری علوم کے اداروں کے مالکان کے ہاتھ والدین کی جیبوں اور پاؤں گردن پر ہوتے ہیں جب کہ مدارس نے دینی تعلیم کو کاروبار نہیں اپنا فریضہ سمجھ کر رضائے الٰہی کا ذریعہ بنایا۔ اپنی مدد آپ کے تحت چلنے والے ان مدارس میں تعلیم ہی نہیں، رہائش، کھانا، کپڑے، کتابیں، طبی سہولیات مفت اور وظائف بھی دیے جاتے ہیں۔ مدارس کا نصاب قومی وحدت واخوت کا مظہر مگر عصری علوم کے ریاستی نظام تعلیم طبقاتی اور قومی وحدت کے لیے زہر قاتل ہیں، ایک ہی شہر اور علاقے میں موجود سرکاری ونجی تعلیمی اداروں میں رنگ برنگے نصاب پڑھائے جا رہے ہیں، کہیں آکسفورڈ، کہیں کیمبرج تو کہیں کوئی اور نصاب جو معاشرے میں تقسیم کا سبب بن رہے ہیں۔

نام نہاد روشن خیال خلاف واقعہ اور بلا تحقیق یہ الزام لگاتے ہیں کہ علماء خواتین کی تعلیم کے خلاف ہیں، جب کہ پاکستان میں دینی مدارس کے سب سے بڑے وفاق، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ طلباء سے زیادہ طالبات کے مدارس الحاق شدہ ہیں، جس میں طلباء سے زیادہ طالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہ مدارس پاکستان ہی نہیں عالم اسلام کے لیے بھی نعمت کبریٰ سے کم نہیں، حکومت کو ان مدارس کا ہمیشہ احسان مند رہنا چاہیے، انھیں سہولیات دینی چاہیے لیکن افسوس کہ ہر دور حکومت میں مدارس کے راستے میں رخنے ڈالے گئے۔ کبھی مدارس کو دہشت گردی کے اڈے تو کبھی جہالت کی فیکٹریاں کہا گیا، کبھی مدارس کے نظام پر قدغنیں، کبھی نصاب پر اعتراض، کبھی مدارس میں پڑھانے والوں کی داڑھی ٹوپی اور پگڑی کا مذاق اڑایا گیا۔ اللہ رب العزت کی شان کہ رخنے ڈالنے والوں کا آج نام ونشان باقی نہیں اور مدارس آج بھی قائم اور انشاء اللہ تا قیامت قائم ودائم رہیں گے۔ کاش موجودہ حکمران ماضی سے سبق حاصل کرتے اور مدارس دشمنی سے باز رہتے۔ کراچی تا خیبر اہل مدارس حکومتی اقدامات کی وجہ سے شدید اضطراب کا شکار ہیں۔ خلاف واقعہ مدارس پر رجسٹریشن نہ کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔

مدارس قانون کے مطابق رجسٹریشن کرانے کے لیے تیار ہیں لیکن حکومتی ادارے رجسٹریشن کرنے کے لیے تیار نہیں۔ 26 ویں آئینی ترمیم موجودہ حکومت نے منظور کی اس ترمیم میں حکومت نے مدارس کی رجسٹریشن کا بل پیش کیا اور اسے منظور کرا کے ایکٹ بنایا جس کے مطابق مدارس کو اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو وزارت تعلیم اسلام آباد یا سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن کرائیں، مگر مدارس پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ رجسٹریشن وزارت تعلیم میں کرائیں ورنہ مدارس بند کر دیں گے، مہتمین اور علماء کرام پر مقدمات قائم اور نام فورتھ شیڈول میں ڈالے جائیں گے۔ اپنے اس غیر آئینی وغیر قانونی اقدام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کوائف طلبی کے نام پر علماء کو ہراساں کرنے کی اطلاعات آ رہی ہیں جس کی وجہ سے پورے ملک میں اہل مدارس مضطرب ہیں۔

گزشتہ دنوں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان پختونخوا کا اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا۔ صوبائی صدر مولانا حسین احمد کی سربراہی میں ہونے والے اجلاس میں تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے مولانا ڈاکٹر عبدالناصر لطیف، وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے مولانا عمر عبدالعزیز، مولانا عبدالبصیر رستمی، رابطہ المدارس الاسلامیہ پاکستان کے مولانا عبدالاکبر چترالی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مولانا سید عبدالبصیر شاہ، مولانا حبیب الرحمٰن، حافظ محمد داؤد فقیر، مولانا ارشد علی قریشی وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے علامہ عابد حسین شاکری کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء وشیوخ نے شرکت کی، مدارس کی رجسٹریشن کے حوالے سے کوائف کی طلبی پر تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے علاقوں سے اطلاعات آ رہی ہیں کہ مدارس سے جو کوائف مانگے جا رہے ہیں اس قسم کے کوائف ماضی میں کبھی نہیں مانگے گئے۔ یہ صرف خیبر پختونخوا میں نہیں پورے ملک میں ہو رہا ہے۔ حکومت دانشمندی کا مظاہرہ کرے اور اس ایشو کو خوش اسلوبی سے طے کرے۔

دین اسلام اللہ رب العزت کی طرف سے اپنے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو دیا گیا ابدی اور آفاقی اللہ کا محبوب دین اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلامی تعلیمات میں روحِ انسانیت کی دنیاوی اور اخروی تمام تشنگیوں کا مداوا اور مشکلات کا حل موجود ہے۔ مگر اسلامی تعلیمات کو کیسے حاصل کیا جائے؟

اس مشکل کا حل محمد عربی ﷺ نے عالم اسلام کا پہلا مدرسہ "صُفہ" قائم کر کے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو بتا دیا ہے، دینِ اسلام کی بقا، اشاعت، تعلیمات قرآن وسنت کی روشنی میں دنیا وآخرت کو سنوارنے کے لیے صُفہ کی طرح دینی درسگاہیں قائم کرنا سنت نبوی ہے۔ مدارس کا بنیادی مقصد انسانوں کو تعلیماتِ اسلام سے روشناس کرانا اور علم کی شمع روشن کر کے جہالت کا خاتمہ ہے۔ اس خطے میں اسلام عرب سے آنے والے تاجروں کے ذریعے آیا، اسے پاک وہند کے گوشے گوشے تک پھیلانے کا فریضہ اولیاء اللہ اور علماء کرام نے ادا کیا۔ شکر الحمدللہ قرآن وسنت کی ترویج واشاعت کی ذمے داری وفریضہ علماء کرام کے قائم کردہ مدارس لحہ موجود تک انجام دے رہے ہیں۔

برصغیر میں انگریز کے آنے سے قبل تعلیم وتربیت کا واحد ذریعہ دینی مدارس تھے، برطانوی سامراج نے اسے کمزور کرنے کے لیے اپنا آزمودہ حربہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے فلسفے پر دینی ودنیاوی تعلیم کو الگ کر کے مسلمانوں کو دیندار (بنیاد پرست) اور دین بیزار (لبرلز) میں تقسیم کا دروازہ کھول دیا۔ مدارس دینیہ کے مدمقابل عصری علوم کے اداروں کو لا کر کھڑا کیا۔ مگر اکابرین امت نے نامساعد حالات میں مدارس اور مدارس کے نظام کو کمزور نہ ہونے دیا۔

ریاست مدینہ کے بعد دوسری ریاست پاکستان،" پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے نصب العین پر معرض وجود میں آیا تو بے سروسامانی کے عالم میں ایک طرف ریاستی نظم چلانے کا چیلنج تو دوسری طرف لاکھوں مہاجرین کی آبادکاری اور کفالت کا مسئلہ درپیش تھا۔ مشکل کی اس گھڑی میں اکابرین امت نے دینی مدارس کے قیام کا بیڑہ اٹھایا اور اللہ نے انھیں سرخرو کیا۔

خیبر پختونخوا کی خبریں

ڈی جی ہیلتھ کا میاں راشد حسین شہید ہسپتال کا تفصیلی معائنہ

ہسپتال آنیوالے مریضوں کو طبی امداد کی فراہمی کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی

پبی (این این آئی) میاں راشد حسین شہید ہسپتال گزشتہ روز ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ ڈاکٹر شاہد یونس نے تحصیل پبی کے سب سے بڑے ہسپتال میاں راشد حسین شہید ہسپتال کا تفصیلی معائنہ کیا ہسپتال مین ایمرجنسی یونٹ کے انچارج ڈاکٹر امداد اللہ نے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کو آنے والے مریضوں کو طبی امداد کی فراہمی کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ نے تمام یونٹس میں جا کر عملے کی حاضری چیک اور موقع پر تمام سٹاف موجود تھا ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ نے ہسپتال انتظامیہ کے کاوش کو سراہتے ہوئے کہا واقعی ہسپتال میں آنے والے مریضوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر 3 ہزار مریض آ کر طبی سہولیات فراہم کرنا قابل ستائش ہے ایمرجنسی میں تمام ادویات موجود تھے انہوں نے ہیلتھ مینجمنٹ کمیٹی کے ریکارڈ کے چندہین کے لئے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کو جمع کرنے اور موقع پر بلڈ بینک کے لیے مشین فراہمی کرنے کا احکامات جاری کر دیئے۔

پبی کے نواحی گاؤں کندی ناصر کلے میں خونی دشمنی کا خاتمہ ہوگیا

آئندہ بھائیوں کی طرح رہنے کا عہد، مقتول کے ورثاء 40 لاکھ روپے تاوان معاف کر دیا

پبی (این این آئی) تحصیل پبی کے نواحی گاؤں کندی ناصر کلے میں خونی دشمنی علاقہ مشران کے کوششوں سے راضی نامہ ہوا قرآن پاک پر حلف اٹھا کر آئندہ بھائیوں کی طرح رہنے کا عہد مقتول کے ورثاء 40 لاکھ روپے تاوان معاف کر دیا تفصیلات کے تحصیل پبی کے نواحی گاؤں کندی ناصر کلے کی جامع مسجد میں راضی نامے کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمانِ خصوصی پاکستان کے مایہ ناز اور ممتاز قوم پرست سیاستدان عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر میاں افتخار حسین تھے۔ چوکی ممریز میں کچھ عرصے پہلے دو گروپوں میں فائرنگ کے نتیجے میں فریق سوئم سے چمن خان جان بحق ہوا تھا۔ پہلے فریق کامران گروپ، دوسرا فریق زبردست خان گروپ اور تیسرا خان شیر، گل شیر اور چمن خان مرحوم کے بیٹوں امیر خان اور رویش خان تھے۔ تحصیل پبی کے چند خدا ترس لوگوں نے راضی نامے کی کوشش شروع کی۔

تورڈھیر میں ٹریفک پولیس کی تجاوزات کیخلاف کارروائیاں

تجاوزات مافیا رضا کارانہ طور پر تجاوزات کا خاتمہ کریں، ٹی او اے

تورڈھیر (این این آئی) ٹریفک پولیس کی تجاوزات کے خلاف کارروائیاں روڈ پر کھڑی غیر قانونی ریڑھیوں اور دیگر گاڑیوں کو ہٹا دیا گیا صوابی ٹریفک پولیس آفیسر ٹی او اقبال جھنگ ٹریفک پولیس اہلکاران ملکی آمان خان اور اسفندیار خان کے ہمراہ تورڈھیر شہر (صوابی) مین روڈ اڈا و دیگر بازاروں میں تجاوزات کے خلاف کارروائیاں کرتے ہوئے روڈوں پر کھڑی غیر قانونی ریڑیوں لوڈر رکشوں اور دیگر گاڑیوں کو ہٹایا گیا ٹی او اقبال جھنگ نے کہا کہ تجاوزات مافیا رضا کارانہ طور پر تجاوزات کا خاتمہ کریں بصورت دیگر ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی کیونکہ تجاوزات قائم کرنے سے ٹرانسپورٹروں اور پیدل چلنے والے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی۔

کوہاٹ، ڈکیتی کے دوران نوجوان قتل

کوہاٹ (این این آئی) کوہاٹ کے دو افتادہ علاقہ شکردرہ میں مبینہ طور پر ڈکیتی کے دوران نوجوان قتل کر دیا گیا۔ مقتول جنوبی وزیرستان کا باشندہ بتایا جاتا ہے جو شکردرہ کے نواح میں سونا تلاش کرنے آیا تھا۔ ذرائع کے مطابق یہ واقعہ گزشتہ شب تقریباً 10 بجے شکردرہ کے نواحی علاقہ رحمٰن آباد میں پیش آیا جہاں مبینہ طور پر نقاب پوش ڈاکوؤں نے لوٹ مار کے دوران فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وحید کیتوڑی سکنہ جنوبی وزیرستان موقع پر ہی دم توڑ گیا۔

سعودی عرب 142 ارب ڈالر کا اسلحہ خریدے گا، ٹرمپ

سوات، پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام امتحانات، دفعہ 144 نافذ

گائیڈز، حل شدہ پرچوں، ڈیجیٹل ڈائریز، موبائل فونز، اسلحہ اور دیگر غیر قانونی آلات پر پابندی

سوات (این این آئی) خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی ہدایات کے روشنی میں پراونشل مینجمنٹ سروس اور اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر بی پی ایس 17- کا امتحان 20 نومبر 2025 سے 04 دسمبر 2025 تک منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے امتحان کی شفافیت اور امن و امان کو یقینی بنانے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے امتحانی مراکز گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول نمبر 01 سیدو شریف سوات، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول شگئی سیدو شریف سوات، گورنمنٹ سنٹینل ماڈل ہائیر سیکنڈری سکول وودودیہ سوات اور گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) آمانکوٹ مینگورہ سوات کے امتحانی مراکز کے اطراف میں دفعہ 144 نافذ کر دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سوات سلیم جان کے اعلامیہ کے مطابق ضلع سوات کے ان امتحانی مراکز کے حدود میں کتابوں، گائیڈز، حل شدہ پرچوں، ڈیجیٹل ڈائریز، موبائل فونز، اسلحہ اور دیگر غیر قانونی آلات پر 15 دنوں کیلئے یعنی 20 نومبر 2025 سے 04 دسمبر 2025 تک دفعہ 144 کے تحت پابندی عائد ہوگی۔ پابندی کا اطلاق طلبا کے ساتھ ساتھ سٹاف، پولیس اور دیگر عملے پر بھی ہوگا۔ اس اقدام کا مقصد امیدواروں کو شفاف ماحول فراہم کرنا اور غیر متعلقہ افراد کی امتحانی مراکز کے اطراف میں داخلوں پر پابندی عائد کرنا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں سیکشن پی پی سی 188 کے تحت قانونی کارروائی کی جائیگی۔

بنوقابل پروگرام کے تحت آڈیٹوریم ہال بنوں میں تقریب کا انعقاد

تقریب کے مہمانِ خصوصی سرپرست الخدمت پروفیسر محمد ابراہیم خان تھے

بنوں (نمائندہ خصوصی) الخدمت فاؤنڈیشن بنوں کی جانب سے نوجوانوں کی فنی و پیشہ ورانہ تربیت کیلئے شروع کیے گئے بنوقابل پروگرام کے تحت آڈیٹوریم ہال بنوں میں تقریب کا انعقاد کیا گیا تقریب کے مہمانِ خصوصی سرپرست الخدمت پروفیسر محمد ابراہیم خان تھے جبکہ اس موقع پر نائب صدر الخدمت فاؤنڈیشن جنوبی پشتونخوا محمد جلال شاہ ایڈوکیٹ، ضلعی سرپرست مولانا عارف اللہ، نومنتخب صدر الخدمت فاؤنڈیشن مطیع اللہ جان ایڈوکیٹ، اعجاز الحق سورانی، نائب صدر ملک احسان خان، انجینئر کفایت اللہ، جنرل سیکرٹری فاتح اللہ بنگش سمیت دیگر عہدیداران، اساتذہ اور طلبا کی بڑی تعداد موجود تھی مقررین نے اپنے تفصیلی خطابات میں کہا کہ الخدمت فاؤنڈیشن بنوں نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے بنو قابل پروگرام نوجوانوں کے لیے ایک انقلابی اقدام ہے جس کے ذریعے انہیں جدید دور کے وہ ہنر سکھائے جائیں گے۔

ڈپٹی کمشنر بونیر کی زیرِ صدارت سروس ڈیلیوری پر اجلاس

انتظامیہ کو عوامی مسائل کے فوری حل کی طرف توجہ مرکوز کرنے کی ہدایت

سوات (این این آئی) ڈپٹی کمشنر بونیر کاشف قیوم کی زیرِ صدارت سروس ڈیلیوری پر اجلاس کا انعقاد ہوا جس میں ضلعی انتظامیہ کے افسران اور تمام لائن ڈیپارٹمنٹس کے ضلعی سربراہان نے شرکت کی۔ ڈپٹی کمشنر بونیر نے اجلاس میں تاکید کی کہ عوامی مسائل کے حل میں تیز تر اقدامات کیے جائیں اور تمام محکمے اپنے کاموں میں بہتری لائیں تاکہ عوام کو بہتر سروسز فراہم کی جا سکیں۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر نے انتظامیہ کے تمام افسران کو ہدایت دی کہ وہ عوامی مسائل کے فوری حل کی طرف اپنی توجہ مرکوز کریں اور ہر سطح پر مؤثر نگرانی کو یقینی بنائیں تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت حاصل ہو۔ ڈپٹی کمشنر کاشف قیوم نے کہا کہ صوبائی حکومت عوامی مرکزیت اور شفاف حکمرانی کے اصولوں پر قائم ہے اور عوامی مسائل کے حل کیلئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے۔

کوہاٹ، سونے کی غیر قانونی کان کنی پر پابندی عائد

کنٹینرز، بوتلوں اور گیلن میں پٹرولیم مصنوعات کی خرید و فروخت پر بھی پابندی

کوہاٹ (این این آئی) ڈپٹی کمشنر کوہاٹ رحیم اللہ نے مفاد عامہ اور امن و امان کے پیش نظر پٹرولیم مصنوعات کے غلط استعمال اور سونے کے غیر قانونی کان کنی روکنے کیلئے پابندی عائد کر دی۔ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کے دستخط سے جاری اعلامیہ کے مطابق کوہاٹ، لاچی اور شکردرہ میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 نافذ کر کے کھلے کنٹینرز، بوتلوں اور گیلن میں پٹرولیم مصنوعات کی خرید و فروخت اور فراہمی پر فوری طور پر عرصہ 60 دن کیلئے پابندی عائد کر دی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف دفعہ 188 تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ ادھر باخبر ذرائع کے مطابق شکردرہ میں سونا تلاش کرنے والے افراد مقامی پٹرول پمپس سے ڈیزل خرید کر مبینہ طور پر سرکاری اہلکاروں کی ملی بھگت سے سائٹس پر پہنچا دیتے ہیں۔

پشاور، انٹرزونل مقابلوں میں جیتنے والے فرنٹیئر کالج کی کھلاڑیوں کا پرنسپل ڈاکٹر شاہین عمر اور ڈائریکٹر سپورٹس گل سنوبر اخلاص کے ہمراہ گروپ فوٹو

مردان، پیٹ کے کیڑوں کے خاتمے کی مہم 8 دسمبر سے شروع ہوگی

ہدایات ویلیج کونسل سیکرٹری کو جاری کر دی گئیں تا کہ وہ اپنے علاقائی سطح پر مہم کے انتظامات کی نگرانی کریں

مردان (سٹی رپورٹر) خیبر پختونخوا میں پیٹ کے کیڑوں کے خاتمے کی صوبائی مہم مورخہ 08 دسمبر تا 12 دسمبر 2025 منعقد ہوگی۔ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے ضلعی سطح پر تعلیمی ادارے، دینی مدارس، پرائیویٹ سکولز، محکمہ تعلیم (میل و فیمل)، ریسکیو 1122 اور محکمہ صحت مشترکہ طور پر اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ یہ مہم صوبہ خیبر پختونخوا کے 22 اضلاع میں شروع کی جا رہی ہے، جہاں پیٹ کے کیڑوں کا پھیلاؤ زیادہ ہے۔ بچوں کو دی جانے والی دوا مکمل طور پر محفوظ، مؤثر اور حکومتِ پاکستان کی منظور شدہ ہے، جو عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے مفت فراہم کی جاتی ہے۔ ضلعی سطح پر مردان میں اس مہم کے دوران 2 سے 4 سال عمر کے 116,882 بچوں اور 5 سے 14 سال عمر کے 942,014 بچوں کو پیٹ کے کیڑوں کے خلاف یہ محفوظ اور مؤثر دوا پلائی جائے گی تا کہ ان کی صحت بہتر ہو اور مستقبل محفوظ بنایا جا سکے۔ اسی سلسلے میں آج بروز منگل، 18 نومبر کو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر) فائنانس اینڈ پلاننگ (مردان، سید فہد افتخار کی زیرِ صدارت ضلعی سطح کی انتظامی کمیٹی برائے پیٹ کے کیڑوں کے خاتمے کا اجلاس منعقد ہوا۔

مانسہرہ، شوہر کو قتل کر کے بیٹے کو مدعی بنا کر بیوی کی صلح کی کوششیں

مانسہرہ (این این آئی) مانسہرہ سعودیہ پلٹ شوہر کو بیوی نسرین نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا، اپنے ہی بیٹے حسن کو مدعی بنا کر راضی نامہ کی کوششیں شروع کر دیں۔ مقتول کی حقیقی بہنوں نے پریس کلب مانسہرہ میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر مانسہرہ سے شفاف تحقیقات کر کے مقتول کی بیوی کے ساتھ شریک جرم بیٹوں کو بھی پابند سلاسل کر کے انصاف فراہم کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ رضیہ بی بی، مہرانگیز بی بی سکنہ بٹراسی نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ مقتول عبدالرشید ہمارا بھائی ہے ہم اس کے وارثان ہیں ہم ایک جرم کرنے والی سفاک قاتلہ اور اس کے بیٹے کو کسی صورت بھی اپنے بھائی کے خون کا سودا کرنے نہیں دیں گی۔ ان ماں بیٹوں کے خلاف شفاف تحقیقات کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

کرک، بہادر خیل مین روڈ پر اسفالٹ بچھانے کا کام جاری

ایم پی اے خورشید خٹک اور تحصیل میئر عنایت خٹک کی بھرپور کوششوں سے باضابطہ کام شروع کر دیا گیا

کرک (چیف رپورٹر) محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ حکومتِ خیبر پختونخوا کی نگرانی میں آئل اینڈ گیس رائلٹی فنڈز سے قائم کوہاٹ ڈویژن ڈیولپمنٹ پروگرام کے مالی تعاون سے بہادر خیل مین روڈ پر اسفالٹ بچھانے کا کام جاری ہے۔ پروگرام ڈائریکٹر حشمت علی خان کی خصوصی کاوشوں اور ایم این اے شاہد خٹک، ایم پی اے خورشید خٹک اور تحصیل میئر عنایت خٹک کی بھرپور کوششوں سے تقریباً 3.5 کلومیٹر طویل بہادر خیل مین روڈ پر اسفالٹ بچھانے کا کام باضابطہ طور پر شروع ہو گیا ہے، اہلِ علاقہ کا یہ دیرینہ مطالبہ اب تکمیل کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس موقع پر فوکل پرسن ٹو ایم این اے فیصل جان اور عاشق منیر نے یوسی بہادر خیل کے ورکرز اور معززین علاقہ کے ہمراہ جاری کام کا دورہ کیا۔ واضح رہے کہ پروگرام ڈائریکٹر کی ہدایات کے مطابق کرک ایریا ڈیولپمنٹ پراجیکٹ کی ٹیکنیکل ٹیم سڑک کے معیار کو برقرار رکھنے کیلئے تسلسل کے ساتھ سائٹ وزٹ کر رہی ہے۔

ڈی آئی خان، نامعلوم افراد کی فائرنگ، ایک شخص جاں بحق

ڈیرہ اسماعیل خان (این این آئی) تھانہ کینٹ کی حدود بیساکھی گراؤنڈ میں بھٹنی ایوارڈ شو کے دوران فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق اور ایک زخمی ہو گیا، مقتول محمد ایوب کے بھائی کی مدعیت میں تھانہ کینٹ میں مقدمہ درج کر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ کینٹ میں عبدالمجید مروت ولد شربت خان سکنہ کٹہ خیل حال کرایہ دار بے نظیر کالونی سی

صدر ٹرمپ نے ایک بار پھر پاک بھارت جنگ رکوانے کا کریڈٹ لے لیا

امریکی شہر لاس ویگاس کے قریب صحرا سے 300 انسانوں کی باقیات دریافت

لاس ویگاس (آئی این پی) امریکی ریاست نیواڈا لاس ویگاس کے قریب صحرائی علاقے میں 300 سے زائد انسانی باقیات دریافت کی گئی ہیں۔ یہ باقیات دراصل انسانوں کی راکھ ہے جبکہ دریافت کا مقام بیورو آف لینڈ مینجمنٹ ہے جہاں تجارتی پیمانے پر راکھ کا اخراج وفاقی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ یہ باقیات ایک مقامی شخص نے دریافت کیں۔ یہ راکھ جلائی گئی انسانی باقیات ہیں یعنی ہڈیوں کا پاؤڈر نہ کہ جلائی گئی لاشیں۔ ابتدائی طور پر 70 پائنٹس کی اطلاع تھی بعد میں ان کی تعداد 300 سے تجاوز کر گئی اور تقریباً 315 انسانی باقیات برآمد کی گئیں۔

غزہ میں جنگ بندی خطرے میں، زیرِ زمین محصور جنگجو نیا بحران بن گئے

غزہ (این این آئی) غزہ میں تمام سرنگیں تباہ کرنے پر اصرار کے بعد اسرائیل اور حماس کے درمیان کشیدگی ایک نئی شکل اختیار کر گئی ہے۔ رفح اور خان یونس کے زیرِ زمین سرنگوں میں پھنسے حماس کے جنگجوؤں کا مسئلہ اب جنگ بندی کے لیے سب سے بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق ثالث ممالک شرم الشیخ میں طے پانے والے فائر بندی معاہدے کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے سرگرم ہیں، جبکہ مصر ان سرنگوں میں پھنسے حماس کے عناصر کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ قاہرہ الاخباریہ کے مطابق یہ سرنگیں رفح کے اس علاقے میں واقع ہیں جو اسرائیلی کنٹرول کے اندر ریلو زون کہلاتا ہے۔ یہ نیا بحران جواب اسرائیلی کنٹرول والے علاقوں کے اندر موجود حماس کے جنگجوؤں سے جڑا ہے، فائر بندی معاہدے کے لیے ایک سنگین خطرہ بن چکا ہے اور اگر حل نہ نکلا تو صورت حال ایک بار پھر نقطۂ آغاز پر واپس جا سکتی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ مصری سیاسی قیادت جنگ بندی کے تسلسل کے لیے سرگرم ہے تا کہ غزہ کی بحالی کے منصوبے کے اگلے مراحل تک پہنچا جا سکے۔

☆☆☆☆☆

ترکی کی جانب سے نیتن یاہو کے خلاف نسل کشی کے وارنٹ گرفتاری جاری

تل ابیب/انقرہ (این این آئی) ترکی نے غزہ جنگ کے سلسلے میں اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو اور ان کی حکومت کے اعلیٰ حکام کے خلاف نسل کشی کے لیے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ اسرائیل نے اس اعلان پر شدید ردعمل دیتے ہوئے اسے چیلنج کیا۔ انہیں ظالم (ترک صدر رجب طیب) اردوآن کا تازہ ترین تشہیری حربہ قرار دیتے ہوئے وزیرِ خارجہ گیڈون سار نے کہا کہ اسرائیل ان الزامات کو حقارت کے ساتھ سختی سے مسترد کرتا ہے۔ مذکورہ افراد کی مکمل فہرست فراہم کیے بغیر استنبول کے استغاثہ دفتر نے ایک بیان میں کہا کہ وارنٹ گرفتاری کے ذریعے کل 37 مشتبہ افراد کو نشانہ بنایا گیا۔ ان میں اسرائیلی وزیرِ دفاع اسرائیل کاٹز، قومی سلامتی کے وزیر اتمار بین گویر اور آرمی چیف لیفٹیننٹ جنرل ایال ضمیر شامل ہیں۔

اسرائیل نے غزہ میں قصرِ پاشا کی شناخت تباہ کر ڈالی

محل میں بازنطینی، رومی اور عثمانی ادوار کی تاریخی نوادرات موجود تھیں، رپورٹ

غزہ (این این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوج نے صرف گھروں کو تباہ نہیں کیا بلکہ فلسطینی تاریخی ورثے پر بھی منظم حملہ کیا۔ فلسطینی حکام کے مطابق اسرائیلی فوج نے تاریخی محل قصرِ پاشا () قصر الباشا) کو تباہ کرنے سے پہلے وہاں سے تقریباً 20 ہزار نایاب نوادرات لوٹ لیں۔ غزہ کے کاریگر اور ماہرین ملبے کے درمیان بچی کھچی تاریخی اشیا کی تلاش میں مصروف ہیں۔ وہ سادہ اوزاروں کی مدد سے محفوظ رہ جانے والے نوادرات کو نکال کر ابتدائی مرمت کر رہے ہیں تا کہ غزہ کی تاریخی شناخت کو بچایا جا سکے۔ ثقافتی ورثے کے ماہر حمودہ الدہدار کے مطابق قصرِ پاشا، غزہ کی نمایاں تاریخی عمارتوں میں سے ہے جسے مملوک دور (1250) (1517 میں تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی عمر تقریباً آٹھ صدیوں پر محیط ہے۔ ان کے مطابق اسرائیلی تباہی نے اس کا 70 فی صد حصہ ختم کر دیا۔

مودی سرکار کے جنگی جرائم بے نقاب؛ دہلی بم دھماکے کے بعد مقبوضہ کشمیر بھارتی جارحیت کی زد میں

سعودی عرب میں 82 فیصد بچے درست نشوونما کی راہ پر گامزن

لڑکیوں میں یہ شرح 83.2، لڑکوں میں 81.6 فی صد رہی، اعداد و شمار

ریاض (این این آئی) سعودی عرب میں بچوں کی فلاح و بہبود کے 2025 کے اعداد و شمار جاری کیے گئے ہیں۔ نتائج سے ظاہر ہوا ہے کہ 24 سے 59 ماہ کے 82.4 فی صد بچے صحت، تعلیم اور نفسیاتی و سماجی فلاح کے حوالے سے درست نشوونما کے راستے پر ہیں، جیسا کہ ابتدائی بچپن کی ترقی کے اشاریے سے معلوم ہوتا ہے۔ لڑکیوں میں یہ شرح 83.2 فی صد ہے جبکہ لڑکوں میں 81.6 فی صد رہی۔ اس کے علاوہ 36 سے 59 ماہ کے 90 فی صد بچے مثبت اور تعلیم دوست گھریلو ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں، جس میں لڑکیوں کی شرح 90.1 فی صد اور لڑکوں کی 89.8 فی صد رہی۔ اعداد و شمار کے مطابق پانچ سال سے کم عمر بچوں میں 31 فی صد کے پاس ایک یا دو کتابیں ہیں اور صرف 9.2 فی صد بچوں کے پاس تین یا اس سے زیادہ کتابیں موجود ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے پروگراموں میں شمولیت 36 سے 59 ماہ کے بچوں میں 17.3 فی صد رہی، جس میں لڑکیوں کی شرح 18.2 فی صد اور لڑکوں کی 16.5 فی صد ہے۔ پانچ سال کے بچوں میں منظم تعلیم میں شرکت کی شرح 73 فی صد رہی، جس میں لڑکیوں کی شرح 74.5 فی صد اور لڑکوں کی 71.5 فی صد رہی۔ ٹیکنالوجی کے استعمال کے حوالے سے 5 سے 7 سال کے بچوں میں 35.1 فی صد روزانہ ایک سے دو گھنٹے ڈیجیٹل آلات استعمال کرتے ہیں جبکہ 28.8 فی صد بچے ایک گھنٹے سے کم استعمال کرتے ہیں۔

مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں پر چاقو بردار شخص کا حملہ؛ ایک ہلاک اور 3 زخمی

فرانس اور یوکرین کے درمیان رافیل طیاروں کی خریداری کیلئے معاہدے کی راہ ہموار

معاہدے کا مقصد یوکرائنی فضائی حدود کے تحفظ اور روسی جارحیت کا مقابلہ کرنا ہے، روسی صدر دفتر

فرانس (این این آئی) یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلینسکی اور فرانسیسی صدر عمانویل میکروں نے س کے قریب ایک ہوائی اڈے پر اعلان خیرسگالی پر دستخط کیے، جو یوکرین کے لیے مستقبل میں تقریباً 100 فرانسیسی لڑاکا طیارے رافیل خریدنے کے لیے راہ ہموار کرے گا، ساتھ ہی نئی نسل کے فضائی دفاعی نظام بھی شامل ہوں گے۔ یہ قدم کییف کے لیے نوعیت میں پہلا ہوگا۔ یہ معاہدہ اس موقع پر سامنے آیا جب میکروں نے اپنے یوکرینی ہم منصب کا ویلکوبے اڈے پر استقبال کیا، جہاں فرانسیسی صنعتکاروں نے یوکرین کے وفد کو جو سنہ 2022 سے روس کے ساتھ جنگ میں ہے رافیل لڑاکا طیارے اپنے ہتھیاروں کے نظام کے ساتھ پیش کیے، نیز نئی نسل کے فضائی دفاعی نظام سامپ-ٹی (SAMP-T) اور مختلف ڈرون سسٹمز بھی دکھائے۔ دونوں صدور نے خیرسگالی اعلان پر دستخط کیے جو یوکرین کے لیے فرانسیسی دفاعی ساز و سامان خریدنے کے تعاون سے متعلق ہے، تاہم اس کی تفصیلات ابھی ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں سامنے آئیں گی۔ ایلیزیہ پیلس کے بیان کے مطابق یہ معاہدہ جو تقریباً 10 سال کے افق پر محیط ہے۔

حسینہ واجد بھارتی پشت پناہی کیساتھ اقتدار کو برقرار رکھنا چاہتی تھیں، ماہرین

ڈھاکہ (این این آئی) ماہرین نے شیخ مجیب الرحمان کی بیٹی حسینہ واجد کو سزائے موت کے حکم پر کہا ہے کہ خود کو جمہوریت کا چیمپئن کہنے والا بھارت دوہری پالیسی پر عمل پیرا ہے، اس نے ایک سزا یافتہ خاتون کو پناہ دے رکھی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ حسینہ واجد انڈیا کی پشت پناہی کے ساتھ اپنے اقتدار کو برقرار رکھنا چاہتی تھیں، بھارت سیاسی ٹول کو اپنے مفادات کیلئے استعمال کر رہا ہے، بھارت عدالتوں کا سامنا کرنے کیلئے حسینہ واجد کو واپس بنگلا دیش کے حوالے کرے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ حسینہ واجد کا بھارت میں قیام سیاسی پناہ نہیں بلکہ بیان بازی کی آماجگاہ بھی بن گیا ہے۔ واضح رہے کہ بنگلا دیش کی عدالت نے انسانیت کے خلاف جرائم کے کیس میں سابق وزیراعظم شیخ حسینہ واجد کو جرائم کا مرتکب قرار دیتے ہوئے سزائے موت سنائی ہے، شیخ حسینہ کے ساتھی سابق وزیر داخلہ اسد الزمان کو بھی سزائے موت سنائی گئی ہے۔

جرمنی 24 نومبر سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمد دوبارہ شروع کریگا

جرمنی کا فیصلہ اکتوبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کے برقرار رہنے سے منسلک ہے، ترجمان

برلن (این این آئی) گذشتہ ماہ طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کے بعد جرمن حکومت اگلے ہفتے سے اسرائیل کو بعض ہتھیاروں کی فروخت کی معطلی کا حکم واپس لے لے گی، ایک حکومتی ترجمان نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کا فیصلہ اکتوبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کے برقرار رہنے سے منسلک ہے۔ حکومتی ترجمان نے کہا کہ جنگ بندی اس فیصلے کی بنیاد ہے اور ہم ہر ایک سے متفقہ معاہدوں کی پاسداری کی توقع کرتے ہیں جس میں جنگ بندی برقرار رکھنا بھی شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وسیع پیمانے پر انسانی امداد فراہم کی جائے اور یہ عمل منظم طریقے سے جاری رہے جیسا کہ اتفاق کیا گیا، انہوں نے مزید کہا۔ ترجمان نے کہا، حکومت ایک عمومی اصول کے طور پر ہتھیاروں کی برآمدات سے متعلق فیصلوں میں ہر معاملے کے الگ الگ جائزے پر واپس آئے گی اور مزید پیش رفت کا جواب دے گی۔ ترجمان نے کہا، اس فیصلے سے اگست میں معطل شدہ برآمدات کو 24 نومبر سے دوبارہ شروع کرنا ممکن ہوگا۔ امریکہ کے بعد اسرائیل کو ہتھیاروں کا دوسرا بڑا برآمد کنندہ جرمنی ہے، جس نے اگست میں غزہ جنگ کے معاملے پر بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کے باعث اسرائیل کو بعض ہتھیاروں کی برآمدات معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس فیصلے سے ایسے ہتھیار اور دفاعی معاملات متاثر ہوئے جو غزہ میں استعمال ہو سکتے تھے لیکن دیگر ممالک اسرائیل کے خلاف بیرونی حملوں سے دفاع کے لیے انہیں ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ ترجمان نے کہا، جرمنی دو ریاستی حل کی بنیاد پر اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان پائیدار امن کی حمایت کے لیے پرعزم ہے۔

مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے، مشیر خامنہ ای

امریکہ سے باہمی احترام کے ساتھ مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں، گفتگو

واشنگٹن (این این آئی) اگرچہ ایرانی رہبر اعلیٰ علی خامنہ ای نے گذشتہ اعلان میں کہا تھا کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا، لیکن ان کے مشیر کمال خرازی نے واضح کیا کہ تہران نے مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے۔ کمال خرازی جو خارجہ تعلقات کی حکمت عملی کونسل کے سربراہ بھی ہیں نے گذشتہ اتوار کو تہران میں ایک طویل کانفرنس کے بعد گفتگو میں کہا کہ امریکہ کے رویے میں تبدیلی آنے کی صورت میں مذاکرات ممکن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکیوں کو مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے اور بات چیت باہمی احترام اور مساوات کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ بین الاقوامی قانون پر حملہ: جارحیت اور دفاع کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس سے خطاب میں کمال خرازی نے واضح کیا کہ ان کا ملک اپنے جوہری پروگرام پر مذاکرات سے انکار نہیں کرتا، لیکن وہ اپنی دفاعی صلاحیتیں یا یورینیم کی پرامن افزودگی کی سرگرمیوں کو ترک نہیں کرے گا۔

اسرائیل نے اسماعیل ہنیہ کو کیسے شہید کیا؟ ایران نے حیران کن تفصیلات جاری کر دیں

تہران (این این آئی) ایران کی پاسداران انقلاب نے انکشاف کیا ہے کہ حماس کے سربراہ اسماعیل ہنیہ کو ان کے موبائل فون کے سگنلز کو ٹریس کر کے میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق پاسداران انقلاب کے ترجمان علی محمد نائینی نے بتایا کہ اسماعیل ہنیہ کے قتل میں کسی اندرونی سازش یا تخریب کاری کا کوئی عنصر شامل نہیں تھا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ میزائل ایک خاص فاصلے سے داغا گیا، جو کھڑکی سے سیدھا اندر داخل ہوا اور اس وقت اسماعیل ہنیہ کو نشانہ بنایا جب وہ فون پر بات کر رہے تھے۔ علی محمد نائینی نے ایسی تمام صحافتی تحقیقاتی رپورٹس کو غلط قرار دیا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ بم کمرے تک کسی ایرانی شہری کے ذریعے پہنچایا گیا تھا یا یہ ایک بیرونی میزائل حملہ تھا۔ اسماعیل ہنیہ کو ان کے موبائل فون کے سگنلز کو ٹریس کر کے میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا، علی محمد نائینی۔

شام، بشار حکومت سے منحرف 19 سفارت کار بحال

دمشق (این این آئی) شام کے سابق صدر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے چند ماہ بعد شام کے وزیر خارجہ اسعد الشیبانی نے ایک فرمان پر دستخط کیے ہیں جس میں کئی ایسے سفارت کاروں کو بحال کر دیا گیا ہے جو جنگ کے سالوں کے دوران حکومت سے منحرف ہو گئے تھے۔ الشیبانی نے دارالحکومت دمشق میں ان منحرف سفارت کاروں کی ایک بڑی تعداد کا استقبال کیا اور کہا کہ آپ ہمارے لوگ ہیں اور آپ کو ترجیح حاصل ہے۔ وہاں موجود لوگوں میں سے کئی نے کام پر واپس آنے اور شام کے سفارتی مشن کی حمایت کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ان کے لیے ایک اہم اخلاقی معاوضہ ہے۔

اسرائیل نے جنگ بندی کی پرواہ کیے بغیر لبنان پر دھاوا بول دیا، 13 افراد جاں بحق

پاسپورٹ دفتر مردان 9230560
سوئی ناردرن گیس مردان 880019
ریسکیو مردان 9230770,1122
کنٹونمنٹ بورڈ دفتر مردان 9230261
کمشنر مردان ڈویژن 9230572=9230573
ڈپٹی کمشنر مردان 9230048
ڈی ایچ کیو ہسپتال مردان 9230147
مردان میڈیکل کمپلیکس ہسپتال مردان 9230051
ڈی آئی جی مردان 9230112
ڈی پی او مردان دفتر 9230109
ایس پی آپریشن مردان 9230117
ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر مردان 0937-930616
پال برانچ مردان 9230120
ڈی ایس پی سٹی مردان 9230108
تھانہ صدر 9230130
تھانہ ہوتی 9230244
تھانہ پار ہوتی 561245
تھانہ سٹی 9230125
تھانہ شہباز گڑھی 580172
تھانہ شیخ ملتون ٹاؤن 868235
ہیلپ لائن 1199ء
تھانہ رستم 800124
تھانہ جبر 542112
تھانہ طورو 860320
تھانہ چورہ 775981
تھانہ گڑھ کپورہ 846113
تھانہ تخت بھائی 551001
ساڑوشاہ 503001
کنٹرول روم پولیس لائن مردان 9230065
ایف آئی اے تھانہ 9230077
سنٹرل جیل مردان 840625
محکمہ تعلیم مردان
ڈی ای او مردانہ 9230151
ڈی او زنانہ 9230156
کامرس کالج مردان 9230220
جنرل پوسٹ آفس مردان 9230031
ایکسائز دفتر مردان 9230258
فضل حق کالج مردان 9230070=9230084
عبدالولی خان یونیورسٹی مردان 9230618=9230620
واپڈا ایمرجنسی مردان 9230155
محکمہ خوراک مردان 9230225
ٹی ایم اے دفتر 9230104
مردان بورڈ 9230250=9230251
گورنمنٹ گرلز کالج مردان 9230218

Sports کھیل کھلاڑی

گرین شرٹس بنگلا دیشی دیوار گرانے کے لیے بے تاب

کپتان سلمان علی آغا نے شاہین آفریدی کو ٹیم کے لیے اثاثہ اور حقیقی میچ ونر قرار دیا ہے، دبئی کی سلو پچ پر پہلے بولنگ کرنے والی ٹیم فائدے میں رہے گی۔

لاہور(سپورٹس ڈیسک) گرین شرٹس بنگلہ دیشی دیوار گرانے کیلیے بے تاب ہیں، آج ہونے والے سپرفور میچ میں فتح اتوار کو بھارت کیخلاف فائنل پر تصدیق کی مہر ثبت کردے گی۔ٹیم مینجمنٹ کی بیٹنگ لائن پر تشویش ختم نہ ہوسکی، سری لنکا کیخلاف بھی فخر زمان، صائم ایوب، سلمان علی آغا اور محمد حارث ناکام رہے، حسین طلعت اور محمد نواز نے ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ٹیم کو فتح دلائی تھی۔اوپنر صاحبزادہ فرحان بہتر پرفارم کررہے ہیں، بولرز خصوصاً شاہین آفریدی کی کارکردگی اچھی ہے، گوکہ کاغذ پر گرین شرٹس زیادہ مضبوط دکھائی دیتے ہیں، البتہ آخری سیریز میں ٹائیگرز نے انھیں زیر کرلیا تھا۔کپتان سلمان علی آغا نے شاہین آفریدی کو ٹیم کے لیے اثاثہ اور حقیقی میچ ونر قرار دیا ہے، دبئی کی سلو پچ پر پہلے بولنگ کرنے والی ٹیم فائدے میں رہے گی۔بنگلہ دیش بھارت کیخلاف شکست کو بھلا کر عمدہ کارکردگی کیلیے پُرعزم ہے، انجرڈ کپتان لٹن داس کی شرکت بدستور غیریقینی ہے۔بنگلہ دیش نے سپرفور کا آغاز سری لنکا کیخلاف چار وکٹ کی فتح کے ساتھ کیا تاہم گزشتہ رات بھارت سے میچ میں اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، پاکستان کو بھارت نے 6 وکٹ سے ہرایا تاہم ٹیم نے سری لنکا کو 5 وکٹ سے زیر کرکے خود کو ایونٹ میں شامل رکھا۔بلوشرٹس فائنل میں پہنچ چکے جبکہ دوسری ٹیم کا فیصلہ جمعرات کو پاکستان اور بنگلہ دیش کے میچ سے ہوگا، گرین شرٹس کے حوصلے بلند ہیں، پلیئرز روایتی حریف سے اتوار کو ٹرافی کیلیے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔البتہ بنگال ٹائیگرز کو تر نوالہ سمجھنا غلطی ہوگی، جولائی کی آخری ہوم سیریز میں بنگلہ دیش نے پاکستان کو 1-2 سے زیر کیا تھا، پاکستانی ٹیم مینجمنٹ کو بیٹنگ لائن کی کارکردگی پر سخت تشویش ہے، 5 میچز میں اب تک تین ہی نصف سنچریاں بنی فخر زمان سے شائقین کو روایتی جارحانہ اننگز کا انتظار ہے، ان کے اوپننگ پارٹنر صاحبزادہ فرحان نے اب تک ٹیم کی جانب سے سب سے زیادہ 156 رنز بنائے ہیں، صائم ایوب نے سب سے زیادہ مایوس کیا، انھوں نے 4.60 کی ایوریج سے 5 میچز میں 23 رنز بنائے، ابتدائی تینوں میچز میں تو وہ صفر پر رخصت ہوئے تھے۔

'سیاست سے باہر نکلیں اور ٹیم کے لئے کھیلیں'، یونس خان قومی ٹیم پر برس پڑے

پاکستان کرکٹ ٹیم میں مستقل مزاجی کا فقدان ہے: سابق کپتان

لاہور(سپورٹس ڈیسک) اپنے دور کے معروف بیٹر اور سابق ٹیسٹ کپتان یونس خان پاکستان کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیاست سے باہر نکلیں اور ٹیم کے لئے کھیلیں۔ پاکستان کرکٹ ٹیم میں مستقل مزاجی کا فقدان ہے۔یونس خان نے ان خیالات کا اظہار بدھ کی شب نیپا اسپورٹس کمپلیکس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے پاکستان کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کو سخت تنقید کا ہدف بناتے ہوئے کہا کہ اپنے لیے نہیں بلکہ ملک وقوم کے لیے کھیلیں۔اگر پاکستان کرکٹ ٹیم کے فاسٹ بولر شاہین شاہ آفریدی بیٹنگ میں اپنے جوہر دکھا سکتے ہیں تو دوسروں کو کیا دشواری ہے۔شاہین شاہ آفریدی میں اچھا آل راؤنڈر بننے کی صلاحیت ہے، شاہین شاہ آفریدی گراؤنڈ میں کھیلتا ہوا نظر آرہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میں پاکستان اور بھارت کا ٹکراؤ ہوتو بہت ہی مزہ آئے گا۔جیت کر ثابت کریں کہ آپ بہترین اسپورٹس مین سابق ٹیسٹ کپتان کا کہنا تھا کہ پاکستان کرکٹ ٹیم میں مستقل مزاجی کا فقدان ہے۔جیت کے لیے اچھا کھیلنا ضروری ہوتا ہے، میچز میں اچھی منصوبہ بندی کرکے ہی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ٹیم میں زیادہ تبدیلیوں سے اجتناب برتا جائے، بہت زیادہ تبدیلیوں سے کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔یونس خان نے کہا کہ بھارتی کرکٹ ٹیم کو کمزور ہرگز نہیں سمجھا جاسکتا۔اسی طرح سے پاکستان کرکٹ ٹیم کو مضبوط نہ سمجھنا بھی مناسب نہیں، بھارتی ٹیم کی اچھی کارکردگی کی وجوہات میں بار بار تبدیلیاں نہ کرنا بھی ہے۔بھارتی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی اپنا کردار بخوبی جانتے ہیں۔

جنوبی افریقہ کیخلاف ٹیسٹ سیریز کیلیے قومی اسکواڈ پر مشاورت مکمل، اعلان جلد متوقع

دو ٹیسٹ میچز کی تیاریوں کے لیے لاہور میں تربیتی کیمپ 29 ستمبر سے لگائے جانے کا امکان ہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز کے لیے قومی ٹیم کے اسکواڈ پر ابتدائی مشاورت کرلی گئی۔ذرائع کے مطابق قومی ٹیسٹ ٹیم کا اعلان چیئرمین کی منظوری کے بعد دو سے تین روز میں کردیا جائے گا۔دو ٹیسٹ میچز کی تیاریوں کے لیے لاہور میں تربیتی کیمپ 29 ستمبر سے لگائے جانے کا امکان ہے۔لاہور میں جاری ریڈ بال کرکٹرز کا اسکلز اور کنڈیشنگ کیمپ بھی آج ایک سیشن کے بعد ختم ہوگیا ہے۔اب منتخب ہونے کی صورت میں کھلاڑیوں کو قومی ٹیم کے کیمپ میں رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ٹیم میں جگہ نہ پاسکنے والے حنیف محمد ٹرافی کے میچز کھیلیں گے۔اس کیمپ میں بابر اعظم، عبداللہ شفیق، علی رضا، اذان اویس، کامران غلام، محمد علی، محمد حریرہ، محمد سلمان، روحیل نذیر، ساجد خان اور شائل حسین شامل تھے۔جنوبی افریقہ کی ٹیم سات اکتوبر کو پاکستان کے لیے اڑان بھرے گی۔پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان پہلا ٹیسٹ 12 اکتوبر سے قذافی اسٹیڈیم میں شروع ہوگا۔دوسرا ٹیسٹ 20 اکتوبر سے راولپنڈی میں شیڈول ہے۔مہمان ٹیم کو اسپن کے لیے سازگار وکٹوں پر کھلانے کی پلاننگ کی گئی ہے۔سلیکشن کمیٹی، کپتان شان مسعود اور ہیڈ کوچ اظہر محمود نے ممکنہ کھلاڑیوں پر بات چیت کے بعد فہرست تیار کرلی ہے۔حتمی اسکواڈ کے اعلان سے پہلے پی سی بی سربراہ محسن نقوی کی منظوری لی جائے گی جس کے بعد کھلاڑیوں کا اعلان کردیا جائے گا۔

سندھ پولیس گیمز کا انعقاد 14 برس بعد نومبر میں ہوگا

سندھ گیمز کا انعقاد 19 تا 22 نومبر ہوگا

لاہور(سپورٹس ڈیسک) سندھ پولیس گیمز کا 14 سال بعد انعقاد شایان شان طریقہ سے کیا جائیگا۔19 تا 22 نومبر سندھ پولیس گیمز میں ایک ہزار کے لگ بھگ پولیس اہلکار 18 کھیلوں میں شریک ہوں گے۔پاکستان پولیس گیمز کا بھی میزبان کراچی ہوگا۔ان خیالات کا اظہار چیئرمین سندھ پولیس اسپورٹس کمیٹی وڈی آئی جی ٹریفک پیر محمد شاہ نے آج اپنے آفس گارڈن پولیس ہیڈ کوارٹر ساؤتھ میں میڈیا بریفنگ میں کیا۔اس موقع پر اسپورٹس کمیٹی کے سیکریٹری ایس پی سعید آرائیں بھی موجود تھے۔انہوں نے کہا کہ آئی جی سندھ کی خصوصی ہدایت پر ہونے والے سندھ پولیس گیمز کی افتتاحی تقریب پولیس ہیڈ کوارٹرز گارڈن میں ہوگی جس میں اسپورٹس لیجنڈز کو بھی مدعو کیا جائے گا۔رزاق آباد ٹریننگ سینٹر، این سی سی اور دیگر مقاماتِ پر ہونے والے مقابلوں میں محکمہ پولیس کے تمام یونٹ اور ڈپارٹمنٹ کے جوان کھیلوں میں شریک ہونگے۔انہوں نے کہا کہ اب پولیس گیمز کا ہر سال انعقاد ہوگا۔محکمہ پولیس میں مستقل بنیاد پر مختلف کھیلوں کی ٹیمیں بنائی جائیں گی۔

رونالڈو نے بھی رافیل گرنے پر بھارت کا مذاق بناڈالا، محسن نقوی نے ویڈیو شیئر کردی

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پرتگالی سپر اسٹار فٹبالر کرسٹیانو رونالڈو بھی رافیل گرنے پر بھارت کا مذاق بنانے والوں میں شامل ہوگئے۔وفاقی وزیر داخلہ و چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے اپنے ذاتی ایکس اکاؤنٹ پر رونالڈو کی ایک ویڈیو شیئر کی۔ویڈیو میں رونالڈو کو حارث رؤف کے انداز میں رافیل گرنے کا مذاق اڑاتے دیکھا جاسکتا ہے۔یاد رہے کہ پاک بھارت میچ کے دوران حارث رؤف نے بھارتی شائقین کی جانب سے جملے کسے جانے کے بعد رافیل گرانے کا دلچسپ انداز اپنایا تھا۔

ٹی ٹوئنٹی رینکنگ: ایشیا کپ میں شاندار کارکردگی، ابرار ٹاپ پوزیشن کے انتہائی قریب آگئے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) ایشیا کپ میں شاندار کارکردگی کی بدولت ابرار احمد آئی سی سی ٹی ٹوئنٹی بولنگ رینکنگ میں ٹاپ پوزیشن کے انتہائی قریب آگئے۔تفصیلات کے مطابق سری لنکا کے خلاف میچ میں ابرار احمد نے چار اوورز میں صرف آٹھ رنز دیے اور ایک وکٹ بھی حاصل کی۔اس شاندار کارکردگی کی بدولت ابرار احمد 12 درجے ترقی پا کر چوتھی پوزیشن پر آگئے ہیں۔سفیان مقیم تین درجے تنزلی سے چودہویں نمبر پر چلے گئے۔شاہین آفریدی دو درجے ترقی سے پچیسویں اور حارث رؤف نو درجے ترقی پاکر اٹھائیسویں پوزیشن پر بلے بازوں کی فہرست میں صاحبزادہ فرحان 31 درجے چھلانگ لگا کر چوبیسویں پوزیشن پر آگئے۔

پاک بھارت میچ میں متنازع گفتگو کرنے پر بھارتی کپتان بڑی مشکل میں پھنس گئے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) بھارتی کپتان سوریا کمار یادیو ایشیا کپ میں پاک بھارت میچ کے بعد پریزینٹیشن میں متنازع سیاسی بیان بازی کے باعث بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔بھارتی میڈیا رپورٹ کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کی شکایت پر آئی سی سی نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے بھارتی کپتان کے خلاف کارروائی کا عندیہ دیا ہے۔بھارتی میڈیا کے مطابق آئی سی سی پاکستان کی شکایت کا جائزہ لے رہا ہے جس پر جلد سماعت ہوگی۔رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان کی جانب سے جمع کرائے گئے شواہد کا جائزہ لینے کے بعد سوریا کمار یادیو کے خلاف کارروائی کی سفارش بھی کی گئی واضح رہے کہ بھارتی کپتان نے پاکستان کے خلاف گروپ اسٹیج میں کھیلے گئے میچ کے بعد سیاسی جملے بولے تھے جس پر پاکستان نے باضابطہ طور پر آئی سی سی میں شکایت درج کرائی تھی۔

ایشیا کپ سپر فور: بھارت نے بنگلا دیش کو شکست دیکر فائنل میں جگہ بنالی

بنگلا دیش کی ٹیم 20 ویں اوور میں 169 کا تعاقب کرتے ہوئے 127 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی

لاہور(سپورٹس ڈیسک) ایشیا کپ کے سپر فور مرحلے میں بھارت نے بنگلا دیش کو 41 رنز سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنالی۔دبئی کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں بنگلا دیش کی ٹیم 20 ویں اوور میں 169 کا تعاقب کرتے ہوئے 127 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔بنگلا دیش کی جانب سے سیف حسن 69 رنز بنا کر نمایاں رہے۔پرویز حسین ایمان 21، توحید ہردوئے 7، مستفیض الرحمان 6، کپتان جاکر علی 4، محمد سیف الدین 4، رشاد حسین 2 جبکہ تنظیم حسن ثاقب اور شمیم حسین کوئی رن بنائے بغیر پویلین لوٹے۔نسم احمد 4 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔بھارت کی جانب سے کلدیپ یادو نے 3، جسپریت بمراہ اور ورون چکرورتی نے 2،2 اور اکشر پٹیل نے 1 کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔اس سے قبل بھارت نے بنگلا دیش کی دعوت پر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 168 رنز اسکور کیے۔بھارت کی جانب سے ابھیشیک شرما 75 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ہاردک پانڈیا 38، شبھمن گل 29، تلک ورما 5، کپتان سوریا کمار یادو 5 اور شیوم ڈوبے 2 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔اکشر پٹیل 10 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔بنگلا دیش کی جانب سے رشاد حسین نے 2، جبکہ تنظیم حسن ثاقب، مستفیض الرحمان اور محمد سیف الدین نے 1،1 کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

بھارت کھیل کو بھی سیاسی اکھاڑہ بنا بیٹھا، صاحبزادہ فرحان، حارث رؤف پر سنگین الزامات

بھارت کا موقف ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں نے اشتعال انگیز اشارے کیے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) بھارت نے کھیل کے میدان کو بھی سیاسی اکھاڑے میں تبدیل کردیا۔صاحبزادہ فرحان اور حارث رؤف پر سنگین الزامات عائد کردیے۔بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق بھارت نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) میں حارث رؤف اور صاحبزادہ فرحان کے خلاف شکایت درج کرا دی ہے۔بھارت کا موقف ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں نے اشتعال انگیز اشارے کیے۔بی سی سی آئی کی تحریری شکایت کی ای میل آئی سی سی کو مل گئی بی سی سی آئی نے الزام عائد کیا ہے کہ صاحبزادہ فرحان نے ففٹی کرنے پر بیٹ کو بندوق بنا کر اشارے کیے جبکہ حارث رؤف نے تماشائیوں کی ہوٹنگ پر ہاتھ سے طیارے گرنے کا منظر پیش رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جوابی اقدام کے طور پر پی سی بی نے بھارتی کپتان کے خلاف شکایت درج کرائی ہے۔پی سی بی نے لکھا ہے سوریا کمار کا پہلگام واقعہ اور فوج کا ذکر سیاسی تھا۔پی سی بی کی شکایت پر آئی سی سی کا سوریا کمار کے خلاف کارروائی کا امکان ہے۔پاکستان کے دیے گئے شواہد کے بعد بھارتی کپتان کے خلاف کارروائی کی سفارش ہوئی۔

Showbiz رونق میلہ

بیٹیوں کو جہیز میں مہنگا سونا نہیں گاڑی دیں، بشریٰ انصاری کا والدین کو مشورہ

موجودہ حالات کے پیش نظر مہنگے زیورات کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ صرف دکھاوے کے لیے ہوتے ہیں

لاہور(شوبز رپورٹر) پاکستان کی معروف اور سینئر اداکارہ بشریٰ انصاری نے بیٹیوں کے جہیز سے متعلق ایک اہم پیغام دیا ہے، جو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ایک حالیہ بیان میں اداکارہ بشریٰ انصاری نے کہا کہ والدین بیٹیوں کو مہنگا سونا دینے کے بجائے ان کی تعلیم پر توجہ دیں اور اگر مالی وسائل اجازت دیں تو انہیں جہیز میں گاڑی دیں تاکہ وہ عملی زندگی میں خود مختار ہوسکیں۔سینئر اداکارہ کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات کے پیش نظر مہنگے زیورات کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ صرف دکھاوے کے لیے ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ بے کار ہوجاتے ہیں جبکہ حالات کی وجہ سے انہیں پہننا بھی مناسب نہیں ہوتا۔

ٹک ٹاکر سحر حیات اور سمیع رشید کی راہیں جدا، طلاق کی تصدیق کردی

لاہور(شوبز رپورٹر) ٹک ٹاکر اور سوشل میڈیا انفلوئنسر سحر حیات نے حال ہی میں انسٹاگرام پر سوال وجواب کے سیشن میں اپنی ذاتی زندگی سے متعلق اہم بیان دیا ہے۔ایک مداح کی جانب سے انسٹاگرام پر سوال جواب کے سیشن کے دوران طلاق سے متعلق سوال پر سحر نے کہا کہ وہ اور ان کے سابق شوہر سمیع رشید اب ایک ساتھ نہیں ہیں، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ان کی بیٹی ایرہ کے والد وہی رہیں گے اور اس بارے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہونا چاہیے۔سحر حیات نے مزید کہا کہ وہ اپنی بیٹی کو سکھائیں گی کہ والد اور والدہ دونوں کا احترام کرے۔ٹک ٹاکر نے زور دیا کہ ایرہ کی اپنے والد سے ملاقات سے متعلق کسی کو نہیں روکا گیا، اور نہ ہی وہ کسی کو روکنے کا اختیار رکھتی ہیں۔ٹک ٹاکر کے مطابق ایسے معاملات کا فیصلہ ذاتی خواہشات پر نہیں بلکہ پاکستان کے قانون کے مطابق ہونا چاہیے۔

95 فیصد مرد دوسری شادی کے خواہشمند ہیں، صائمہ قریشی

کسی کے جذبات سے کھیلنے کے بجائے مردوں کو حلال راستہ اپنانا چاہیے اور دوسری شادی کرنی چاہیے، صائمہ قریشی

لاہور(شوبز رپورٹر) پاکستانی ڈرامہ انڈسٹری کی سینئر اداکارہ صائمہ قریشی کا کہنا ہے کہ 95 فیصد مرد دوسری شادی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ایک پوڈکاسٹ کے دوران گفتگو کرتے ہوئے صائمہ قریشی نے اپنے ماضی کے بیانات کو ایک بار پھر دہرایا، جن میں عورت کی کمائی اور مرد کی دوسری شادی سے متعلق خیالات شامل تھے۔صائمہ قریشی کا کہنا تھا کہ اگر مردوں کو افیئرز چلانے کا شوق ہے تو بہتر ہے کہ وہ کسی کی ذمہ داری اٹھائیں، کیونکہ مرد کی غلط حرکات نہ صرف خاندان بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کرسکتی ہیں۔انہوں نے کہا کہ کسی کے جذبات سے کھیلنے کے بجائے مردوں کو حلال راستہ اپنانا چاہیے اور دوسری شادی کرنی چاہیے۔صائمہ قریشی نے سوال اُٹھایا کہ اگر مرد دوسری شادی کرے تو اسے بُرا کیوں سمجھا جاتا ہے کیا اس کا افیئر چلانا دوسری شادی کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔اداکارہ نے مزید کہا کہ اگر کسی مرد کی بیوی اس کی دوسری شادی پر راضی نہ ہو تو اسے لازمی طور پر بیوی کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اسلام میں اس حوالے سے کوئی پابندی موجود نہیں۔صائمہ قریشی کے مطابق مردوں کو حرام تعلقات سے بچنے کے لیے خوفزدہ ہونے کے بجائے واضح اور ذمہ دارانہ فیصلے کرنے چاہییں۔انہوں نے زور دیا کہ مردوں کو چاہیے کہ وہ اپنی خواہشات کو معاشرتی دباؤ کے بجائے دینی اصولوں کے مطابق پورا کریں۔

علی ظفر کی فلم طیفا اِن ٹربل 2 کب ریلیز ہوگی؟

علی ظفر نے یہ انکشاف کیا ہے کہ وہ اس وقت دو فلموں پر کام کر رہے ہیں

لاہور(شوبز رپورٹر) پاکستان کے معروف گلوکار و اداکار علی ظفر نے حال ہی میں ایک انٹرویو میں بھارتی فنکاروں کے ساتھ اپنے تعلقات اور نئے پروجیکٹس پر گفتگو کی ہے جس نے مداحوں کی توجہ سمیٹ لی ہے۔انٹرویو کے دوران علی ظفر نے کہا کہ بھارت میں کام کرنے کا تجربہ ان کے لیے یادگار رہا۔انہوں نے خاص طور پر بھارتی گلوکار سونو نگم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں لائیو پرفارمنس کے دوران جس مہارت سے سونو نگم سُر کو برقرار رکھتے ہیں، ویسا کوئی اور نہیں کر پاتا۔علی ظفر کے مطابق لائیو گاتے وقت سانس کا قابو رکھنا اور سُر کو درست رکھنا انتہائی مشکل کام ہے۔علی ظفر نے بھارتی اداکار رنویر سنگھ کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ فلم 'کِل دل' کے دوران ان سے گہری دوستی ہوگئی تھی۔ان کا کہنا تھا کہ رنویر سنگھ اتنا شرارتی نہیں جتنا وہ بظاہر نظر آتا ہے، کیونکہ وہ میتھڈ ایکٹر ہیں اور زیادہ تر شرارتیں اپنے کردار کی تیاری کے دوران کرتے ہیں۔علی ظفر نے یہ بھی انکشاف کیا کہ وہ اس وقت دو فلموں پر کام کر رہے ہیں، جن میں 'طیفا ان ٹربل 2' شامل ہے تاہم انہوں نے فلم کی کہانی اور دیگر تفصیلات ظاہر نہیں کیں۔یاد رہے کہ 'طیفا ان ٹربل' علی ظفر کی پہلی پاکستانی فلم تھی، جس میں مایا علی ان کے ساتھ مرکزی کردار میں جلوہ گر ہوئی تھیں۔

حسن رحیم کا اپنی شادی کی وائرل ویڈیوز پر ردعمل سامنے آگیا

انہوں نے کہا کہ ان کی والدہ نے انہیں شادی میں 'شوکا' پہننے کا مشورہ دیا

لاہور(شوبز رپورٹر) گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے گلوکار اور نغمہ نگار حسن رحیم نے اپنی شادی کی وائرل ویڈیوز پر تبصرہ کیا ہے۔غیر ملکی میڈیا کو دیے گئے انٹرویو میں حسن رحیم نے بتایا کہ ان کی شادی نے پورے پاکستان کو گلگت بلتستان کی روایتی شادی کی جھلک دکھائی۔انہوں نے کہا کہ ان کی والدہ نے انہیں شادی میں 'شوکا' پہننے کا مشورہ دیا جو گلگت بلتستان میں شادی کے موقع پر پہنے جانے والا ایک روایتی لباس ہے اور والد کو ان کے نانا سے وراثت میں ملا تھا۔حسن نے مزید کہا کہ ان کے ان کے روایتی ڈانس کی ویڈیوز کے وائرل ہونے کی انہوں نے توقع نہیں کی تھی، لیکن لوگوں نے اسے بے حد پسند کیا۔

شوبز میں ہم جنس پرستی کس شہر میں زیادہ ہے؟ میمونہ قدوس کا انکشاف

لاہور(شوبز رپورٹر) اداکارہ میمونہ قدوس نے انکشاف کیا ہے کہ شوبز انڈسٹری میں ہم جنس پرستی کا رجحان لاہور سے پروان چڑھا اور وہاں یہ معاملہ زیادہ عام ہے۔اداکارہ نے کہا کہ اگرچہ کراچی میں بھی یہ سب کچھ ہوتا ہے، مگر لاہور میں کھلم کھلا پارٹیاں منعقد کی جاتی ہیں، جب کہ ایسے کام خفیہ محفلوں تک محدود رہنے چاہئیں۔میمونہ قدوس نے یہ بات حال ہی میں ایک پوڈکاسٹ میں گفتگو کے دوران کہی، جہاں انہوں نے شوبز انڈسٹری اور مختلف شہروں کے لوگوں کے رویوں پر کھل کر اظہارِ خیال کیا۔انہوں نے کہا کہ لاہور کی انڈسٹری میں زیادہ گند پایا جاتا ہے اور وہاں کے لوگ زیادہ غلط ہیں۔ان کے بقول لاہور کے افراد کے پاس لاکھوں روپے بھی نہیں ہوتے لیکن باتیں کروڑوں روپے کی کرتے ہیں اور وہ دوسروں پر برتری جتانے کے عادی ہیں۔

سائنسدانوں کی ٹیلر سوئفٹ پر دلچسپ تحقیق، کیا جاننا چاہتے ہیں؟

لاہور(شوبز رپورٹر) امریکی سائنس دانوں نے انسانی آواز میں تبدیلی کے اسباب جاننے کے لیے عالمی شہرت یافتہ پاپ گلوکارہ ٹیلر سوئفٹ کو تحقیق کا مرکز بنایا اور کئی برس تک ان کی آواز کے ارتقا کا مشاہدہ کیا۔تحقیق کے نتائج سے معلوم ہوا کہ انسانی لہجہ صرف رہائش گاہ کے فرق سے ہی نہیں بلکہ سماجی ماحول، پیشے اور ذاتی شناخت سے بھی متاثر ہوتا ہے۔امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے مطابق یونیورسٹی آف مینیسوٹا کے دو محققین نے 2008 سے 2019 کے دوران ٹیلر سوئفٹ کی آواز اور لہجے میں آنے والی تبدیلیوں کو باریک بینی سے پرکھا۔

شادی نہیں کروں گا لیکن باپ بننا چاہتا ہوں؛ سلمان خان

لاہور(شوبز رپورٹر) بالی ووڈ کے دبنگ اسٹار اور ہم سب کے بجرنگی بھائی، سلمان خان کو اب خواب میں ننھے قدموں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔اس بات کا انکشاف سلمان خان نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں کرکے ایک بار پھر مداحوں کو حیران کردیا ہے۔سلمان خان عمومی طور پر شادی کے سوال پر ہمیشہ ایک ہی جواب دیتے ہیں یعنی نو کمنٹس لیکن اس بار جواب علیحدہ بھی تھا اور چونکا دینے والا بھی ہے۔بجرنگی بھائی جان نے اعتراف کیا کہ وہ اب بھی شادی کی تمنا نہیں رکھتے لیکن باپ بننے کے خیال کو سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں۔شادی نہ ہونے سے متعلق سلمان نے بلا جھجک مان لیا کہ اگر کسی کو الزام دینا ہے تو قصوروار وہ خود ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے اشارہ دیا کہ اگر شادی نہ بھی ہو تو بچے ضرور ہو سکتے ہیں جی ہاں! لگتا ہے کہ کنوارہ خان اب صرف کنوارہ ہی نہیں رہنا چاہتے، بلکہ ''ڈیڈی خان'' بننے کی تیاری میں ہیں۔

یوٹیوبر رجب بٹ بڑی مشکل میں پھنس گئے، ایک اور مقدمہ درج

رجب بٹ کے خلاف نیا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پاکستان کے معروف یوٹیوبر اور سوشل میڈیا انفلوئنسر رجب بٹ کے خلاف نیا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔رپورٹ کے مطابق گزشتہ کچھ عرصے سے پاکستانی حکام یوٹیوبرز اور سوشل میڈیا انفلوئنسرز کے خلاف بیٹنگ ایپس کی تشہیر کے معاملے پر کارروائیاں کر رہے ہیں۔انہی کارروائیوں کے دوران نیشنل کرائم کنٹرول اینڈ انویسٹی گیشن اتھارٹی کی جانب سے معروف یوٹیوبر ڈکی بھائی کو گرفتار کیا گیا تھا جو اب تک زیرِ حراست ہیں اور انہیں کئی بار عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے اور ان کیخلاف تحقیقات جاری ہیں۔اب نیشنل کرائم کنٹرول اینڈ انویسٹی گیشن اتھارٹی (NCCIA) نے بیٹنگ ایپس کی تشہیر پر یوٹیوبر رجب بٹ کے خلاف بھی مقدمہ درج کر لیا ہے۔رپورٹ کے مطابق این سی سی آئی اے کا کہنا ہے کہ رجب بٹ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ان بیٹنگ ایپس کی تشہیر کی۔انہیں وضاحت کے لیے طلب کیا گیا تھا لیکن پیش نہ ہونے پر ان کے خلاف کیس درج کر دیا گیا ہے۔

کِم کارڈیشین 44 برس کی عمر میں اتنی فٹ کیسے

کِم اپنی صحت اور فٹنس روٹین کی وجہ سے بھی توجہ کا مرکز رہتی ہیں

لاہور(شوبز رپورٹر) امریکی ٹی وی اسٹار اور معروف فیشن آئیکون کِم کارڈیشین نے اپنی فٹنس کا راز مداحوں کے ساتھ شیئر کردیا۔44 سالہ کِم کارڈیشین کا شمار دنیا کی اُن شخصیات میں ہوتا ہے جو نہ صرف فیشن اور اسٹائل کے باعث مشہور ہیں بلکہ اپنی صحت اور فٹنس روٹین کی وجہ سے بھی توجہ کا مرکز رہتی ہیں۔حال ہی میں غیرملکی میگزین 'ووگ' کو دیے گئے انٹرویو میں کِم نے بتایا کہ وہ اپنے مصروف شیڈول کے باوجود ورزش کو روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بناتی ہیں۔ان کے مطابق ان کی فٹنس کا سب سے اہم راز ویٹ ٹریننگ ہے اور وہ زیادہ تر ورزش کے دوران وزن اٹھانے پر توجہ دیتی ہیں۔انہوں نے انکشاف کیا کہ کمر کے مسائل کی وجہ سے انہیں اپنی ورزش کے طریقے میں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑی ہیں، لیکن وہ ورزش کا سلسلہ کبھی نہیں چھوڑتیں تاکہ جسم مضبوط اور متوازن رہے۔کِم نے بتایا کہ ان کی ورزش کا دورانیہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے، جس میں ویٹ ٹریننگ، اسٹریچنگ اور کارڈیو شامل ہیں۔دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے اعتراف کیا کہ انہیں ڈانس پر مبنی ورزش بالکل پسند نہیں، جبکہ ایک بار ہاٹ یوگا کے دوران وہ سو بھی گئی تھیں۔کِم کا کہنا ہے کہ صحت مند اور کامیاب زندگی کے لیے ورزش اور متوازن روٹین کو اپنانا انتہائی ضروری ہے۔

کیا امریتا راؤ شاہ رُخ خان کی وجہ سے کم فلموں میں نظر آئیں؟

شاہ رخ نے امریتا کو مشورہ دیا کہ 'انہیں 200 فلمیں آفر ہوں گی، لیکن انہیں اس میں سے صرف دو کرنی ہیں،

لاہور(شوبز رپورٹر) مشہور بھارتی اداکارہ امریتا راؤ نے حالیہ انٹرویو میں انکشاف کیا ہے کہ فلم 'میں ہوں نا' کے دوران شاہ رخ خان کی دی گئی ایک نصیحت نے ان کے کیریئر پر گہرا اثر ڈالا، جس کے باعث وہ فلموں کے انتخاب میں ہمیشہ بہت محتاط رہی ہیں۔بھارتی میڈیا کے مطابق ایک یوٹیوبر سے گفتگو کرتے ہوئے امریتا راؤ نے بتایا کہ 2004 کی فلم 'میں ہوں نا' کی شوٹنگ کے دوران شاہ رخ خان نے انہیں اور ان کی والدہ کو الگ سے بلایا اور ان کی صلاحیتوں کی تعریف کی۔شاہ رخ نے امریتا کو مشورہ دیا کہ 'انہیں 200 فلمیں آفر ہوں گی، لیکن انہیں اس میں سے صرف دو کرنی ہیں، اور ان میں سے ایک وہ ہونی چاہیے جس کا لوگ انتظار کر رہے ہوں۔' امریتا نے کہا کہ وہ آج بھی اسی اصول پر عمل کرتی ہیں۔انہوں نے مزید بتایا کہ شاہ رخ خان سیٹ پر نئے اداکاروں کو اعتماد دینے کے لیے ان سے گھل مل جاتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ پہلا ٹیک ہی بہترین ہو تاکہ دوبارہ کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔

بقیہ 1

سربراہ پاک فضائیہ ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو کی دوست ممالک کے فضائی سربراہان سے سلسلہ وار اعلیٰ سطحی ملاقاتیں ہوئیں۔سربراہ پاک فضائیہ نے متحدہ عرب امارات کے انڈر سیکرٹری برائے دفاع لیفٹیننٹ جنرل پائلٹ ابراہیم ناصر العلاوی اور کمانڈر یو اے ای ایئر فورس اینڈ ایئر ڈیفنس میجر جنرل راشد محمد الشمسی سے بھی تفصیلی ملاقاتیں کیں۔جن میں اعلیٰ تربیت کے شعبوں میں تعاون کا فروغ، ابھرتی ہوئی ایرو اسپیس ٹیکنالوجیز میں اشتراک اور آپریشنل ہم آہنگی کے نظام پر تبادلہ خیال کیا گیا۔اماراتی عسکری قیادت نے پاک فضائیہ کی جدت طرازی، بڑھتی ہوئی مقامی صلاحیتوں اور مقامی ترقی کو سراہتے ہوئے مشترکہ مشقوں، پیشہ ورانہ تبادلوں اور مستقبل کی بین العسکری شراکت داریوں کو مزید استوار کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔پاکستان ایئر فورس کا دستہ دبئی ایئر شو2025 میں شرکت کے لیے متحدہ عرب امارات میں موجود ہے۔یہ شرکت پاکستان ایئر فورس کی پیشہ ورانہ صلاحیت، عالمی فضائی برادری کے ساتھ مضبوط روابط اور خطے میں امن واستحکام کے عزم کی نمایاں ترجمانی ہے۔ایئر شو کے دوران جے ایف 17 تھنڈر بلاک تھری طیارہ خصوصی توجہ کا مرکز رہا جہاں دفاعی تجزیہ کاروں، ہوابازی کے ماہرین وشائقین نے اس میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔جدید ٹیکنالوجی، مضبوط جنگی صلاحیتوں اور معرکہ حق میں اس کی ثابت شدہ عملی کارکردگی نے جے ایف 17 تھنڈر کو ایک قابلِ اعتماد اور کم لاگت کثیر المقاصد لڑاکا طیارے کے طور پر مزید نمایاں کیا ہے۔پاکستان کی ایوی ایشن انڈسٹری پر بڑھتے ہوئے بین الاقوامی اعتماد کے باعث مختلف ممالک نے جے ایف 17 تھنڈر میں دلچسپی کا اظہار کیا۔اس موقع پر ایک دوست ملک کے ساتھ جے ایف 17 تھنڈر کی خریداری سے متعلق مفاہمتی یادداشت پر بھی دستخط ہوئے، جو پاکستان کے بڑھتے ہوئے دفاعی اور صنعتی تعاون میں ایک نمایاں سنگِ میل ہے۔یہ معاہدہ طیارے کی عالمی مقبولیت اور پاکستان کی ایرو اسپیس صلاحیتوں پر مستقل بین الاقوامی اعتماد کا مظہر ہے۔

بقیہ 2

حقوق کی معطلی کے خلاف آواز بلند کریں۔انہوں نے موجودہ پارلیمان کی ناکامی اور ووٹ کے حقوق کی پامالی پر تشویش ظاہر کی۔اسد قیصر نے کہا کہ 26ویں اور 27ویں آئینی ترامیم عوام کے مفاد کے خلاف ہیں اور فارم 47 کی حکومت آئینی روح کے منافی اقدامات کر رہی ہے۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ کالے جھنڈے اٹھا کر احتجاج ریکارڈ کریں اور ملک میں حقیقی جمہوریت کے لیے متحد ہوں۔اسد قیصر نے کہا کہ عمران خان اور تمام بے گناہ قیدیوں کو میرٹ اور انصاف کے مطابق رہا کیا جانا چاہیے۔

بقیہ 3

اطفال کو اختیار منتقل کرنے کی منفرد مثال قائم کردی۔رانا سکندر حیات نے بچوں کے عالمی دن پر اپنے عہدے کا چارج میٹرک کے ایک پوزیشن ہولڈر طالبعلم کو سونپ دیا۔طالبعلم ابوذر وزیر تعلیم کی سرکاری گاڑی پر مکمل پروٹوکول کے ساتھ دفتر داخل ہوا جہاں محکمہ تعلیم کے سینئر افسران نے ''ننھے وزیر تعلیم'' کو ریسیو کیا۔رانا سکندر حیات کی عدم موجودگی میں تمام سرکاری سرگرمیوں کی نگرانی طالبعلم ابوذر کے سپرد رہی جہاں وہ بطور وزیر تعلیم اجلاسوں کی صدارت کرتا رہا اور محکمہ تعلیم کے حکام کے ساتھ اجلاس کے دوران اہم فیصلوں میں بھر پور حصہ لیا۔ننھے وزیر تعلیم نے لاہور کے تعلیمی معاملات پر بھی بریفنگ لی، افسران کو ہدایات بھی جاری کیں۔ایک دن کے وزیر تعلیم ابوذر نے ایس ٹی آئیز کی بھرتیوں کی پراگریس پر دریافت کیا اور ہارڈ شپ ٹرانسفر راؤنڈ جلد از جلد کھولنے کی ہدایت کی۔سکولوں میں سہولیات کا فقدان دور کرنے کیلئے اقدامات پر بھی بریفنگ لی اور مختلف امور کی بہتری پر محکمہ کے افسران سے مشاورت کی۔ننھے وزیر تعلیم ابوذر نے سکالرشپ سکیم، غریب بچوں کی فیس معافی، اساتذہ کیلئے ٹرانسپورٹ سہولت کی فراہمی پر بھی مشاورت کی گئی جبکہ نجی تعلیمی اداروں میں مستحق طلبا کی فیس معافی اور دور دراز علاقوں میں قائم سکولوں کے اساتذہ کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہیں ٹرانسپورٹ کی فراہمی یقینی بنانے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔اس موقع پر نامزد وزیر تعلیم ابوذر نے پریس کانفرنس کے ذریعے میڈیا کو بھی کارکردگی اور فیصلوں پر بریفنگ دی۔وزیر تعلیم رانا سکندر حیات کا کہنا ہے کہ ایسی سرگرمیوں کے انعقاد کا مقصد بچوں کی سوچ اور تخلیقات کو حقیقی طور پر نمایاں کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس طرح کی اپنی نوعیت کے اعتبار سے انفرادیت کی حامل سرگرمی ماضی میں کسی وزیر نے نہیں کی ہوں گی۔مسلم لیگ ن کی حکومت بچوں کی صلاحیتوں کی پرورش کررہی ہے۔

بقیہ 4

مون سون 2026 کے اسٹریٹجک پلان کی منظوری دے دی ہے، مون سون 2026 کے اسٹریٹجک پلان کی دستاویزی تفصیلات سامنے آگئیں۔سرکاری دستاویز کے مطابق وزارتِ موسمیاتی تبدیلی نے پلان کو اثرات اور قابلِ عمل اقدامات کی بنیاد پر تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، 240 دن میں گزشتہ مون سون سے تباہ شدہ انفرااسٹرکچر کی مرمت کی جائے گی، تمام نکاسی آب کی نہروں اور فلڈ گیٹس کی بحالی کی جائے گی۔پلان کے مطابق شہری علاقوں کے متاثرہ یا بند ڈرینج سسٹمز کو پیشگی درست کیا جائے گا، 1 سے 3 سال میں موجودہ انفرا اسٹرکچر کو بہتر اور توسیع دی جائے گی، 4 سے 5 سال میں نیا لچکدار انفرا اسٹرکچر تعمیر کیا جائے گا۔پلان تفصیلات میں بتایا گیا ہے کہ وزارتِ موسمیاتی تبدیلی نے تمام اقدامات کو شارٹ، میڈیم اور لانگ ٹرم میں تقسیم کیا ہے، سیلابی اثرات کو کم کرنے کے اقدامات کو مختلف گروپس میں منظم کیا جائے گا، لچکدار انفرا اسٹرکچر کی تعمیر مستقبل کے موسمی خطرات کم کرے گی، ملک بھر میں یہ تمام تر اقدامات صوبوں کی مشاورت اور تعاون سے کیے جائیں گے۔

بقیہ 5

آئینی ترمیم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کر لیا۔میڈیا رپورٹ کے مطابق اسلام آباد ہائی کورٹ کے 4 ججز کی جانب سے آئینی ترمیم کے خلاف درخواست کا ڈرافٹ تیار کر لیا گیا ہے۔جسٹس محسن اختر کیانی سمیت 4 ججز کی جانب سے آئینی ترمیم کو چیلنج کیا جائے گا۔ذرائع کے مطابق ترمیم چیلنج کرنے کے لیے ڈرافٹ تیار کرکے سپریم کورٹ کو بھجوا دیا گیا۔جسٹس محسن اختر کیانی، جسٹس بابر ستار، جسٹس ثمن رفعت امتیاز اور جسٹس سردار اعجاز اسحاق درخواست گزاروں میں شامل ہیں۔

بقیہ 6

کیا جا رہا ہے، مجھ سمیت پوری قوم دہشت گردی کے خلاف افواج کے شانہ بشانہ ہے۔تفصیلات کے مطابق پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کے مطابق خیبر پختونخوا کے ضلع کرم میں سیکیورٹی فورسز کی جانب سے دو الگ الگ کارروائیاں کی گئیں۔آئی ایس پی آر کے مطابق سیکیورٹی فورسز نے خوارج کی موجودگی کی اطلاع پر ٹارگٹڈ آپریشن کیا، آپریشن کے دوران سیکیورٹی فورسز نے خوارج کی پوزیشن کو موثر انداز میں نشانہ بنایا۔پاک فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ کے مطابق کرم میں ایک کارروائی میں شدید فائرنگ کے تبادلے میں 12 خوارج ہلاک کیے گئے، کرم میں ہی خفیہ اطلاع پر دوسری کارروائی میں 11 خوارج کو ہلاک کیا گیا۔آئی ایس پی آر کے مطابق بھارتی حمایت یافتہ کسی بھی دہشت گرد کے خاتمے کے لیے علاقے میں کلیئرنس کا عمل جاری ہے، ملک سے بیرونی حمایت یافتہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک انسدادِ دہشتگردی مہم جاری رکھیں گے۔آئی ایس پی آر نے بتایا کہ خوارج کے خلاف دونوں کارروائیاں خفیہ اطلاعات پر کی گئیں، علاقے کو دہشت گردوں سے پاک کرنے کے لیے آپریشن جاری ہے، سکیورٹی فورسز نے بھارتی حمایت یافتہ دہشت گردوں کے ٹھکانوں کی تلاش کے لیے آپریشن تیز کر دیا ہے۔واضح رہے کہ عزم استحکام کے تحت انسداد دہشت گردی کی مہم پوری شدت کے ساتھ جاری رہے گی، ملک سے غیر ملکی حمایت یافتہ دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔ادھر اپنے ایک پیغام میں صدرِ مملکت آصف علی زرداری نے کہا کہ پاک فوج اور قانون نافذ کرنے والے ادارے وطنِ عزیز کا دفاع پوری ثابت قدمی سے کر رہے ہیں۔صدر زرداری نے بھارتی سرپرستی میں سرگرم دہشت گرد نیٹ ورک کو توڑنے پر سکیورٹی فورسز کے عزم اور پیشہ ورانہ مہارت کی تعریف کی اور کہا کہ پاکستان کی سرزمین سے بیرونی پشت پناہی میں سرگرم دہشت گردی کا مکمل خاتمہ قومی اتفاقِ رائے سے کیا جا رہا ہے۔وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ضلع کرم میں فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں کے خلاف کامیاب کارروائیوں پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ مجھ سمیت پوری قوم دہشت گردی کے خلاف افواج کے شانہ بشانہ ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ عزم استحکام کے تحت سکیورٹی فورسز دہشت گردی کے خلاف بڑی کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں، ملک سے ہر قسم کی دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک جنگ جاری رکھیں گے۔وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ قوم کو سکیورٹی فورسز کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور جرات پر فخر ہے، خیبر پختونخوا میں فتنہ الہندوستان کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہیں۔

بقیہ 7

وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ سکیورٹی فورسز کے بہادر سپوتوں نے 23 دہشتگردوں کو جہنم رسید کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی، دہشتگردوں کے مذموم عزائم ناکام بنانے پر سکیورٹی فورسز کے دلیر سپوتوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ قوم کو سکیورٹی فورسز کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور جرات پر فخر ہے، سکیورٹی فورسز خیبر پختونخوا میں فتنہ الہندوستان کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہیں، پاک دھرتی سے فتنہ الہندوستان کا مکمل صفایا کیا جا رہا ہے۔

بقیہ 8

نے ملاقات کی جس میں وزارت سمندر پار پاکستانی وترقی انسانی وسائل سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔وزیراعظم آفس سے جاری اعلامیہ کے مطابق ملاقات میں ملک کی مجموعی وسیاسی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

بقیہ 9

اس موقع پر سری لنکا کے ہائی کمشنر ریئر ایڈمرل فریڈ سینیوراتھنے، ڈپٹی ہائی کمشنر کرسٹی روبن اور منسٹر قونصلر (ڈیفنس) بریگیڈیئر جی اے کے آر گنارتنے بھی ان کے ہمراہ تھے۔ملاقات میں کرکٹ کے فروغ، کھیلوں میں باہمی تعاون اور دوطرفہ روابط پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔دونوں ممالک کی جانب سے کھیلوں کو عوامی سطح پر رابطوں کے فروغ کا موثر ذریعہ قرار دیتے ہوئے اس شعبہ میں اشتراک عمل کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا گیا۔وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ پاکستان اور سری لنکا کے تعلقات اعتماد، احترام اور مشترکہ اقدار پر قائم ہیں، کھیلوں کے میدان میں تعاون نہ صرف نوجوان نسل کو قریب لاتا ہے بلکہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان خطے میں سپورٹس ڈپلومیسی کو فروغ دینے کے لئے سنجیدہ اقدامات کر رہا ہے۔وفاقی وزیر اطلاعات نے کھیلوں میں تعاون کے فروغ پر سری لنکا کی حکومت اور قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ سری لنکن پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے باوجود سری لنکا کے نائب وزیر کا دورہ پاکستان دونوں ممالک کے دیرینہ دوستانہ اور بااعتماد تعلقات کا واضح مظہر ہے، امید ہے یہ دورہ دوطرفہ تعلقات خصوصاً کھیلوں اور نوجوانوں کے شعبے میں نئی راہیں کھولے گا۔سری لنکا کے وفد نے وزیر داخلہ محسن نقوی کی جانب سے ٹرائی نیشن سیریز کے لئے بہترین انتظامات کو سراہا۔واضح رہے کہ وزیراعظم شہباز شریف نے گزشتہ روز ٹرائی نیشن ٹیموں کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانے کے دوران سری لنکن کرکٹ ٹیم اور سری لنکا کی حکومت کا شکریہ ادا کیا۔سری لنکا کے وفد نے پاکستان کی میزبانی کے اعلیٰ معیار اور سپورٹس ڈپلومیسی کے فروغ کے عزم کو سراہا۔سری لنکن وفد پاکستان میں ہونے والے ٹرائی نیشن سیریز کے میچز بھی دیکھے گا۔

بقیہ 10

کا 35 فیصد کام مکمل ہوچکا، دانش اسکول کا دائرہ کار وادی نیلم تک پھیل جائیگا، وزیراعظم آزاد کشمیر کی خواہش پر فارورڈ کہوٹہ کے لیے دانش اسکول کا اعلان کرتا ہوں، معاشی میدان میں دن رات محنت کررہے ہیں، جو قومیں معاشی طور پر ترقی نہیں کرتیں وہ کامیاب نہیں ہوتیں، ایک دن ہماری قرضوں سے جان چھوٹ جائے گی۔وہ جمعرات کو آزاد کشمیر کے ضلع باغ کے علاقے ہاڑی گہل میں دانش سکول کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔اس موقع پر وزیراعظم آزاد کشمیر فیصل ممتاز راٹھور، وفاقی وزرا انجینئر امیر مقام، احسن اقبال، وزیراعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود احمد خاں کے علاوہ معززین اور اہل علاقہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔وزیراعظم نے کہا کہ باغ میں باغ دانش کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے، یہ وہ دانش گاہ ہے جس کا سفر ہم نے پنجاب سے شروع کیا تھا، آج پورے پاکستان میں یہ دانش گاہیں دن رات تعمیر وترقی کے ذریعے پھیل رہی ہیں، بھمبر میں دانش سکول کا 35 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ محکمہ تعلیم کو باغ کے دانش سکول کا 23 مارچ 2026ء کو افتتاح کرنے کی ہدایت کی ہے، دانش سکول کا دائرہ کار وادی نیلم تک پھیلایا جائیگا۔وزیراعظم نے کہا کہ نومنتخب وزیراعظم آزاد کشمیر نے فارورڈ کہوٹہ میں دانش سکول کے قیام کا مطالبہ کیا ہے، ان کی خواہش پر فارورڈ کہوٹہ کیلئے تحفتاً دانش سکول کا اعلان کرتا ہوں۔وزیراعظم نے کہا کہ دانش سکول پاکستان کے نامور تعلیمی اداروں کے ہم پلہ ہیں، دانش سکولوں میں غریبوں کے بچے بہترین تعلیمی سہولیات حاصل کر رہے ہیں، میرٹ پر مفت اور بہترین تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ دانش سکولوں کا جو خواب دیکھا تھا اس کی تکمیل کا وقت آگیا ہے، عوام کو ایسی تعلیمی سہولیات کی فراہمی علامہ اقبال اور قائداعظم کا وژن تھا، دانش سکولوں میں پڑھنے والے بچے پاکستان کا نام روشن کریں گے اور اسے عظیم ملک بنائیں گے۔وزیراعظم نے کہا کہ دانش سکولوں سے غریب اور یتیم بچوں کو بھی انجینئر، ڈاکٹر بننے کے مواقع ملے اور کیمبرج جیسے اداروں میں بھی یہ بچے پہنچ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں اور ملک کا نام روشن کریں گے۔وزیراعظم نے امریکی کانگریس کی حالیہ رپورٹ کا خیرمقدم کیا جس نے پاک۔بھارت جنگ میں پاکستان کی طرف سے بھارت کو زناٹے دار تھپڑ رسید کرنے پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی بار بار بھارتی طیارے مار گرائے جانے کا ذکر کرتے ہیں، پاکستان کو جو عزت آج ملی ہے یہ ہمارے بہادر جوانوں اور شاہینوں کی بہترین کارکردگی کی بدولت ملی ہے، ہماری بری افواج نے بھارت پر الفتح میزائل داغ کر چار دن میں اسے گھٹنوں کے بل گرنے پر مجبور کردیا، فیلڈ مارشل سید عاصم منیر اور سیاسی وعسکری قیادت کی مشاورت سے ہم نے بلاخوف وخطر فیصلے کیئے۔وزیراعظم نے کہا کہ افواج پاکستان کی دلیری اور فتوحات کے باعث پاکستان کا دنیا میں وقار بلند ہوا۔وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کی عسکری وجنگی صلاحیتوں کا لوہا منوانے کے بعد معاشی میدان میں بھی فتوحات کا دائرہ بڑھایا جائیگا جس کیلئے حکومت دن رات محنت کررہی ہے، جو قومیں معاشی طور پر ترقی نہیں کرتیں وہ کامیاب نہیں ہوتیں۔وزیراعظم نے کہا کہ ایک دن آئے گا کہ بھارت کے غیرقانونی زیرتسلط جموں وکشمیر کے عوام کو ان کا حق ملے گا اور ان کے بچے بھی دانش سکولوں میں تعلیم حاصل کریں گے۔انہوں نے پاکستان اور آزاد کشمیر کی قیادت پر مشتمل کمیٹی کے فیصلوں پر عملدرآمد کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم آزاد کشمیر گورننس کا مثالی معیار قائم کریں، آزاد کشمیر کے عوام کو بہترین سہولتیں فراہم کی جائیں۔قبل ازیں وزیراعظم آزاد کشمیر فیصل ممتاز راٹھور نے دانش سکولوں کا دائرہ آزاد کشمیر تک بڑھانے پر وزیراعظم پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کی آزاد کشمیر سے وابستگی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔انہوں نے پاکستان کی سفارتی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیا پاکستان کی کامیابیوں کی معترف ہے، ہمیں اپنی مسلح افواج پر فخر ہے، بھارت نے بھارت کے غیرقانونی زیرتسلط جموں وکشمیر میں 8 لاکھ فوج تعینات کرکے وہاں کے عوام کی زندگیاں اجیرن کررکھی ہیں، ہم اپنی مسلح افواج کے جوانوں کی جرات و بہادری کی بدولت چین کی نیند سوتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کشمیریوں کی بہترین ترجمانی کررہی ہے اور کشمیریوں کو ان کا حق خودارادیت مل کر رہے گا۔وفاقی وزیر امور کشمیر وگلگت بلتستان امیر مقام نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ذہین طلبہ کو ایسے موقع کی تلاش تھی کہ وزیراعظم ملک کے کونے کونے میں دانش سکولوں کے قیام کا خواب پورا کررہے ہیں، دانش سکولوں کے قیام کا یہ اقدام تاریخ کا حصہ بنے گا، وزیراعظم نے ناممکن کو ممکن کردکھایا، دنیا کے کسی کونے میں بھی جائیں پاکستان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج نے بھارت کا غرور خاک میں ملا دیا، وزیراعظم نے دنیا میں پاکستان کا مقدمہ بہترین انداز میں لڑا اور آج پوری دنیا ہماری کامیابیوں کی معترف ہے۔وفاقی وزیر منصوبہ بندی وترقی احسن اقبال نے کہا کہ جس وژن کا آغاز وزیراعظم شہباز شریف نے خادم پنجاب کی حیثیت سے کیا تھا، آج اس کی تکمیل ہورہی ہے، اس تعلیمی درسگاہ کے ذریعے وزیراعظم نے ملک کے بچوں کیلئے جو خواب دیکھا وہ حقیقت بن کر پورے ملک میں پھیل چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ پنجاب میں پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا گیا جس کے ذریعے میرٹ پر لاکھوں غریب طلبا وطالبات کو تعلیم کی سہولت میسر آئی اور وہ دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں تک پہنچے، آئندہ دور ٹیکنالوجی، علم اور برین پاور کا ہے، پاکستان کی ترقی کیلئے اڑان پاکستان جیسے منصوبے طلبا کیلئے فائدہ مند ہیں۔چیئرمین وزیراعظم یوتھ پروگرام رانا مشہود احمد خان نے کہا کہ مستحق اور ہونہار طلبا کی زندگیاں بنانے کا خواب آج پورا ہورہا ہے، دانش سکول پراجیکٹ بچوں کی زندگیاں بدل رہا ہے شہباز شریف نے 2010ء میں بطور وزیراعلیٰ پنجاب دانش سکول کی بنیاد رکھی، پنجاب دانش اتھارٹی کو پاکستان دانش اتھارٹی بنا دیا ہے اور اب ہاڑی گہل باغ میں دانش سکول بننے جا رہا ہے۔

بقیہ 11

محصولات پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ وفاقی محصولات کی تقسیم میں پنجاب لاڈلہ ہے۔اپنے بیان میں مشیر خزانہ خیبر پختونخوا مزمل اسلم نے کہا کہ پچھلے سال کی نسبت پنجاب کو محصولات 16 فیصد زیادہ دیے گئے ہیں، انصاف کا تقاضا ہے باقی صوبوں کو بھی 16 فیصد اضافی محصولات جاری کیا جانا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ پنجاب کو 882 ارب روپے 16 فیصد اضافے کے ساتھ جاری کیے گئے ہیں، سندھ کو 441 ارب روپے 13 فیصد اضافے کے ساتھ جاری کیے گئے۔مزمل اسلم نے کہا کہ خیبر پختونخوا کو 287 ارب روپے 12 فیصد اضافے کے ساتھ جاری کیے گئے ہیں جبکہ بلوچستان کو 164 ارب روپے صرف 5 فیصد اضافے کے ساتھ جاری کیے گئے۔مزمل اسلم نے کہا کہ دہشت گردی و پسماندگی کی وجہ سے خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے فنڈز میں اضافہ ہونا چاہیے لیکن وفاق کی جانب سے پنجاب حکومت پر دست شفقت ہے۔

بقیہ 12

کے خلاف الیکشن کمیشن کے عملے کو دھمکانے اور عوام کو اُکسانے کا نوٹس لے لیا اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی کی دھمکی کے بعد این اے 18 ہری پور میں ضمنی انتخاب کے لیے فوج اور سول آرمڈ فورسز کی تعیناتی کی سفارش کردی۔سیکرٹری الیکشن کمیشن نے سیکریٹری داخلہ اور سیکریٹری دفاع کو لکھے گئے خطوط میں کہا ہے کہ خیبر پختونخوا کے چیف ایگزیکٹو کے فعل کی وجہ سے الیکشن کمیشن افسران کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے، وزیر اعلیٰ کے پی سہیل آفریدی نے جلسے میں ضلعی انتظامیہ، پولیس اور الیکشن افسران کو دھمکی دی تھی اور ایک مفرور مجرم وزیر اعلیٰ کے ساتھ کھڑا تھا۔سیکرٹری الیکشن کمیشن نے خطوط میں لکھا ہے کہ متعلقہ حکام نے سہیل آفریدی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا، آپ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیں، این اے 18 ہری پور میں ضمنی الیکشن میں فول پروف سیکیورٹی فراہم کی جائے۔خطوط کے متن کے مطابق وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی این اے 18 ہری پور میں امیدوار کی الیکشن مہم کا حصہ بنے، وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کی تقریر الیکشن ایکٹ کے خلاف ہے۔الیکشن کمیشن نے خطوط میں لکھا کہ الیکشن ایکٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ مہم میں حصہ نہیں لے سکتے، الیکشن ایکٹ وزیر اعلیٰ کو دھمکانے، عوام کو اُکسانے یا ایسی زبان استعمال کرنے سے روکتا ہے، صوبائی الیکشن کمشنر کو پہلے ہی آئی جی اور چیف سیکریٹری سے ملاقات کی ہدایت دی ہے، اجلاس میں چیف سیکریٹری اور آئی جی پولیس خود بھی شریک ہوں، مزید ایکشن کے لیے رپورٹ الیکشن کمیشن کو بھیجی جائے۔الیکشن کمیشن کے خط کے مطابق اجلاس میں چیف سیکریٹری اور آئی جی پولیس خود بھی شریک ہوں، مزید ایکشن کے لیے رپورٹ الیکشن کمیشن کو بھیجی جائے۔الیکشن کمیشن نے سہیل آفریدی، امیدوار شہرناز عمر ایوب کو 21 نومبر کو طلب کرنے کے نوٹسز بھی جاری کر دیے ہیں۔اتوار کو این اے 18 ہری پور میں ہونے والے ضمنی انتخاب میں عمر ایوب کی اہلیہ الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں۔الیکشن کمیشن کے ترجمان کے مطابق وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کی تقریر کے دوران مفرور مجرم عمر ایوب بھی ساتھ کھڑا تھا، عمر ایوب کی اہلیہ الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں۔ترجمان کے مطابق سیکرٹری داخلہ کو خط لکھا جائے گا کہ سیکیورٹی کے فول پروف انتظامات کیے جائیں، ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر، آر او اور انتخابی عملے، ووٹر اور پبلک کیتحفظ کو یقینی بنایا جائے، پریزائیڈنگ آفیسر کی پولنگ اسٹیشن کی طرف اور الیکشن کے بعد آر او آفس کی جانب سے روانگی کے وقت سیکیورٹی کے انتظامات کیے جائیں۔الیکشن کمیشن کے ترجمان کے مطابق سیکریٹری داخلہ سے خط میں پریزائیڈنگ آفیسر اور الیکشن مواد کو نقل وحرکت کے دوران تحفظ دینے کا بھی کہا جائے گا، کسی فرد، پبلک آفس ہولڈر نے الیکشن کے پُرامن انعقاد میں مداخلت کی کوشش کی تو سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بقیہ 13

11 ویں بار وارنٹ گرفتاری جاری ہونے کے بعد پاکستان تحریک انصاف کے بانی کی ہمشیرہ علیمہ خان راولپنڈی کی انسدادِ دہشت گردی کی خصوصی عدالت (اے ٹی سی) میں پیش ہوگئیں جس پر عدالت نے آئندہ تاریخ پر علیمہ خان کو لازمی حاضری کا حکم دیتے ہوئے تمام وارنٹس ختم کردیے، عدالت نے ملزمہ کی جائیداد بحق سرکار ضبطی کا عمل بھی ختم کر دیا۔اے ٹی سی کے جج امجد علی شاہ نے 26 نومبر احتجاج کیس کی سماعت کی، علیمہ خان کے عدالت پہنچنے پر مقدمے کے دیگر 10 ملزمان اور پانچوں گواہ بھی عدالت میں موجود تھے۔فاضل جج نے مقدمے کی سماعت شروع کی تو علیمہ خان نے مقدمے میں شامل دہشت گردی کی دفعہ 7 اے ٹی اے کو چیلنج کرتے ہوئے اسے غیر قانونی قرار دینے کی درخواست دائر کی۔علیمہ خان نے اپنے خلاف جاری تمام وارنٹ گرفتاری منسوخ کرنے اور منجمد بینک اکاؤنٹس بحال کرنے کی درخواست بھی دی۔عدالت نے 7 اے ٹی اے ختم کرنے کی درخواست سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے وکیلِ سرکار کو نوٹس جاری کردیا اور 26 نومبر کو دلائل طلب کر لیے۔عدالت نے جائیداد بحق سرکار ضبطی کا عمل بھی ختم کردیا۔علیمہ خان کی پیشی کے موقع پر سماعت ایک گھنٹے سے زائد جاری رہی اور اس دوران سرکاری وکیل نے وارنٹ منسوخی اور بینک اکاؤنٹس بحالی کی سخت مخالفت کی، تاہم عدالت نے آئندہ تاریخ پر علیمہ خان کو حاضری لازمی کا حکم دیتے ہوئے جاری تمام وارنٹس ختم کر دیے اور آئندہ سماعت پر پانچوں گواہان کو بھی طلب کر لیا۔قبل ازیں دورانِ سماعت پراسیکیوٹر نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ یہ دانستہ طور پر پیش نہیں ہوئیں، انہوں نے عدالتی امور میں رکاوٹ ڈالی ہے، مقدمے کی طوالت کے لیے عدالت پیش نہیں ہورہی تھیں، یہ توہین عدالت ہے۔

بقیہ 14

بدعنوانی سے متعلق رپورٹ جاری کردی جس میں پاکستان میں مسلسل بدعنوانی کے خدشات کی نشاندہی کرتے ہوئے آئی ایم ایف کا 15 نکاتی اصلاحاتی ایجنڈا فوری شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے جب کہ اس رپورٹ کا دائرہ صرف وفاقی سطح کی کرپشن اور گورننس تک محدود ہے۔رپورٹ میں اہم سرکاری اداروں کو حکومتی ٹھیکوں میں خصوصی مراعات ختم کرنے، ایس آئی ایف سی کے فیصلوں میں شفافیت بڑھانے، حکومت کے مالیاتی اختیارات پر سخت پارلیمانی نگرانی کی سفارش کی گئی ہے جب کہ انسدادِ بدعنوانی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔آئی ایم ایف نے ایس آئی ایف سی کے اختیارات، استثنا اور شفافیت پر سوالات اٹھاتے ہوئے ایس آئی ایف سی کی جانب سے سالانہ رپورٹ فوری جاری کرنے کا مطالبہ کیا، رپورٹ میں تمام سرکاری خریداری بھی 12 ماہ میں ای گورننس سسٹم پر لانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پالیسی سازی اور عملدرآمد میں زیادہ شفافیت اور جواب دہی ضروری ہے۔آئی ایم ایف کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سیاسی اور معاشی اشرافیہ سرکاری پالیسوں پر قبضہ کرکے معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں، اشرافیہ اپنی جیبیں بھرنے کے لیے معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں، کرپشن کی نذر ہونے والی رقم سے پاکستان میں پیداوار اور ترقی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔گورننس اور کرپشن سے متعلق رپورٹ میں کہا گیا کہ گورننس بہتر بنانے سے نمایاں معاشی فائدے حاصل ہوں گے، اصلاحات سے پاکستان کی معیشت 5 سے 5.6 فیصد تک بہتر ہوسکتی ہے اور پاکستان 5 سال میں 5.6 فیصد تک جی ڈی پی میں اضافہ کرسکتا ہے۔رپورٹ کے مطابق ٹیکس سسٹم پیچیدہ، کمزور انتظام اور نگرانی بدعنوانی کا باعث ہے، عدالتی نظام کی پیچیدگی اور تاخیر معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہے، ٹیکس ٹو جی ڈی پی تناسب میں کمی بدعنوانی کے خطرات کی علامت ہے جب کہ بجٹ اور اخراجات میں بڑے فرق سے حکومتی مالیاتی شفافیت پر سوالات ہیں۔گورننس اور کرپشن رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اینٹی کرپشن پالیسیوں میں تسلسل کی کمی اور غیر جانبداری سے اداروں پر عوام کا اعتماد ختم ہورہا ہے، پاکستانیوں کو سروسز کے حصول کی خاطر مسلسل ادائیگیاں کرنا پڑتی ہے، حکومتی اور بیوروکریسی کے زیر اثر اضلاع کو زیادہ ترقیاتی فنڈ ملے ہیں۔رپورٹ کے مطابق سرکاری عہدوں پر فائز شوگر ملز مالکان نے مسابقت کی قیمت پر اپنے کام کو منافع بخش رکھا، شوگر مل مالکان اپنے فائدے کے لیے برآمدات اور قیمتوں کے تعین کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوئے، وافر ذخیرہ ہونے کے باوجود شوگر مل مالکان نے مصنوعی قلت پیدا کرنے اور قیمتوں میں ہیرا پھیری کے لیے ملی بھگت کی۔آئی ایم ایف رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پی ٹی آئی حکومت کی 2019 میں چینی برآمد کی اجازت ظاہر کرتی ہے اشرافیہ اپنے مفاد کے لیے پالیسیوں پر قابض ہیں، چینی کی تحقیقاتی رپورٹ میں سیاسی ہیوی ویٹ کو مجرم قرار دیا گیا ہے اور تحقیقاتی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی گئی کہ برآمدی دباؤ سے چینی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا

بقیہ 15

کی متوقع ہے۔ترجمان کے مطابق پنجاب بھر میں اربن ٹری پلانٹیشن ڈرائیو کے پہلے مرحلے کا آغاز ہو گیا ہے، پہلے مرحلے میں منڈی بہاؤالدین، ملکہ وال، سرگودھا اور بھلوال شامل ہیں۔منڈی بہاؤالدین میں ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں شجرکاری مہم کا باضابطہ افتتاح ہوا۔وفاقی وزیر ریلویز محمد حنیف عباسی نے مہم کیلئے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کروائی ہے۔ریلوے ٹریکس کے اطراف شجرکاری کا دائرہ کار جلد پورے پنجاب تک بڑھا دیا جائے گا، ٹری پلانٹیشن ڈرائیو ماحول دوست ریلوے اور سرسبز پنجاب کی طرف اہم قدم ہے۔

بقیہ 16

میں باب دوستی سے ہر قسم کی تجارت اور ویزا ٹریولنگ معطل رہی۔لیویز حکام کے مطابق سندھ پنجاب اور بلوچستان میں غیرقانونی مقیم افغان باشندوں کا باب دوستی سے انخلا جاری رہا۔حکام کے مطابق طورخم میں تجارتی گزرگاہ بند ہونے سے کارگو گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔شمالی وزیرستان میں غلام خان بارڈر، جنوبی وزیرستان میں انگور اڈا اور ضلع کرم میں پاک افغان سرحد خرلاچی کے بھی بند ہونے سے مال بردار گاڑیوں سمیت تمام آمدورفت بھی معطل رہی۔

بقیہ 17

اور فلپائن سات دہائیوں پر محیط دوستی اور تعاون کے مضبوط رشتے میں منسلک ہیں۔ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ نے کہا کہ تجارت، سیاحت، سرمایہ کاری اور زرعی شعبے میں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ تعلیم، تحقیق، اسکالرشپ پروگرامز اور یونیورسٹی سطح کے تعاون کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ملک ظہیر اقبال چنڑ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ایک وژنری لیڈر ہیں جو صوبہ کی خدمت کے لیے دن رات محنت کررہی ہیں، ڈپٹی سپیکر نے مزید کہا کہ دونوں ممالک گڈ گورننس کے منصوبوں کے ذریعے عوام کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔فلپائنی سفیر ڈاکٹر ایمانوئل آر فرنینڈیز نے بھی باہمی ثقافتی روابط، نوجوانوں اور طلبہ کے لیے ایکسچینج آف وزٹس کے فروغ کی اہمیت اجاگر کی اور پاکستان وفلپائن کے درمیان دیرینہ احترام اور دوستی کے مضبوط تعلقات کا ذکر کیا۔ڈپٹی سپیکر نے وفد کو پنجاب اسمبلی کی کارروائی، قانون سازی اور کمیٹیوں کی کارکردگی سے آگاہ کیا پنجاب اسمبلی اور فلپائن کی قانون ساز اسمبلیوں کے درمیان ورکنگ ریلیشن کو مزید وسعت دینے کی تجویز پر بھی غور کیا گیا۔اس موقع پر فلپائنی سفیر کی اہلیہ ایلس کالو فرنینڈیز اور چیئرپرسن ینگ پارلیمنٹیرینز فورم آمنہ حسن شیخ اور اراکین اسمبلی احسان ریاض اور سلمان شاہد مہندی بھی موجود تھے، آمنہ حسن شیخ نے وفد کو ینگ پارلیمنٹیرینز فورم کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔وفد نے پنجاب اسمبلی کے ایوان کا دورہ بھی کیا۔

بقیہ 18

کہا کہ عوامی فلاح کے جاری منصوبوں میں وزیراعلیٰ مریم نواز کی ہدایات اور وژن کو لازمی مدنظر رکھا جائے۔گزشتہ مالی سال کے دوران وزیراعلیٰ کے ضلعی دیرپا ترقی کے اہداف (ایس ڈی جیز) پروگرام کے تحت 52 ارب سے 2800 سکیمیں مکمل کی گئیں۔الحمداللہ ایس ڈی جیز کی یہ تمام سکیمیں گزشتہ سال شروع ہوکر ایک سال کے اندر مکمل کی گئیں۔انہوں نے کہا کہ مری ترقیاتی پروگرام کے تحت 6.2 ارب کی لاگت سے 32 سکیمیں مکمل کی گئیں۔اسی طرح مری میں بارانی پانی کے ذخیرے اور مال روڈ کی اپ لفٹنگ کی سکیموں پر کام جاری ہے۔ذیشان رفیق نے کہا کہ وزیراعلیٰ کے مریم نواز مثالی گاؤں پروگرام کے تحت 800 دیہات میں سیوریج، نکاسی آب کی سکیمیں مکمل ہوں گی۔دیہات میں واٹر سپلائی اور روایتی چھپڑوں کی بحالی کے اس منصوبے پر 60 ارب لاگت آئے گی۔ابتدائی طور پر پنجاب کے 550 دیہات کو ماڈل ویلج پروگرام کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔دیہات میں کچی گلیوں کو پختہ کرنے کے ساتھ چلڈرن پارک بنائے جائیں گے۔اجلاس میں لاہور کے تاریخی ورثے کی حفاظت اور ترقی کے منصوبے ''لہر'' LHAR کی سکیموں پر بھی غور کیا گیا۔ذیشان رفیق نے کہا کہ ''لہر'' کے تحت نئے پارکنگ پلازوں اور بجلی کے انڈر گراؤنڈ انفرا اسٹرکچر کی تعمیر ہوگی۔قدیم شہر کے لئے نکاسی آب، فصیل، سرکلر گارڈن اور نیلا گنبد ایریا کی بحالی سمیت 32 ارب کی 16 سکیمیں بنائی گئی ہیں۔مغلیہ دور کے شاہکار شالامار گارڈنز اور ناصر باغ کے نزدیک بھی زیر زمین پارکنگ اور آرکیڈ بنائے جائیں گے۔انہوں نے ہدایت کی کہ والڈ سٹی لاہور اتھارٹی قدیم تاریخی اور ثقافتی ورثے کی حفاظت کے منصوبے نہایت احتیاط کے ساتھ مکمل کرے۔

بقیہ 19

والا شناختی کارڈ بنانے کی بھی اجازت نہیں تھی، مگر بےنظیر انکم سپورٹ پروگرام نے لاکھوں خواتین کو شناخت، مالی تحفظ اور بااختیار بنایا، اور آج یہ خواتین اپنے خاندانوں کی کفالت کر رہی ہیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کو سوسائٹی برا※ خصوصی افراد کی وہیل چیئر تقسیم میں کیا سید یوسف رضا گیلانی نے اقوام متحدہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ زلزلوں اور سیلاب جیسی آفات میں عالمی اداروں نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی۔قائم مقام صدر نے کہا کہ انسانیت کا اصل پیغام یہ ہے کہ آپ اس کے لیے کام کریں جو آپ کو بدلے میں کچھ نہ دے سکے۔قائم مقام صدر یوسف رضا گیلانی کی تقریر کے دوران شرکاء نے جنوبی پنجاب کے الگ صوبے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا جس پر سید یوسف رضا گیلانی کا کہنا تھا کہ وہ پہلے رہنما ہیں جنہوں نے پنجاب اسمبلی، قومی اسمبلی اور سینیٹ سے الگ صوبے کی قرارداد منظور کرائی۔انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب کو نام کا صوبہ نہیں بلکہ الگ اسمبلی، الگ وزیراعلیٰ، الگ گورنر، الگ بجٹ اور این ایف سی ایوارڈ اور سینٹ نمائندگی میں مکمل حصہ دیا جانا چاہیے۔سید یوسف رضا گیلانی کا کہنا تھا کہ ان کے دورِ حکومت میں جنوبی پنجاب کے لیے چونتیس فیصد (پی ایس ڈی پی) بجٹ مختص کیا گیا جس کے تحت یونیورسٹیاں، کالجز، پل، بائی پاس اور متعدد ترقیاتی منصوبے مکمل ہوئے۔انہوں نے کہا کہ ننانوے فیصد لوگ ان کے پاس روزگار کے لیے آتے ہیں اور روزگار کا مستقل حل صرف نئے صوبے کا قیام ہے۔تقریب کے دوران یوسف رضا گیلانی نے سوسائٹی فار اسپیشل پرسنز (ایس ایس پی) کی خدمات کو بھی سراہا۔انہوں نے کہا کہ ایس ایس پی کا کسٹمائزڈ وہیل چیئر پروگرام معذور افراد کے لیے زندگی بدل دینے والا منصوبہ ہے، جس کے تحت ضرورت کے مطابق خصوصی وہیل چیئرز، ہنر اور روزگار کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ادارہ اب تک آٹھ ہزار وہیل چیئرز تقسیم کر چکا ہے جبکہ ایک ہزار سے زائد افراد کمپیوٹر، سلائی اور دیگر ہنر سیکھ کر خود کفیل ہو چکے ہیں۔تین سو افراد وہیل چیئر بنانے اور مرمت کرنے کی تربیت حاصل کر چکے ہیں

بقیہ 20

شالیمار 720، جوہر ٹاؤن 586، لوئر مال کا 494 اور کینٹ کے اطراف کا 423 ریکارڈ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ گوجرانوالہ میں ایئر کوالٹی انڈیکس 645، فیصل آباد 295، بہاولپور میں 283 اور پشاور میں 444 ریکارڈ کیا گیا ہے جبکہ بھارتی دارالحکومت دہلی پہلے نمبر پر آگیا، اے کیو آئی 502 ریکارڈ کیا گیا ہے۔دوسری جانب لاہور کا کم سے کم درجہ حرارت 11 جبکہ زیادہ سے زیادہ 26 ڈگری سینٹی گریڈ تک جانے کا امکان ہے، شہر کا موجودہ درجہ حرارت 16 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا ہے، ہوا میں نمی کا تناسب 74 فیصد تک جا پہنچا ہے، ہوا کی رفتار دو کلومیٹر فی گھنٹہ ریکارڈ کی گئی ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق دسمبر کے آغاز میں لاہور میں بادل برسنے کے امکانات ہیں۔

بقیہ 21

ان کے ہمراہ تھے۔کمشنر لاہور نے مختلف سڑکوں، چوراہوں اور بازاروں کا معائنہ کرتے ہوئے صفائی، ٹریفک نظم وضبط اور سڑکوں کی حالت پر اطمینان کا اظہار کیا۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی ہدایات پر لاہور کے تمام علاقوں میں سڑکوں کو خوبصورت، محفوظ اور صاف بنانے کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں، زیبرا کراسنگ، روڈ مارکنگ، اور واک ویز کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنایا جارہا ہے تاکہ شہریوں کو بہتر سہولیات میسر آئیں اور شہر کے حسن بھی نمایاں ہو۔کمشنر لاہور نے ستھرا پنجاب ٹیم کے انچارج سید علی رضا کو شاباش دی۔

بقیہ 22

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کی جانب سے کہا گیا کہ آپریشن کے بعد متعلقہ علاقوں میں کلیئرنس اور سینیٹائزیشن آپریشنز جاری ہیں، آپریشن 'عزمِ استحکام' کے تحت دہشتگردی کے مکمل خاتمے تک آپریشنز جاری رہیں گے۔آئی ایس پی آر کے مطابق غیر ملکی حمایت یافتہ دہشتگرد نیٹ ورکس کے خلاف کارروائیاں تیز کردی گئی ہیں، دہشتگردوں کو ان کے انجام تک پہنچایا جائے گا۔

بقیہ 23

کی کوشش کررہی ہے، ٹریفک پولیس پارٹی کی ٹرانسپورٹ پر لگی فلیکسز کو زبردستی اتروا رہی ہے جبکہ پیپلز پارٹی لاہور کے دفتر کو ایل ڈی اے نے 8 لاکھ 74 ہزار کا نوٹس سیاسی سرگرمی کرنے پر بھیجا ہے، 24 گھنٹے میں مہم بند نہ ہوئی تو کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور سی ٹی او آفس کا گھیراؤ کریں گے۔ان خیالات کا اظہار پیپلز پارٹی کے رہنماؤں فیصل میر، مجید غوری نے جوہر ٹاؤن آفس میں سبط حسن اور شاہد عباس ایڈووکیٹ کیساتھ ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اس موقع پر رم فاروق، عزیز عباسی، شہباز درانی اور اللہ دتہ وٹو بھی موجود تھے۔فیصل میر نے کہا کہ پیپلز پارٹی اس وقت (ن) لیگ کی اتحادی جماعت ہے اور ہم اپنی قیادت کی ہدایت پر اس اتحاد کو ساتھ لیکر چل رہے ہیں۔ہم وزیر اعظم شہباز شریف سے کہنا چاہتے ہیں کہ پنجاب حکومت کے خلاف بیوروکریسی سازش کر رہی ہے۔ڈپٹی کمشنر اور سی ٹی او لاہور کے متعلق تحقیقات کرائی جائیں، لاہور انتظامیہ پیپلز پارٹی کی سیاسی سرگرمیوں پر روک ٹوک کرتی ہے۔جبکہ مجید غوری کو فون کر کے پیپلز پارٹی کی ممبر سازی مہم روکنے کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔انہوں نے زور دیکر کہا کہ لاہور میں جگہ جگہ (ن) لیگ کے دفاتر ہیں، وہ اس مہم میں شامل نہیں ہوسکتی، سی ٹی او اور ایل ڈی اے کی بدنیتی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے 80 انچ ماڈل ٹاؤن کو کوئی جرمانہ یا نوٹس نہیں کیا۔انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی طرف سے (ن) لیگ کا نام استعمال کر کے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ہم کسی سرکاری دفتر پر نہیں اپنی پراپرٹی پر اشتہارات لگاتے ہیں، 24 گھنٹے میں یہ مہم بند نہ ہوئی تو کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور سی ٹی او آفس کا گھیراؤ کریں گے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ سی ٹی او کے خاندان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس چیک کروائے جائیں۔پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ وزیراعظم شہباز شریف لاہور انتظامیہ کو فوری معطل کر کے تحقیقات کرائیں۔پیپلز لائرز فورم لاہور ڈویژن کے صدر شاہد عباس ایڈوکیٹ نے کہا کہ ہمارے ورکروں کے حوصلے ایسی حرکتوں سے پست نہیں کیے جا سکتے، ہمیں حق حاصل ہے کہ بطور پاکستانی اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں۔انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 16 کے تحت ہم اپنے دفتر، گھر اور گاڑی پر پارٹی کا جھنڈا اور بینرز لگا سکتے ہیں۔سیاسی انتقامی میں ملوث سرکاری ملازمین کیخلاف قانونی چارہ جوئی کریں گے۔سبط حسن نے کہا کہ بار بار پیپلز پارٹی کا راستہ روکنے کی کوشش کی جارہی ہے، پنجاب کی بیوروکریسی ہوش کے ناخن لے، ٹھیک نہ ہوئے تو دھرنا دیں گے۔

بقیہ 24

میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس سے ڈرائیونگ انتہائی خطرناک ہو چکی ہے۔موٹروے پولیس نے سفر کرنے والے مسافروں کو ہدایت کی کہ دھند کے موسم میں غیر ضروری سفر بالکل نہ کریں، گاڑی میں فوگ لائٹس کا استعمال کریں، اگلی گاڑی سے معمول سے زیادہ فاصلہ رکھیں اور تیز رفتاری سے مکمل پرہیز کریں۔ترجمان موٹروے پولیس کے مطابق سفر کا ارادہ کرنے والے شہری موٹروے کی تازہ صورتحال جاننے کے لیے ہیلپ لائن 130 رابطہ کریں۔مسافر معلومات کے لیے موٹروے پولیس کے آفیشل فیس بک، ٹوئٹر اور دیگر سوشل میڈیا کاؤنٹس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

بقیہ 25

ہیں۔پاکستان عمان کے ساتھ دوطرفہ تعاون کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔انہوں نے عمان کے قومی دن پر عوام اور قیادت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔محمد حنیف عباسی نے کہا کہ پاکستان اور عمان کے تعلقات میں تجارت، سرمایہ کاری اور عوامی روابط کے فروغ کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔وزیر ریلویز نے عمان کی مزید ترقی اور خوشحالی کے لیے دعا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بقیہ 26

میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔جمعرات کی صبح صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں کم سے کم درجہ حرارت ایک ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔قلات ایک ڈگری سینٹی گریڈ، سبی 12، نوکنڈی 9، گوادر کی ساحلی پٹی پر 14 اور جیوانی میں 19 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔

بقیہ 27

سزا، ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ بھی عائد کیا جاسکے گا۔مسودے کے مطابق بیوی، بچوں کے علاوہ گھر میں معذور افراد یا بزرگ افراد کا تعاقب کرنا بھی جرم ہوگا، بیوی کو مرضی کے بغیر گھر میں دیگر افراد کے ساتھ رکھنا بھی قابل سزا جرم ہوگا، خاندان کے افراد کی پرائیویسی یا عزت نفس مجروح کرنا بھی جرم قرار دیا گیا۔متن میں کہا گیا ہے کہ بیوی یا گھر میں رہنے والے دیگر افراد کو جسمانی تکلیف پہنچانے کی دھمکی بھی قابل سزا جرم ہوگا، گھر میں ایک ساتھ رہنے والے کسی بھی فریق پر الزام لگانے پر بھی سزا ہوگی، بیوی بچوں یا گھر میں رہنے والی دیگر فریق کا خیال نہ کرنا بھی قابل سزا جرم ہے۔قومی اسمبلی سے پاس ہونے والے ڈومیسٹک وائلنس بل میں جنسی اور معاشی استحصال کو بھی کور کیا گیا ہے، بل کا اطلاق بیوی، بچوں، گھر کے بزرگ افراد، لے پالک، ٹرانس جینڈر جو ایک ساتھ رہتے ہوں ان پر ہوگا۔واضح رہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی رکن اسمبلی شرمیلا فاروقی نے یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا تھا۔

بقیہ 28

میں پاکستان کی نمائندگی کررہے ہیں نے اس موقع پر تیونس، پرتگال اور ایران کے وزرائے زراعت اور وفود کے ساتھ اہم دوطرفہ ملاقاتیں کیں۔اس کے علاوہ وزیر نے آئی اوسی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جائے مے لیو سے تفصیلی ملاقات بھی کی۔یہ ملاقاتیں کونسل کے دوسرے سیشن اور بین الاقوامی مندوبین کے اعزاز میں دیے گئے سرکاری عشائیے کے دوران منعقد ہوئیں۔ایرانی وزیر کے ساتھ ملاقات میں پاکستان اور ایران کے درمیان بڑھتے ہوئے زرعی تعاون پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ایرانی وفد نے وزیر کو آگاہ کیا کہ ایران نے گزشتہ برس کے دوران پاکستان سے زرعی مصنوعات کی درآمد دوگنا بڑھا دی ہے، خصوصاً مکئی، چاول اور گوشت کی کیٹیگریز میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، اور ایران ان شعبوں میں تجارت مزید بڑھانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ایرانی وزیر نے پاکستانی مصنوعات کے معیار کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایران پاکستانی زرعی اجناس کے لیے مزید بہتر سپلائی چین تعاون چاہتا ہے۔وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے ایران کی دلچسپی کا خیرمقدم کیا، ایرانی حکومت کا مارکیٹ تک بڑھتی رسائی دینے پر شکریہ ادا کیا، اور یقین دلایا کہ پاکستان اس تعلق کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مکمل تعاون فراہم کرے گا۔وزیر نے کہا کہ پاکستان ایران کے ساتھ طویل المدتی زرعی شراکت داری کا خواہاں ہے اور دونوں ممالک معیار، لاجسٹکس اور مشترکہ تحقیق کے شعبوں میں تعاون بڑھا سکتے ہیں۔تیونس کے وزیر کے ساتھ ملاقات میں زرعی شعبے خصوصاً اولیو کے حوالے سے تیونس کی عالمی شہرت یافتہ مہارت پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔تیونسی وفد نے اپنے جدید اولیو آئل پروسیسنگ نظام کے بارے میں آگاہ کیا اور پاکستان کے ساتھ تکنیکی تعاون، ماہرین کی تربیت اور مشترکہ تحقیق کی پیشکش کی۔وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے تیونس کی مہارت سے استفادہ کرنے میں گہری دلچسپی ظاہر کی اور پاکستان کے اولیو بیلٹ کی اہمیت واضح کی۔وزیر نے تیونس کو پاکستان کا دورہ کرنے کے لیے تکنیکی وفد بھیجنے کی دعوت دی تاکہ اولیو کی کاشت، پروسیسنگ اور ویلیو ایڈیشن میں تعاون کے مواقع کا جائزہ لیا جا سکے۔وفاقی وزیر نے پرتگال کے وفد سے بھی ملاقات کی جس میں فوڈ سیفٹی، زرعی ٹیکنالوجی، ویلیو ایڈیشن اور تعلیمی و تحقیقی شراکت داری کے حوالے سے تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔پرتگالی وزیر نے خطے میں غذائی تحفظ کے لیے پاکستان کے کردار کو سراہا اور جانوروں کی صحت، ماہی پروری، موسمیاتی تغیر سے ہم آہنگ کاشتکاری اور جدید زرعی پروسیسنگ میں تعاون بڑھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے پاکستان کے زرعی شعبے کی جدید ترین اصلاحات کو اجاگر کرتے ہوئے پرتگال کی جانب سے مشترکہ منصوبوں اور تکنیکی تعاون کی پیشکش کا خیر مقدم کیا۔آئی اوسی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جائے مے لیو سے ملاقات میں انہوں نے وزیر کے قرطبہ میں 122ویں اجلاس میں شرکت پر شکریہ ادا کیا اور پاکستان کی جانب سے آئی اوسی کی رکنیت کے عمل میں فعال کردار کو سراہا۔انہوں نے وزیر کو رکنیت کے حتمی مراحل سے آگاہ کیا اور دعوت دی کہ وہ میڈرڈ میں آئی اوسی ہیڈکوارٹر کا دورہ کریں جہاں پاکستان کی رکنیت کے سلسلے میں پرچم کشائی کی تقریب اور آئی اوسی کے باغ میں پاکستان کے نمائندہ اولیو کے پودے کی شجرکاری کی جائے گی۔وفاقی وزیر نے اس دعوت اور تعاون پر شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان اولیو کو ایک قیمتی اور جدید معاشی فصل کے طور پر فروغ دینے کے لیے آئی اوسی کے عالمی اقدامات میں بھرپور کردار ادا کرے گا۔

بقیہ 29

کیس کیٹیگرائزیشن اور ریکارڈ ڈیجیٹائزیشن میں نمایاں پیش رفت ہوئی۔1 لاکھ 26 ہزار ریکارڈز ڈیجیٹائز، مزید کام مقررہ مدت میں مکمل ہوگا، ای کورٹس کے لئے وزارت آئی ٹی اور ڈیجیٹل اتھارٹی سے اشتراک کا فیصلہ کیا گیا، اجلاس میں عدالتوں کی مکمل ڈیجیٹائزیشن کے ماسٹر پلان پر بریفنگ دی گئی۔چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے کہا کہ شفافیت اور مالی نظم وضبط عدلیہ کی مضبوطی کے لئے لازم ہے، بروقت انصاف آئینی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے، چیف جسٹس نے تمام محکموں کو زیر التوا کام تیز رفتاری سے مکمل کرنے کی ہدایت کی۔

بقیہ 30

سہیل اشرف، اسپیشل سیکرٹری ایڈمن صائمہ، ایڈیشنل سیکرٹریز، چیف انجینئر ز اور ایکسینز نے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔اجلاس کے دوران صوبائی وزیر کو وزیراعلیٰ پنجاب کے اعلان کردہ اہم منصوبوں کی تعمیراتی پروگریس سے آگاہ کیا گیا۔بتایا گیا کہ ملتان وہاڑی روڈ، واہگہ بارڈر روڈ اور فیصل آباد چنیوٹ روڈ کی تعمیر تیزی سے جاری ہے۔صوبائی وزیر نے ہدایت کی کہ تعمیراتی کام کی رفتار کو مزید تیز کیا جائے تاکہ عوام کو بہتر سفری سہولیات جلد فراہم کی جاسکیں۔انہوں نے روڈ بحالی پروگرام کو بھی جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت جاری کی۔ملک صہیب احمد بھرتھ نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے اعلان کردہ لوکل روڈ پروگرام کی اسکیموں کو جلد مرتب کیا جائے۔انہوں نے ہدایت کی کہ تمام ایکسین اپنے متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز سے میٹنگ کریں تاکہ ضلعی سطح پر منصوبوں کی پیش رفت کا درست انداز میں جائزہ لیا جاسکے۔انہوں نے واضح کیا کہ ناقص کارکردگی اور ترقیاتی فنڈز کا بروقت استعمال نہ کرنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔صوبائی وزیر نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ فنڈز کا استعمال کم کرنے والے اور ناقص کارکردگی کے حامل افسران کی فہرست تیار کی جائے۔انہوں نے اعلان کیا کہ جو ایکسین منصوبوں کو بروقت مکمل نہیں کرتے یا فنڈز موجود ہونے کے باوجود استعمال نہیں کرتے، انہیں ان کے عہدوں سے ہٹا دیا جائے گا۔ملک صہیب احمد بھرتھ نے یہ بھی ہدایت کی کہ ڈویژن کی سطح پر تمام منصوبوں کی پیش رفت سے متعلق جامع بریفنگ فراہم کی جائے۔انہوں نے کہا کہ صوبہ بھر میں ریکارڈ ترقیاتی کام ہو رہے ہیں، جو حکومت پنجاب کے وژن اور محکمے کی انتھک محنت کا ثبوت ہیں۔

بقیہ 31

دو لاکھ روپے بڑھا کر آٹھ لاکھ کی بجائے دس لاکھ روپے کردیا گیا ہے۔صوبائی وزیر لیبر منشاء اللہ بٹ نے کہا کہ یہ تمام اضافہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کی خصوصی ہدایت پر کیا گیا ہے، جو صوبے کے محنت کش طبقے کو معاشی تحفظ فراہم کرنے کے لیے تاریخی اقدامات کر رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت محنت کشوں کی زندگیوں میں حقیقی بہتری لانے کیلئے عملی اقدامات پر یقین رکھتی ہے۔وزیر لیبر نے مزید بتایا کہ محنت کشوں کو مریم نواز راشن کارڈ کے ذریعے ماہانہ تین ہزار روپے سبسڈی دی جارہی ہے، جس سے لاکھوں خاندانوں کو ریلیف پہنچ رہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وزیراعلیٰ پنجاب نے نئی لیبر کالونیاں بنانے کی منظوری بھی دے دی ہے تاکہ محنت کشوں کو بہتر رہائشی سہولیات مل سکیں۔منشاء اللہ بٹ نے کہا کہ پنجاب حکومت محنت کشوں کے بچوں کے لیے سازگار تعلیمی ماحول فراہم کر رہی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز محنت کشوں کو خوشحال بنانے کے لیے تمام ممکنہ مواقع فراہم کر رہی ہیں۔انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت کے یہ اقدامات محنت کش طبقے کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے اور یہ سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

بقیہ 32

موجود ہوتا تو کہیں نہ کہیں سے ٹریس ہو جاتے، والدین کیوں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ڈی آئی جی انوسٹی گیشن ذیشان رضا نے آگاہ کیا کہ ہم نے رحیم یار خان اور راجن پور کے علاقوں میں ٹیمیں بھیجی ہیں، ہیومن ٹریفکنگ کے پہلو سے بھی کیس پر تفتیش کی ہے، اس پر عدالت نے استفسار کیا کہ ابھی بھی آپ کی ٹیم تفتیش کررہی ہے؟۔ڈی آئی جی نے بتایا کہ تین مختلف جگہوں پر ہماری ٹیمز موجود ہیں، جن پولیس افسران نے پہلے رسپانڈ کیا ان سے بھی دوبارہ پوچھ گچھ کی، عدالت نے پوچھا کہ آپ کی ٹیم جو جا مشورہ گئی ہوئی ہے اس کے لیے کتنا ٹائم چاہیے، ایسا نہیں ہوسکتا کہ دنیا میں کسی نے بھی اس خاتون کو دیکھا نہ ہو۔ڈی آئی جی نے کہا کہ ایک ٹک ٹاک اکاؤنٹ کو دیکھا جس پر اس خاتون کی تصویر لگی ہوئی تھی، یہ ایک کانسٹیبل کا اکاؤنٹ تھا جس نے بطور مزاح یہ تصویر وہاں اپ لوڈ کی تھی۔عدالت عالیہ نے استفسار کیا کہ یہ اکاؤنٹ کب بنا اور یہ تصویر اس پر کب لگی، یہ پولیس اہلکار ہے تو اس سے تفتیش کا طریق کار بھی مختلف ہی ہوگا، میں نے صرف یہ پوچھا کہ ٹک ٹاک اکاؤنٹ کب بنا، آپ نے کہا چھ ماہ پہلے، ایک پولیس آفیسر کیسے لڑکی کی تصویر کو ٹک ٹاک پر لے کر آیا۔عدالت نے مزید پوچھا کہ یہ تصویر سوشل میڈیا پر کیسے موجود تھی، کیا آپ لوگوں کا ریکارڈ محفوظ نہیں ہے؟ کیا حساس ریکارڈ ہر ایک کی رسائی میں ہوتا ہے، آپ خواتین کا مذاق بناتے ہیں اور پھر ریکارڈ کو استعمال کرتے ہیں؟ آپ جنرل پبلک کی طرف ڈھونڈ رہے ہیں کبھی اپنی طرف بھی دیکھ لیا کریں۔

بقیہ 33

اور معاشرے کو ہوتا ہے، سیاست میں اعتدال قوموں کو آگے لے کر جاتا ہے۔وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے کہا کہ سیاست میں اگر انتشار اور انتہا پسندی آئے گی پھر نہ ملک آگے چلے گا اور نہ نظام چل پائے گا۔پھر وہی ہوگا جو اس ملک میں کئی دفعہ ہو چکا ہے۔پھر سیاست دانوں کی بساط لپیٹی جاتی ہے۔سینیٹر عرفان صدیقی مرحوم پر بات کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ دوسروں کو منطق کے ساتھ قائل کرنا عرفان صدیقی کا خاصا تھا۔سب کو آسان الفاظ میں سمجھانا عرفان صدیقی کو آتا تھا۔انہوں نے کہا کہ عرفان صدیقی نے گرم سیاسی ماحول میں سرد ہوا کا کردار ادا کیا، وہ ہمارے پارلیمانی لیڈر تھے۔وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ نے کہا کہ ایوان کی کارروائی بھی انہیں چلانی ہوتی تھی تو عرفان صدیقی کا جھکاؤ اپوزیشن کی طرف رہتا تھا، عرفان صدیقی کہتے تھے مائیک اپوزیشن کے پاس رہنا چاہیے ہمیں ان کی بات سننی چاہیے۔

بقیہ 34

حوالے کہا ہے کہ تمام متنازعہ قوانین کے خلاف درخواستیں دائر کریں گے، غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرنے کا مقصد ہارس ٹریڈنگ کو فروغ دینا ہے، لوکل گورنمنٹ ایکٹ کو چیلنج کرنے کے حوالے سے مشاورت جاری ہے۔قانون بنانے سے پہلے کوئی بحث نہیں ہوتی، اسمبلی کا کردار صرف ربڑ اسٹیمپ کا ہے، صوبے میں قانون سازی عوامی مفاد کیلئے نہیں سیاسی انتقام کیلئے ہورہی ہے، سی سی ڈی کے قیام میں بھی انسانی بنیادی حقوق کی خلاف ورزیاں ہیں۔

بقیہ 35

جس کے بعد یہ رقم 4 لاکھ سے بڑھا کر 6 لاکھ روپے کر دی گئی۔اسی طرح محنت کشوں کے انتقال کی صورت میں ورثاء کو ملنے والی ڈیتھ گرانٹ 8 لاکھ سے بڑھا کر 10 لاکھ روپے مقرر کر دی گئی ہے۔حکومتی ترجمان کے مطابق یہ اقدام محنت کش طبقے کی فلاح وبہبود اور مالی معاونت کو مضبوط بنانے کیلئے اٹھایا گیا ہے۔

بقیہ 36

دودھ پھینک دیا اور چاقو سے حملہ بھی کیا۔پولیس کے مطابق لاہور کے علاقے گرین ٹاؤن میں ناشتے کا بل مانگنے پر دکاندار کے بچوں پر شدید تشدد کیا گیا، ملزم امجد نے بقایا جات اور ناشتہ بل مانگنے پر ساتھیوں مرتضیٰ، عادل، رضا اور دیگر 7 سے زائد افراد کے ساتھ حملہ کر دیا۔مدعی نے بتایا کہ ملزم امجد نے گرم دودھ دکاندار کے 2 بیٹوں عمر شہزاد اور عباد پر پھینک دیا جس سے دونوں جھلس کر زخمی ہوگئے۔ملزمان نے چاقو کے وار کر کے 2 دیگر بیٹوں نصیب اور گل شاہد کو بھی زخمی کیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔مقدمے کے مطابق ملزمان جاتے ہوئے دکان سے 55 ہزار روپے نقدی اور ایک موبائل فون بھی لوٹ کر لے گئے۔پولیس کے مطابق واقعے کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔

بقیہ 37

طور پر پابندی پر عملدرآمد یقینی بنائیں گے، طلبہ کو ہم نصابی اور شخصیت سازی سے متعلق سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی ترغیب دینے کی ہدایت بھی کی گئی ہے تاکہ ان کی ذہنی و سماجی نشوونما بہتر ہو سکے۔مراسلہ پنجاب اسمبلی میں منظور کی گئی قرارداد کی روشنی میں جاری کیا گیا ہے جس کا مقصد تعلیمی ماحول کو بہتر بنانا اور طلبہ کو غیر ضروری موبائل استعمال سے دور رکھنا ہے۔

بقیہ 38

کی کارکردگی کا 6 گھنٹے طویل کڑا احتساب کیا گیا۔پنجاب نے اپنی حالیہ تاریخ میں پہلی بار 120 ارب روپے کی خطیر بچت کا سنگ میل عبور کیا ہے۔صوبائی وزراء اور سیکرٹریز نے پراجیکٹس پر اعداد وشمار، ٹائم لائن اور نتائج پیش کیے۔ترقی کی نئی راہیں کھولنے کیلئے تھل ایکسپریس وے پراجیکٹ کا شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ایکسپریس وے گوادار اور دیگر علاقوں کو ترقی کی سڑک سے ملائے گی۔پنجاب میں 20 ہزار روڈ پراجیکٹس سے ذریعے 50 ہزار افراد کو باعزت روزگار مل گیا، روزگار سے تقدیر بدلے گی۔پنجاب بھر میں مجموعی طور پر 30 ہزار کلومیٹر سے زائد سڑکوں کی تعمیر ومرمت ہوگی۔100 سال تک چلنے والی خصوصی پلاسٹک سیوریج لائن کا تاریخی منصوبہ شروع ہوگیا۔پہلے فیز کے 440 ماڈل ویلج دسمبر 2026 تک مکمل کرنے کا ٹارگٹ سیٹ کرلیا۔پنجاب میں یکساں ترقی کیلئے ماڈل ویلج میں ڈرین، پینے کا صاف پانی، پارک اور دیگر سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار اپنی چھت، اپنا گھر پروگرام سے 1 لاکھ 15 ہزار سے زائد گھروں کی تعمیر شروع۔پنجاب میں اپنی نوعیت کا پہلا سالٹ ویلج قائم کرنے کی منظوری دی۔میڈیسن صنعت، نوکریاں اور جدید ترقی کے نئے دروازے کھولنے کیلئے پنجاب میں پہلا اور منفرد فارماسیوٹیکل زون قائم کرنے پر اتفاق کیا گیا۔اپنی چھت، اپنا گھر پراجیکٹ کے تحت پہلے فیز میں قرضوں کی 100 فیصد واپسی کا ریکارڈ جمع۔پنجاب میں پہلی بار واسا کے مراکز 5 سے بڑھا کر 19 تک کر دیے گئے۔سال کے آخر تک پورے صوبے میں واسا مراکز ہر شہری کو صاف پانی کی سہولت دستیاب کریں گے۔پہلی بار پنجاب میں پانی کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے 1000 ری چارج ویل اور 100 سے زائد انڈرگراؤنڈ سٹوریج واٹر ٹینک بنائے جائیں۔وہاڑی ملتان روڈ کو جون تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کرلیا۔صاف پانی ہر گھر، ہر سپتال اور ہر سکول تک---پنجاب کے 5500 واٹر فلٹریشن پلانٹ مکمل فنکشنل اور مسلسل مانیٹرنگ کی جائے گی۔پنجاب بھر کین ہسپتال، تھانے اور سکولوں میں 4500 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ قائم کیے جائیں گے۔واسا، پی ایچ اے اور دیگر شہری خدمات کے لئے ایک ہی ہیلپ لائن قائم کرنے کا اصولی فیصلہ کیا گیا۔19 اضلاع کے 21 شہروں میں اپنی زمین، اپنا گھر کی پہلی قرعہ اندازی بہت جلد کرانے کی ہدایت کی ہے۔ہر نئے پٹرول پمپ اور سروس ایریا پر چارجنگ انفرااسٹرکچر کا قیام ضروری قرار دے دیا۔جہلم، چناب برج پر 10 انٹرچینج بنیں گے۔صوبے بھر میں ریلوے پھاٹک پر انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنانے کے لئے سروے رپورٹ طلب کرلی۔وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے جون کے آخر تک گھروں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔پنجاب کا پہلا گارمنٹ سٹی پراجیکٹ مکمل، سرمایہ کاروں کی دلچسپی کا باعث بن گیا۔انڈسٹریل زون میں دوسال میں انڈسٹری نہ لگانے پر پلاٹ منسوخ کرنے کی اصولی منظوری دی گئی۔آسان کاروبار کارڈ اور آسان کاروبار فنانس کے ذریعے 60 ارب روپے کے قرضے، ایک لاکھ 10 ہزار کاروبار کی بڑھوتری، آسان کاروبار فنانس اور آسان کاروبار کارڈ کے ذریعے نئے کاروبار کے لئے 40 فیصد قرضے دیئے جائیں گے۔مراکز صحت کی ری ویمپنگ فیز ٹو کے لئے دسمبر کی ڈیڈ لائن مقرر کردیا۔پنجاب گندم کی بوائی میں دوسرے صوبوں پر لیڈ لے گیا۔ایک کروڑ 65 لاکھ ایکڑ پر گندم کی بوائی، 80 فیصد سے زائد ٹارگٹ حاصل کر لیا گیا۔کسان کارڈ کے پہلے فیز سے 91 فیصد ریکوری مکمل، کاشتکاروں نے 51 ارب روپے واپس کردیئے۔کاشتکاروں کو کسان کارڈ تیسرے فیز کے لئے 43 ارب روپے کے قرضے جاری کردیئے۔پنجاب میں ڈیڑھ سال کے اندر کاشتکاروں کے لئے 30 ہزار سے زائد ٹریکٹر کا ریکارڈ طلب کرلیا۔کاشتکاروں کو ہائی ٹیک میکانائزیشن فنانس سکیم کے تحت 12 قسم کی جدید ترین مشینری دی جائے گی۔وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ماڈل ایگری مال تین ماہ میں مکمل آپریشنل کرانے کا حکم دے دیا۔3100 کسانوں نے اپنے ٹیوب ویل سولر انرجی منتقل کر لیے۔نواز شریف انسٹی ٹیوٹ آف کینسر ٹریٹمنٹ اینڈ ریسرچ پراجیکٹ کی بروقت تکمیل یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کی تعمیر ومرمت کی بحالی کے منصوبے کا جائزہ لیا گیا۔نواز شریف میڈیکل سٹی میں جنیٹک بلڈ ڈیزیز، سرجیکل آرتھوپیڈک سنٹر، برن ہسپتال بھی بنیں گے۔

بچوں کے سروں سے سایہ اٹھ گیا، کئی گھروں کی چولہیں ٹھنڈی پڑ گئیں

ایک ایسا لمحہ جو بگن کے ہر دل میں آج بھی زندہ ہے۔ اس دن بے گناہوں کا خون بہایا گیا

کرم)22.نومبر 2025.اس دن سے ایک سال پہلی ۔22.نومبر ۔2024. بگن جو وقعہ یقینن اج بھی ان علاقے کے عوام ھمزادہ ہے ان کا ایک سال پورا ھویٔ ابھی تک (رپورٹ محمد خالق اورکزئی) بگن 22 نومبر 2024 شہداء کا خون پکار رہا ہے انصاف کب ملے گا 22 نومبر 2024 کوئی معمولی تاریخ نہیں یہ چیخ ہے، زخم ہے، ایک ایسا لمحہ جو بگن کے ہر دل میں آج بھی زندہ ہے۔اس دن بے گناہوں کا خون بہایا گیا، گھروں کو جلایا گیا اور انسانیت کو شرمندہ کیا گیا۔بگن کے معصوموں کا خون ابھی سوکھا نہیں، ان کی مائیں آج بھی دروازے پر نظریں جمائے بیٹھی ہیں۔ظلم کا یہ باب محض ایک گاؤں کا دکھ نہیں، یہ پوری قوم کے ضمیر پر رکھے گئے سوال ہیں۔شہداء بگن کی یاد میں 22 نومبر 2025 کو بگن بازار میں ایک عظیم الشان تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں ملک بھر کے اہلسنت کے لوگوں شرکت کرنے کی دعوت دی ہیں۔ 22 نومبر 2024 ضلع کرم کی تاریخ کا وہ دن جس نے سینکڑوں گھروں کے چراغ بجھا دیے۔ بچوں کے سروں سے سایہ اٹھ گیا، کئی گھروں کی چولہیں ٹھنڈی پڑ گئیں۔اسی کنوائے میں اہلِ سنت ضلع کرم کی ایک ۔ان کے پیچھے فقط آہیں، بین اور ٹوٹی ہوئی دنیا رہ گئی۔مگر اسی قیامت خیز دن میں انسانیت نے بگن میں سانس لی۔ بغیر یہ دیکھے کہ کون کون ہے۔بگن کے لوگوں نے زخمیوں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا، ان کے کپڑوں پر لگا خون اپنے دامنوں سے صاف کیا، عورتوں کے لیے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیے، جاں بحق افراد کو عزت کے ساتھ اٹھایا، اور زندہ بچ جانے والوں کو احترام سے حکومت کے حوالے کیا۔ جو زخمی تھے اس کو ہسپتالوں میں پہنچایا اس واقعے کی چند منٹ بعد ایک ویڈیوں آج بھی سوشل میڈیا پر موجود ہے جو پاراچنار کا ایک مشر کنوای میں زند بچہ جانے والا نے کہا جس میں پاراچنار بگن والوں نے ہمارے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کیا ہمیں بچایا ہمارے ساتھ اپنے بھائی کی طرف سلوک کیا دکھ کی انتہا یہاں نہیں ختم ہوتی اس سال جب زنبیون تنظیم نے بوشہرہ پر حملہ کیا اور اہلِ سنت زخمی سڑکوں پر تڑپتے رہ گئے تب بھی بگن کے لوگوں نے انسانیت کی خاطر زنبیون کے زخمیوں کو اپنے ہی روڈ پر راستہ دے کر پشاور پہنچایا، جب ضلع کرم کی میں خالات خراب تھے روڈ بند تھے پھر راستے بند ہونے کے باوجود بگن والوں نے خوراک مواد علیزئی کے راستے سے پاراچنار پہنچاتے رہے۔لیکن بگن نے کبھی انسانیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔مگر افسوس صد افسوس جس قوم کے زخموں پر بگن نے مرہم رکھا اگلے دن انہی لوگوں نے بگن کو آگ لگہ دی پورا بازار۔مسجد۔گھر۔اور بینک کو جلی جو ابھی تک ان کو انصاف کو منتظر ھے ۔اج کا دن ۔22 نومبر

کراچی ٹارگٹ کلنگ کی "ماسٹر مائنڈ" کے الزام میں گرفتاری

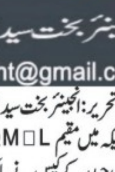

قلمِ حق

انجینئر بخت سید یوسفزئی
engr.bakht@gmail.com

تحریر: انجینئر بخت سید یوسفزئی۔قلم حق

امریکہ میں مقیم MQM□L لندن کی رکن کہکشاں حیدر کے کیس نے پاکستان کے سیاسی اور سکیورٹی حلقوں میں ہلچل پیدا کر دی ہے۔ امریکہ میں قانونی کارروائی کے بعد انہیں ۸ سال قید کی سزا سنائی گئی، جو ایک عدالت کے فیصلے پر مبنی ہے۔کہکشاں حیدر پر الزام ہے کہ انہوں نے بیرون ملک سے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے ایک نیٹ ورک سے تعلق رکھنے والے افراد کی رہنمائی کی۔ پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے ادارے CTD نے کہا کہ وہ مبینہ طور پر ٹارگٹ کلرز سے رابطے میں تھیں اور انہیں اہداف کی فہرست فراہم کرتی تھیں۔سال ۲۰۲۱ میں کراچی سے تین ٹارگٹ کلرز کو گرفتار کیا گیا، جنہوں نے تفتیش کے دوران کہا کہ انہیں کارروائیوں کی ہدایات موصول ہوتی تھیں۔ یہ دعوے CTD کی جانب سے کیے گئے الزامات ہیں اور پاکستان کی عدالتوں میں ابھی تک مکمل طور پر ثابت شدہ نہیں ہیں۔ تفتیش کاروں کے مطابق، گرفتار ہٹ مین کو ٹارگٹ کلنگ کے لیے وقت، مقام اور فرار کے راستے بتائے جاتے تھے۔CTD نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کہکشاں ہر کارروائی کے بعد مالی انعام کی ادائیگی کی ذمہ دار تھیں۔ایک آڈیو ریکارڈنگ بھی موجود ہے، جس میں کہکشاں حیدر مبینہ طور پر کارروائی کے بارے میں ہدایات دیتی سنائی دیتی ہیں۔ CTD کے مطابق، کچھ اہداف ایسے تھے جنہیں نشانہ بنانے سے شہر میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ سکتی تھی۔اس کیس میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ کہکشاں حیدر کے روابط ایسے عناصر سے تھے جو ملک دشمن سرگرمیوں میں مشہور ہیں۔ مالیاتی ریکارڈ کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹارگٹ کلرز کو ادائیگیاں بیرون ملک سے کی جاتی تھیں۔امریکی عدالت میں کہکشاں حیدر کو جھوٹے بیانات دینے کے جرم میں سزا دی گئی۔اس فیصلے کے مطابق، انہوں نے عدالت کو بتایا کہ وہ کراچی میں پرتشدد کارروائیوں میں براہ راست ملوث نہیں تھیں، لیکن وہ اپنے تعاون کے بارے میں معلومات چھپاتی رہیں۔ یہ معاملہ بین الاقوامی سطح پر بھی اہم ہے، کیونکہ یہ دکھاتا ہے کہ بیرون ملک مقیم افراد کس طرح دیگر ممالک میں ہونے والی تشدد کی کارروائیوں کے الزامات کا حصہ بن سکتے ہیں۔ پاکستان میں CTD اور رینجرز کا کہنا ہے کہ کہکشاں حیدر لندن کی MQM□L کی رکن تھیں، اور انہوں نے کراچی میں مبینہ طور پر ٹارگٹ کلنگ ٹیم کی رہنمائی کی۔ یہ دعوے تحقیقات اور میڈیا رپورٹس پر مبنی ہیں، لیکن عدالتوں میں ابھی حتمی طور پر ثابت نہیں ہوئے۔اس کیس نے کراچی میں سکیورٹی اور سیاسی حلقوں میں بحث کو جنم دیا ہے کہ سیاسی جماعتوں کو اپنے اراکین کی سرگرمیوں کی نگرانی کس حد تک کرنی چاہیے، تاکہ کسی بھی سیاسی پلیٹ فارم کو جرائم کے لیے استعمال نہ کیا جا سکے۔کہکشاں حیدر کے کیس نے یہ بھی واضح کیا کہ جدید دور کی دہشت گردی سرحدوں کی پابند نہیں، اور جدید ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا اور آن لائن رابطوں کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر منصوبہ بندی ممکن ہے۔ پاکستانی سکیورٹی اداروں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس نیٹ ورک کے مقامی سہولت کاروں کا تعاقب کیا جائے گا اور انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے گی تاکہ مستقبل میں ایسے نیٹ ورک دوبارہ فعال نہ ہو سکیں۔ یہ معاملہ ایک انتباہ بھی ہے کہ دہشت گردی کے نئے ماڈلز کے خلاف بین الاقوامی تعاون ناگزیر ہے۔ ریاست اگر اپنی پوری قوت سے نیٹ ورکس کا تعاقب کرے تو چاہے وہ کہیں بھی ہوں، بالآخر قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ کہکشاں حیدر کے کیس نے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ بات واضح کی ہے کہ دہشت گردی کے الزامات میں قانونی کارروائی، تحقیقات اور شفاف عدالتی عمل ضروری ہے۔ یہ کیس سیاسی، قانونی اور سکیورٹی لحاظ سے ایک پیچیدہ مگر نمایاں حقیقت ہے، جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ریاست اور بین الاقوامی ادارے مشترکہ طور پر ایسے نیٹ ورک کا مؤثر تدارک کر سکتے ہیں۔

راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں سری لنکا بمقابلہ زمبابوے دوسرا ٹی ٹونٹی میچ اختتام پذیر

سی پی او سید خالد ہمدانی، ایس ایس پی آپریشنز، ایس ایس پی انویسٹیگیشن، چیف ٹریفک آفیسر، ڈویژنل ایس پیز اور دیگر افسران تمام انتظامات کی مسلسل سپرویژن کرتے رہے

راولپنڈی ( ) راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں سری لنکا بمقابلہ زمبابوے، دوسرا ٹی ٹونٹی میچ اختتام پذیر، راولپنڈی پولیس کے فول پروف سکیورٹی انتظامات، سی پی او سید خالد ہمدانی، ایس ایس پی آپریشنز، ایس ایس پی انویسٹیگیشن، چیف ٹریفک آفیسر، ڈویژنل ایس پیز اور دیگر افسران تمام انتظامات کی مسلسل سپرویژن کرتے رہے، سی پی او سید خالد ہمدانی نے سکیورٹی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات دیں، راولپنڈی پولیس کے 5500 سے زائد افسران واہلکاروں نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیے، سی پی او، ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے 350 سے زائد ٹریفک افسران نے فرائض سرانجام دیے، سی پی او، راولپنڈی پولیس کرکٹ سیریز کے لیے بہترین سکیورٹی اور شہریوں کو خوشگوار ماحول کی فراہمی کے لئے پرعزم ہے، سی پی او سید خالد ہمدانی۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ رات راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں سری لنکا بمقابلہ زمبابوے کا دوسرا ٹی ٹونٹی کرکٹ میچ اختتام پذیر ہوگیا، راولپنڈی پولیس نے فول پروف سکیورٹی انتظامات کیے، سی پی او سید خالد ہمدانی، ایس ایس پی آپریشنز، ایس ایس پی انویسٹیگیشن، چیف ٹریفک آفیسر، ڈویژنل ایس پیز اور دیگر افسران تمام انتظامات کی مسلسل سپرویژن کرتے رہے، سی پی او سید خالد ہمدانی نے سکیورٹی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات دیں، سی پی او سید خالد ہمدانی کا کہنا تھا کہ راولپنڈی پولیس کے 5500 سے زائد افسران واہلکاروں نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیے، ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے 350 سے زائد ٹریفک افسران نے فرائض سرانجام دیے، راولپنڈی میں کرکٹ شائقین اور ٹیموں کے لئے محفوظ اور پرسہولت ماحول کو یقینی بنایا گیا، راولپنڈی پولیس کرکٹ سیریز کے لیے بہترین سکیورٹی اور شہریوں کو خوشگوار ماحول کی فراہمی کے لیے پرعزم ہے، پاک فوج، رینجرز، ضلعی انتظامیہ اور دیگر سکیورٹی اداروں کے ربط سے فول پروف سکیورٹی انتظامات کو یقینی بنایا گیا جن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

رورل ہیلتھ سنٹر دولتالہ میں عملے کی لاپرواہی معمول بنا گئی مریض خوار

شہریوں کا اعلی حکام سے عملے کی لاپرواہی کا نوٹس لینے اور سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ

دولتالہ (نامہ نگار) گنجان آباد شہر دولتالہ کے رورل ہیلتھ سنٹر میں طبی سہولیات کی فراہمی سوالیہ نشان بن کر رہ گئی، ڈیوٹی کے اوقات میں عملے کا موجود نہ ہونے اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے مریض خوار ہونے لگے، سماجی شخصیت ملک ربنواز سکنہ ڈونگی خورد نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ میں اپنے بیٹے کو شدید تکلیف کی وجہ سے ایمرجنسی میں رورل ہیلتھ سنٹر دولتالہ لے کر گیا لیکن کوئی ڈاکٹر موجود نہ تھا نرسنگ سٹاف نے انتہائی لاپرواہی اور غیر زمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی دلچسپی نہ لی جس کی وجہ سے نجی ہسپتال لے جا کر بچے کا چیک اپ کروانا پڑا، عملہ کے رویے پر احتجاج کرتے ہوئے اہل علاقہ نے اعلی حکام سے مطالبہ کیا کہ رورل ہیلتھ سنٹر دولتالہ میں سٹاف بالخصوص ڈاکٹر کی حاضری اور دیگر طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ مریض خوار نہ ہوں

29 نومبر نئی سوچ اور عملی قیادت کے انتخاب کا دن ہوگا: محمد رمضان چوہان

تاجر برادری کو اپنے مسائل کے حل کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرنا اولین ترجیح ہے: میڈیا سے گفتگو

سکھو (محمد فرقان قریشی) میرا مقصد سیاست نہیں خدمت ہے، تاجروں کے اجتماعی مفادات کو مثبت انداز میں حل کرنا میری اولین ترجیح ہے، ان خیالات کا اظہار انجمن تاجران سکھو موڑ کے نامزد امیدوار برائے صدر محمد رمضان چوہان نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ اگر تاجر برادری نے مجھے اس قابل سمجھا تو یہ زمہ داری میرے لیے ایک اعزاز ہوگا، انشاءاللہ تاجر برادری کے بھرپور تعاون سے انجمن تاجران سکھو موڑ کو ایک فعال، باوقار اور موثر پلیٹ فارم بناوں گا جہاں ہر تاجر کے مسائل ترجیح بنیادوں پر حل ہوں گے، محمد رمضان چوہان نے کہا کہ میرا وعدہ خدمت کا آئینہ اور میرا ہر قدم اپنی تاجر برادری کے بہتر مفاد کے لیے ہوگا، مجھے پورا یقین ہے کہ میری تاجر برادری انشاءاللہ 29 نومبر کو محبت، اعتماد اور خدمت کے نشان پھول پر مہر لگا کر ایک نئی سحر کا آغاز کریں گے

جرمنی 24 نومبر سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمد دوبارہ شروع کریگا

جرمنی کا فیصلہ اکتوبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کے برقرار رہنے سے منسلک ہے، ترجمان

برلن (این این آئی) گذشتہ ماہ طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کے بعد جرمن حکومت اگلے ہفتے سے اسرائیل کو بعض ہتھیاروں کی فروخت کی معطلی کا حکم واپس لے لے گی، ایک حکومتی ترجمان نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کا فیصلہ اکتوبر میں نافذ ہونے والی جنگ بندی کے برقرار رہنے سے منسلک ہے۔حکومتی ترجمان نے کہا کہ جنگ بندی اس فیصلے کی بنیاد ہے اور ہم ہر ایک سے متفقہ معاہدوں کی پاسداری کی توقع کرتے ہیں جس میں جنگ بندی برقرار رکھنا بھی شامل ہے۔اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وسیع پیمانے پر انسانی امداد فراہم کی جائے اور یہ عمل منظم طریقے سے جاری رہے جیسا کہ اتفاق کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا۔ ترجمان نے کہا، حکومت ایک عمومی اصول کے طور پر ہتھیاروں کی برآمدات سے متعلق فیصلوں میں ہر معاملے کے الگ الگ جائزے پر واپس آئے گی اور مزید پیش رفت کا جواب دے گی۔ ترجمان نے کہا، اس فیصلے سے اگست میں معطل شدہ برآمدات کو 24 نومبر سے دوبارہ شروع کرنا ممکن ہوگا۔امریکہ کے بعد اسرائیل کو ہتھیاروں کا دوسرا بڑا برآمد کنندہ جرمنی ہے جس نے اگست میں غزہ جنگ کے معاملے پر بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کے باعث اسرائیل کو بعض ہتھیاروں کی برآمدات معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔اس فیصلے سے ایسے ہتھیار اور دفاعی معاملات متاثر ہوئے جو غزہ میں استعمال ہو سکتے تھے لیکن دیگر ممالک اسرائیل کے خلاف بیرونی حملوں سے دفاع کے لیے انہیں ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ترجمان نے کہا، جرمنی دو ریاستی حل کی بنیاد پر اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان پائیدار امن کی حمایت کے لیے پرعزم ہے۔

> اسرائیل نے اسماعیل ہنیہ کو کیسے شہید کیا؟
>
> ایران نے حیران کن تفصیلات جاری کر دیں

تہران (این این آئی) ایران کی پاسداران انقلاب نے انکشاف کیا ہے کہ حماس کے سربراہ اسماعیل ہنیہ کو ان کے موبائل فون کے سگنلز کو ٹریس کر کے میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ایرانی میڈیا کے مطابق پاسداران انقلاب کے ترجمان علی محمد نائینی نے بتایا کہ اسماعیل ہنیہ کے قتل میں کسی اندرونی سازش یا تخریب کاری کا کوئی عنصر شامل نہیں تھا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ میزائل ایک خاص فاصلے سے داغا گیا، جو کھڑکی سے سیدھا اندر داخل ہوا اور اس وقت اسماعیل ہنیہ کو نشانہ بنایا جب وہ فون پر بات کر رہے تھے۔ علی محمد نائینی نے ایسی تمام صحافتی تحقیقاتی رپورٹس کو غلط قرار دیا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ بم کمرے تک کسی ایرانی شہری کے ذریعے پہنچایا گیا تھا یا یہ ایک بیرونی میزائل حملہ تھا۔اسماعیل ہنیہ کو ان کے موبائل فون کے سگنلز کو ٹریس کر کے میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا، علی محمد نائینی۔

مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے، مشیر خامنہ ای

امریکہ سے باہمی احترام کے ساتھ مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں، گفتگو

واشنگٹن (این این آئی) اگرچہ ایرانی رہبر اعلی علی خامنہ ای نے گذشتہ اعلان میں کہا تھا کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا، لیکن ان کے مشیر کمال خرازی نے واضح کیا کہ تہران نے مذاکرات کے دروازے بند نہیں کیے۔ کمال خرازی جو خارجہ تعلقات کی حکمت عملی کونسل کے سربراہ بھی ہیں نے گذشتہ اتوار کو تہران میں ایک طویل کانفرنس کے بعد گفتگو میں کہا کہ امریکہ کے رویے میں تبدیلی آنے کی صورت میں مذاکرات ممکن ہیں۔انہوں نے کہا کہ امریکیوں کو مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے اور بات چیت باہمی احترام اور مساوات کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ بین الاقوامی قانون پر حملہ: جارحیت اور دفاع کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس سے خطاب میں کمال خرازی نے واضح کیا کہ ان کا ملک اپنے جوہری پروگرام پر مذاکرات سے انکار نہیں کرتا، لیکن وہ اپنی دفاعی صلاحیتیں یا یورینیم کی پرامن افزودگی کی سرگرمیوں کو ترک نہیں کرے گا۔

شام، بشار حکومت سے منحرف 19 سفارت کار بحال

دمشق (این این آئی) شام کے سابق صدر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے چند ماہ بعد شام کے وزیر خارجہ اسعد الشیبانی نے ایک فرمان پر دستخط کیے ہیں جس میں کئی ایسے سفارت کاروں کو بحال کر دیا گیا ہے جو جنگ کے سالوں کے دوران حکومت سے منحرف ہو گئے تھے۔الشیبانی نے دار الحکومت دمشق میں ان منحرف سفارت کاروں کی ایک بڑی تعداد کا استقبال کیا اور کہا کہ آپ ہمارے لوگ ہیں اور آپ کو ترجیح حاصل ہے۔ وہاں موجود لوگوں میں سے کئی نے کام پر واپس آنے اور شام کے سفارتی مشن کی حمایت کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ان کے لیے ایک اہم اخلاقی معاوضہ ہے۔

سی پی او سید خالد ہمدانی کی ہدایت پر راولپنڈی پولیس کے مختلف علاقوں میں سرچ آپریشنز

سرچ آپریشنز میں 1386 گھر، 954 دوکانیں، 27 ہوٹل، 02 ہاسٹل اور مجموعی طور پر 2135 افراد کے کوائف کو چیک کیا گیا

راولپنڈی (رپورٹر پنڈی ٹوڈے) سی پی او سید خالد ہمدانی کی ہدایت پر راولپنڈی پولیس کے مختلف علاقوں میں سرچ آپریشنز، سرچ آپریشنز میں 1386 گھر، 954 دوکانیں، 27 ہوٹل، 02 ہاسٹل اور مجموعی طور پر 2135 افراد کے کوائف کو چیک کیا گیا، سرچ آپریشنز کے دوران 36 غیر قانونی مقیم افغان باشندوں کو حراست میں لیا گیا، سرچ آپریشنز کے دوران، 01 سرائے، 03 بس/ٹرک اسٹینڈ اور کرایہ داروں کے کوائف کی بھی چیکنگ کی گئی، کوائف کرایہ داری کا اندراج نہ کروانے والے افراد کے خلاف 25 مقدمات اور ناجائز اسلحہ برآمد ہونے والیا یک فرد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔تفصیلات کے مطابق سی پی او سید خالد ہمدانی کی ہدایت پر راولپنڈی پولیس نے مختلف علاقوں میں سرچ آپریشنز کیے، سرچ آپریشنز میں 1386 گھر، 954 دوکانیں، 27 ہوٹل، 02 ہاسٹل اور مجموعی طور پر 2135 افراد کے کوائف کو چیک کیا گیا، سرچ آپریشنز کے دوران 36 غیر قانونی مقیم افغان باشندوں کو حراست میں لیا گیا، سرچ آپریشنز کے دوران، 01 سرائے، 03 بس/ٹرک اسٹینڈ اور کرایہ داروں کے کوائف کی بھی چیکنگ کی گئی، کوائف کرایہ داری کا اندراج نہ کروانے والے افراد کے خلاف 25 مقدمات اور ناجائز اسلحہ برآمد ہونے والے ایک فرد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا، سرچ آپریشنز تھانہ نصیر آباد، کینٹ، صدر واہ، مورگاہ، ریس کورس، روات، چونترہ، جاتلی، مندرہ، گوجر خان، صدر بیرونی، کلر سیداں، کہوٹہ، چکری، دھمیال، پیرودھائی، گنجمنڈی، سٹی، وارث خان، بنی، نیو ٹاؤن، صادق آباد، اور رتہ امرال کے علاقوں میں کیے گئے، سرچ آپریشنز کا مقصد امن وامان کا قیام اور جرائم کی بیخ کنی ہے، قانون کی بالادستی اور امن و امان کے قیام کیلیے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

کنٹرولر امتحانات تعلیمی بورڈ، راولپنڈی تنویر اصغر اعوان امتحان انٹر میڈیٹ پارٹ-I دوسرا سالانہ 2025 کے سلسلہ میں امتحانی مرکز کا دورہ کرتے ہوئے

سعودی عرب میں 82 فیصد بچے درست نشونما کی راہ پر گامزن

لڑکیوں میں یہ شرح 83.2، لڑکوں میں 81.6 فی صد رہی، اعداد و شمار

ریاض (این ای آئی) سعودی عرب میں بچوں کی فلاح و بہبود کے 2025 کے اعداد و شمار جاری کیے گئے ہیں۔ نتائج سے ظاہر ہوا ہے کہ 24 سے 59 ماہ کے 82.4 فی صد بچے صحت، تعلیم اور نفسیاتی و سماجی فلاح کے حوالے سے درست نشونما کے راستے پر ہیں، جیسا کہ ابتدائی بچپن کی ترقی کے اشاریے سے معلوم ہوتا ہے۔لڑکیوں میں یہ شرح 83.2 فی صد ہے جبکہ لڑکوں میں 81.6 فی صد رہی۔اس کے علاوہ 36 سے 59 ماہ کے 90 فی صد بچے مثبت اور تعلیم دوست گھریلو ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں، جس میں لڑکیوں کی شرح 90.1 فی صد اور لڑکوں کی 89.8 فی صد رہی۔اعداد و شمار کے مطابق پانچ سال سے کم عمر بچوں میں 31 فی صد کے پاس ایک یا دو کتابیں ہیں اور صرف 9.2 فی صد بچوں کے پاس تین یا اس سے زیادہ کتابیں موجود ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے پروگراموں میں شمولیت 36 سے 59 ماہ کے بچوں میں 17.3 فی صد رہی، جس میں لڑکیوں کی شرح 18.2 فی صد اور لڑکوں کی 16.5 فی صد ہے۔ پانچ سال کے بچوں میں منظم تعلیم میں شرکت کی شرح 73 فی صد رہی، جس میں لڑکیوں کی شرح 74.5 فی صد اور لڑکوں کی 71.5 فی صد رہی۔ٹیکنالوجی کے استعمال کے حوالے سے 5 سے 7 سال کے بچوں میں 35.1 فی صد روزانہ ایک سے دو گھنٹے ڈیجیٹل آلات استعمال کرتے ہیں جبکہ 28.8 فی صد بچے ایک گھنٹہ سے کم استعمال کرتے ہیں۔

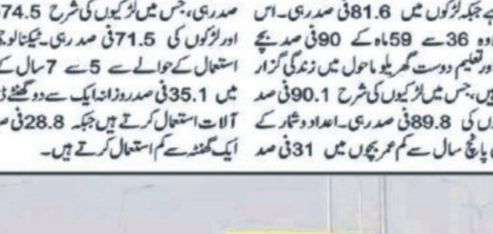

مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں پر چاقو بردار شخص کا حملہ؛ ایک ہلاک اور 3 زخمی

فرانس اور یوکرین کے درمیان رافیل طیاروں کی خریداری کیلئے معاہدے کی راہ ہموار

معاہدے کا مقصد یوکرائنی فضائی حدود کے تحفظ اور روسی جارحیت کا مقابلہ کرنا ہے، روسی صدر دفتر

فرانس (این این آئی) یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلینسکی اور فرانسیسی صدر عمانویل میکروں نے پیرس کے قریب ایک ہوائی اڈے پر اعلان خیر سگالی پر دستخط کیے، جو یوکرین کے لیے مستقبل میں تقریباً 100 فرانسیسی لڑاکا طیارے رافیل خریدنے کے لیے راہ ہموار کرے گا، ساتھ ہی نئی نسل کے فضائی دفاعی نظام بھی شامل ہوں گے۔ یہ قدم کیف کے لیے نوعیت میں پہلا ہوگا۔ یہ معاہدہ اس موقع پر سامنے آیا جب میکروں نے اپنے یوکرینی ہم منصب کا ویلکوبے اڈے پر استقبال کیا، جہاں فرانسیسی صنعتکاروں نے یوکرین کے وفد کو جو سنہ 2022 سے روس کے ساتھ جنگ میں ہے رافیل لڑاکا طیارے اپنے ہتھیاروں کے نظام کے ساتھ پیش کیے، نیز نئی نسل کے فضائی دفاعی نظام سامپ-ٹی (SAMP-T) اور مختلف ڈرون سسٹمز بھی دکھائے۔ دونوں صدور نے خیر سگالی اعلان پر دستخط کیے جو یوکرین کے لیے فرانسیسی دفاعی سازوسامان خریدنے کے تعاون سے متعلق ہے، تاہم اس کی تفصیلات ابھی ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں سامنے آئیں گی۔ ایلیزیہ پیلس کے بیان کے مطابق یہ معاہدہ جو تقریباً 10 سال کے افق پر محیط ہے۔

حسینہ واجد بھارتی پشت پناہی کیساتھ اقتدار کو برقرار رکھنا چاہتی تھیں، ماہرین

ڈھاکہ (این این آئی) ماہرین نے شیخ مجیب الرحمان کی بیٹی حسینہ واجد کو سزائے موت کے حکم پر کہا ہے کہ خود کو جمہوریت کا چیمپئن کہنے والا بھارت دوہری پالیسی پر عمل پیرا ہے، اس نے ایک سزا یافتہ خاتون کو پناہ دے رکھی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ حسینہ واجد انڈیا کی پشت پناہی کے ساتھ اپنے اقتدار کو برقرار رکھنا چاہتی تھیں، بھارت سیاسی ٹول کو اپنے مفادات کیلئے استعمال کر رہا ہے، بھارت عدالتوں کا سامنا کرنے کیلئے حسینہ واجد کو واپس بنگلا دیش کے حوالے کرے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ حسینہ واجد کا بھارت میں قیام سیاسی پناہ نہیں بلکہ بیان بازی کی آماجگاہ بھی بن گیا ہے۔ واضح رہے کہ بنگلا دیش کی عدالت نے انسانیت کے خلاف جرائم کے کیس میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کو جرائم کا مرتکب قرار دیتے ہوئے سزائے موت سنائی ہے، شیخ حسینہ کے ساتھی سابق وزیر داخلہ اسد الزمان کو بھی سزائے موت سنائی گئی ہے۔

سوات، پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام امتحانات، دفعہ 144 نافذ

گائیڈز حل شدہ پرچوں، ڈیجیٹل ڈائریز، موبائل فونز، اسلحہ اور دیگر غیر قانونی آلات پر پابندی

سوات (این این آئی) خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی ہدایات کی روشنی میں پراونشل مینجمنٹ سروس اور اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر بی پی ایس 17- کا امتحان 20 نومبر 2025 سے 04 دسمبر 2025 تک منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے امتحان کی شفافیت اور امن و امان کو یقینی بنانے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے امتحانی مراکز گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول نمبر 01 سیدوشریف سوات، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول ڈھکئی سیدوشریف سوات، گورنمنٹ سنٹینیل ماڈل ہائیر سیکنڈری سکول وودودیہ سوات اور گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) آماکوٹ مینگورہ سوات کے امتحانی مراکز کے اطراف میں دفعہ 144 نافذ کر دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سوات سلیم جان کے اعلامیے کے مطابق ضلع سوات کے ان امتحانی مراکز کے حدود میں کتابوں، گائیڈز حل شدہ پرچوں، ڈیجیٹل ڈائریز، موبائل فونز، اسلحہ اور دیگر غیر قانونی آلات پر 15 دنوں کیلئے یعنی 20 نومبر 2025 سے 04 دسمبر 2025 تک دفعہ 144 کے تحت پابندی عائد ہوگی۔ پابندی کا اطلاق طلبا کے ساتھ ساتھ سٹاف، پولیس اور دیگر عملے پر بھی ہوگا۔اس اقدام کا مقصد امیدواروں کو شفاف ماحول فراہم کرنا اور غیر متعلقہ افراد کی امتحانی مراکز کے اطراف میں داخلوں پر پابندی عائد کرنا ہے۔خلاف ورزی کی صورت میں سیکشن پی پی سی 188 کے تحت قانونی کارروائی کی جائیگی۔

نجیب الرحمٰن عرف مجبور پشتون کو ہنگو روڈ کوہاٹ سے سادہ لباس میں موجود نامعلوم افراد اٹھا کر نامعلوم مقام کی طرف لے گئے

اس کے خلاف نوجوان نے بر پورا احتجاج کیا اور اس واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی

ہنگو) بیورو رپورٹ) تمام مظلوم خاص کر قبائل کیلے اوز بلند کرنے والہ اور نوجوان امن کمیٹی کی چئرمین اورکزئی کے نجیب الرحمٰن عرف مجبور پشتون کو ہنگو روڈ کوہاٹ سے سادہ لباس میں موجود نامعلوم افراد اٹھا کر نامعلوم مقام کی طرف لے گئے۔اس کے خلاف نوجوان نے بر پورا احتجاج کیا اور اس واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ایسے اقدامات قابل قبول نہیں۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے واقعے کی فوری تحقیقات اور نجیب الرحمٰن کی بازیابی کا مطالبہ کیا ہے۔ افسوسناک خبر کوہاٹ ٹو ہنگو روڈ سے نجیب الرحمٰن عرف مجبور پشتون کو سادہ لباس میں نامعلوم افراد نے اغوا کر کے نامعلوم مقام کی جانب منتقل کر دیا ہے۔ تمام سماجی، سیاسی رہنماؤں اور سوشل میڈیا انفلوئنسرز سے اپیل ہے کہ اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کریں اور نجیب الرحمٰن کے حق میں متحد ہو جائیں)

مسلسل حرام کھانے سے دل مردہ ہو جاتے ہیں حق و باطل کی سمجھ نہیں آتی۔امیر عبدالقدیر اعوان

ہر غلط عمل مخلوق خدا کو دین سے روکنے کا سبب بنتا ہے

(رپورٹر پنڈی ٹوڈے) مسلسل حرام کھانے سے دل مردہ ہو جاتے ہیں حق و باطل کی سمجھ نہیں آتی۔امیر عبدالقدیر اعوان کسی کو نہ دیکھیں کوئی کیا کر رہا ہے یہ دیکھیں میرے لیے اللہ اور اللہ کے نبی نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ ہر غلط عمل مخلوق خدا کو دین سے روکنے کا سبب بنتا ہے۔ کیونکہ ہر غلط عمل دنیا میں فساد پھیلاتا ہے۔اللہ کریم نے اپنا کلام عطا فرمایا انبیاءؑ مبعوث فرمائے ہر طرح سے راہنمائی فرمائی اس کے باوجود ہم انکار کر رہے ہیں۔اللہ کے حکم پر عمل نہ کرنا بھی انکار ہی کی ایک قسم ہے۔یہ فانی جہان ہے نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔اپنا جائزہ لیں لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کریں ہر عمل اللہ کے لیے کریں۔امیر عبدالقدیر اعوان شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ و سربراہ تنظیم الاخوان پاکستان کا جمعۃ المبارک کے روز خطاب۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔آپ ﷺ کی عظمتوں کو بیان کرنے سے مخلوق قاصر ہے۔آپ ﷺ کے حضور جو بھی حاضر ہوا اُسے اللہ کے روبرو کر دیا کہ کیسے اللہ کی عظمت بیان کرنی ہے۔کفار حق کو جانتے ہوئے بھی انکار کیوں کرتے تھے؟ کیا سبب تھا؟ صرف اس لیے کہ وہ حق کے ساتھ اپنی مرضی شامل کرنا چاہتے تھے۔دین اسلام حق اور باطل کو واضح کر دیتا ہے۔اس کے باوجود لوگ دینی ہستیوں پر بحث کرتے ہیں جس کے پیچھے مقصد ذاتی پسند اور ذاتی انا ہوتی ہے۔اللہ کی رضا میں جب مخلوق کی رضا شامل ہو جائے پھر حق میں ملاوٹ ہوگی۔آج بھی ہمارے پاس قرآن کریم موجود ہے احادیث مبارکہ موجود ہیں کیا ہم ان کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کر رہے ہیں یا ہم بھی حق کے ساتھ اپنی ذاتی مرضی شامل کر رہے ہیں؟ یہی تو اقوام سابقہ نے کیا تھا جن کی مثالیں قرآن کریم میں بیان فرمائی گئی ہیں۔اصول بیان فرما دیئے گئے جو بھی ایسا کرے گا اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو ان کے ساتھ ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ استغفار کرتے رہنا چاہیے کم از کم دن میں ایک تسبیح ضرور ہونی چاہیے جانے انجانے میں جو غلطی ہو جائے اس کی اللہ کریم سے معافی ہو جائے گی۔اللہ کریم ہر شئے سے واقف ہیں جو بھی کوئی کر رہا ہے وہ جانتا ہے ہمیں ایک دن اس کے حضور پیش ہونا ہے ہر ایک عمل کا حساب دینا ہے ان چیزوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔اللہ کریم صحیح شعور عطا فرمائیں۔آخر میں انہوں نے ملکی سلامتی اور بقا کی اجتماعی دعا بھی فرمائی۔

وادی سون قدرتی حسن زرخیز زمین اور صدیوں پر محیط تہذیبوں کی حامل ہے

زیر زمین پانی کے تحفظ کو اولین ترجیح دی جائے ورنہ آنے والے وقت میں خشک سالی کے مسائل مزید پیچیدہ اور سنگین ہو جائیں گے

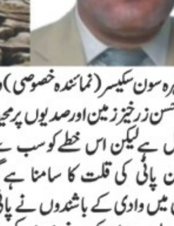

نوشہرہ سون سکیسر (نمائندہ خصوصی) وادی سون قدرتی حسن زرخیز زمین اور صدیوں پر محیط تہذیبوں کی حامل ہے لیکن اس خطے کو سب سے بڑا چیلنج زیر زمین پانی کی قلت کا سامنا ہے گزشتہ چند دہائیوں میں وادی کے باشندوں نے پانی کی قلت خشک سالی اور زمین کی زرخیزی میں کمی کے مسائل محسوس کیے ہیں کچھ عرصہ قبل وادی سون میں زیر زمین پانی کے حوالے سے شعور بیدار کرنے کے لیے بھرپور آگاہی مہمات چلائی گئی تھیں مقامی اداروں اور سماجی تنظیموں نے پانی کے موثر استعمال کنزرویشن اور پانی بچانے کی تکنیکوں پر عوام کو تعلیم دی ان اقدامات سے کچھ حد تک زمین اور پانی کے وسائل کی حفاظت ممکن ہوئی مگر مستقل حل کے لیے ابھی بھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے تاہم حالیہ دنوں میں یہ آگاہی مہمات تقریباً رُک گئی ہیں اور پانی کے ذخائر کم ہونے کی وجہ سے وادی خشک سالی کا شکار ہو رہی ہے زیر زمین پانی کی کمی نہ صرف زرعی پیداوار کو متاثر کر رہی ہے بلکہ مقامی آبادی کی روزمرہ زندگی پر بھی اثر ڈال رہی ہے ماہرین اور سون ویلی ڈویلپمنٹ پروگرام کے ملک دلشاد احمد آفاقی کا کہنا ہے کہ وادی سون میں پائیدار پانی کے انتظام کے لیے مستقل اور مربوط حکمت عملی اپنانا ضروری ہے اس میں پانی کے ذخائر کو بڑھانے بارش کے پانی کو محفوظ کرنے اور زمین کے استعمال میں تبدیلیاں شامل ہیں ساتھ ہی عوام میں پانی کی اہمیت اور اس کے بچاؤ کے لیے شعور قائم رکھنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے وادی سون کی خوشحالی اور زرخیزی کے لیے یہ لازمی ہے کہ زیر زمین پانی کے تحفظ کو اولین ترجیح دی جائے ورنہ آنے والے وقت میں خشک سالی کے مسائل مزید پیچیدہ اور سنگین ہو جائیں گے۔

پاکستان کی ترقی میں نوجوانوں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔وقاص جنجوعہ چیئرمین آل جنجوعہ راجپوت اتحاد

جنجوعہ کمیونٹی اور پاکستان خصوصا نوجوانوں کے لیے مثبت کام کرنے پر انہوں کے کردار کو سراہا

جنجوعہ کمیونٹی اور پاکستان خصوصا نوجوانوں کے لیے مثبت کام کرنے پر انہوں کے کردار کو سراہا۔

اسلام آباد (سردار آفتاب اقبال) چیئرمین آل جنجوعہ راجپوت اتحاد پاکستان محمد وقاص جنجوعہ نے اپنے دورہ کراچی کی موقع پر مختلف رہنماؤں سے ملاقات کی اور اس موقع پر ان کا کہنا تھا کہ پاکستان جس نازک موڑ پر ہے اس موقع پر نوجوانوں کو پاکستان کی ترقی میں کردار ادا کرنے لیے سامنے آنا ہوگا، آج کا نوجوان کچھ نادیدہ، پاکستان مخالف قوتوں کے ہاتھوں یرغمال ہو کر منفی سوچ کا کا شکار ہو رہا ہے۔اس سے نقصان کسی شخصیت کا نہیں بل کہ پاکستان کا ہے۔جنجوعہ قوم کے بے شمار سپوتوں نے پاکستان آرمی میں فرائض سرانجام دیتے ہوئے دھرتی پاکستان کے لیے جانوں کا نذرانہ دیا اور آگے بھی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ پاکستان آرمی کے حوالے سے جو منفی پراپیگنڈہ چل رہا اس کی ہم مذمت کرنے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو راہ راست میں لانے کی سعی بھی کر رہے۔ دورہ کراچی کے موقع انہوں نے ڈپٹی کمشنر سکھر جناب نادر خان جنجوعہ سے بھی ملاقات کی اور انہوں نے چیئرمین آل جنجوعہ راجپوت اتحاد پاکستان محمد وقاص جنجوعہ کو سندھ کی راویتی (ٹوپی) اور (اجرک) بطور تحفہ پیش کرتے ہوئے

سٹی ڈویژن کے تھانہ شاہ قبول پولیس کی کامیاب کاروائی

تاجر کے منشی سے 2 ماہ قبل راہزنی میں ملوث منظم راہزن گینگ گرفتار، تقریبا 18 لاکھ نقدی واردات میں استعمال 2 عدد موٹر سائیکل اور اسلحہ برآمد

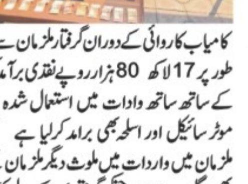

کامیاب کاروائی کے دوران گرفتار ملزمان سے مجموعی طور پر 17 لاکھ 80 ہزار روپے نقدی برآمد کرنے کے ساتھ ساتھ وادات میں استعمال شدہ 2 عدد موٹر سائیکل اور اسلحہ بھی برامد کرلیا ہے گرفتار ملزمان میں واردات میں ملوث دیگر ملزمان کے نام بھی اگل دیئے ہیں جنکی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہے، گرفتار ملزمان سے مزید اہم انکشافات کی توقع کی جارہی ہے۔

پشاور (اشتیاق خان) سٹی ڈویژن کے تھانہ شاہ قبول پولیس کی کامیاب کاروائی، تاجر کے منشی سے 2 ماہ قبل راہزنی میں ملوث منظم راہزن گینگ گرفتار، تقریبا 18 لاکھ نقدی واردات میں استعمال 2 عدد موٹر سائیکل اور اسلحہ برآمد تفصیلات کے مطابق مورخہ 19 ستمبر 2025 کو مدعی مسلم خان ولد شمس القمر سکنہ چارسدہ حال حیات آباد نے تھانہ شاہ قبول پولیس کو رپورٹ کی کہ میں تاجر یسین ولد عبدالمنان کے ساتھ بطور منشی کام کر رہا ہوں اور آج مجھ سے بمقام قوت اسلام میں نامعلوم ملزمان نے اسلحہ کی نوک پر لاکھوں روپے چھینے گئے جس کی رپورٹ پر راہزنی کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کی گئی واقع کا افسران بالا نے سختی سے نوٹس لیتے ہوئے ملوث ملزمان کا سراغ لگانے اور گرفتاری کے لیے ایس پی سٹی ڈویژن شاہد عدنان کی نگرانی میں ڈیس ایس پی اختر حسین، ڈی ایس پی انویسٹیگیشن سٹی ڈویژن خالد خان، ایس ایچ او حشمت خان تھانہ شاہ قبول، تفتیشی افیسر آصف خان پر مشتمل خصوصی ٹیم نے سی سی ٹی وی فوٹیجز اور دیگر اہم شواہد کی روشنی میں جدید سائنسی خطوط پر جامعہ تفتیش کے دوران منظم راہزن گینگ کا سراغ لگالیا۔کامیاب کاروائی کے دوران گینگ کے ملزمان 1. عدنان ولد محمد انور سکنہ شوکت آباد سکیم چوک 2. وقاص ولد خورشید گل سکنہ بھانہ ماڑی 3. شاہد ولد ایوب خان سکنہ بھانہ ماڑی کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار ملزمان میں مرکزی ملزم شاہد ولد ایوب مقامی مارکیٹ کا چوکیدار ہے جس نے وقوعہ کے روز رقم لے جانے کی بابت انفارمیشن دی تھی۔

نوتھیہ اور مونگ پھلی مارکیٹ اشرف روڈ پر تجاوزات کے خلاف مؤثر کارروائیاں

انتظامیہ کی ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر فیلڈ میں موجود ہیں اور متعلقہ محکموں کے ساتھ مشترکہ اقدامات کیے جا رہے ہیں

پشاور (اشتیاق خان) نوتھیہ اور مونگ پھلی مارکیٹ اشرف روڈ پر تجاوزات کے خلاف مؤثر کارروائیاں ڈپٹی کمشنر پشاور کیپٹن (ر) ثناء اللہ خان صوبائی حکومت کی ہدایات کی روشنی میں پشاور شہر کو تجاوزات سے پاک، منظم اور کشادہ بنانے کے وژن کے تحت ضلعی انتظامیہ پشاور کی جانب سے شہر کے مختلف تجارتی مقامات پر تجاوزات کے خلاف مربوط اور بھرپور کارروائیاں جاری ہیں۔ شہری سہولت، ٹریفک کی روانی، پیدل چلنے والوں کے لیے راستوں کی بحالی، صفائی ستھرائی کے نظام میں بہتری اور بازاروں کے مجموعی نظم وضبط کے قیام کے لیے انتظامیہ کی ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر فیلڈ میں موجود ہیں اور متعلقہ محکموں کے ساتھ مشترکہ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں ضلعی انتظامیہ پشاور نے کیپٹل میٹروپولیٹن گورنمنٹ حکام اور متعلقہ محکموں کے ہمراہ نوتھیہ اور مونگ پھلی مارکیٹ اشرف روڈ پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا۔ کارروائی کے دوران دکانوں کے باہر قائم غیر قانونی تعمیرات، تھڑے، شیڈز، اضافی تعمیرات، سڑکوں پر رکھا سامان اور راستے میں قائم دیگر رکاوٹیں موقع پر مسمار کر کے ہٹا دی گئیں۔ اس دوران بھاری مشینری کا استعمال بھی کیا گیا جبکہ متعدد مقامات پر سامان ضبط کیا گیا تاکہ آئندہ دوبارہ تجاوزات قائم نہ کی جا سکیں۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق کارروائی کے دوران تاجر تنظیموں کے نمائندوں سے بھی مشاورت کی گئی اور انہیں آگاہ کیا گیا کہ شہر کے تجارتی مراکز کو ہر طرح کی تجاوزات سے پاک رکھنا مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر بعض دکانداروں کو باقاعدہ وارننگ نوٹس جاری کیے گئے جبکہ مسلسل خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مزید قانونی کارروائی، جرمانوں اور گرفتاریوں کا عندیہ بھی دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر پشاور کیپٹن (ر) ثناء اللہ خان نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ کا مقصد عوامی سہولت، شہری حقوق کا تحفظ اور شہر کی بحالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجاوزات نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہیں بلکہ شہریوں کے بنیادی حقوق، کاروباری ماحول اور ٹریفک کے نظام کو متاثر کرتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ضلعی انتظامیہ تجاوزات کے مکمل خاتمے تک ایسی کارروائیاں جاری رکھے گی اور کسی بھی دباؤ یا سفارش کو خاطر میں نہیں لایا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر پشاور نے شہریوں، تاجر برادری، ٹرانسپورٹرز اور متعلقہ اداروں سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایک صاف، منظم، کشادہ اور رہنے کے قابل پشاور کی تعمیر سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے، اور اس مقصد کے حصول کے لیے ضلعی انتظامیہ تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے

سیکرٹری ایلمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن محمد خالد خان کے زیر صدارت محکمہ تعلیم گڈ گورننس روڈ میپ جائزہ اجلاس

جس میں محکمہ تعلیم اور زیلی اداروں کیلئے جاری گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت اٹھائے گئے اقدامات اور دیگر اہم معاملات کے حوالے سے تفصیلی بحث ہوئی

پشاور (اشتیاق خان سے) محکمہ تعلیم خیبر پختونخوا کے سیکرٹری محمد خالد خان کی زیرِ صدارت گڈ گورننس روڈ میپ جائزہ اجلاس منعقد ہوا جس میں محکمہ تعلیم اور زیلی اداروں کیلئے جاری گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت اٹھائے گئے اقدامات اور دیگر اہم معاملات کے حوالے سے تفصیلی بحث ہوئی۔ جس میں شعبہ تعلیم میں اصلاحات، گورننس بہتر بنانے، سروس ڈیلیوری کو مؤثر بنانے اور جاری منصوبوں کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں سپیشل سیکرٹری ایجوکیشن مسعود، ایڈیشنل سیکرٹریز، ڈائریکٹر ایجوکیشن نغمانہ سردار، چیف پلاننگ آفسر زین اللہ شاہ، اور محکمہ تعلیم کے زیلی اداروں کے دیگر افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں مختلف شعبہ جات کے افسران نے اپنی پیش رفت رپورٹس پیش کیں جبکہ آئندہ کے لائحہ عمل پر بھی مشاورت کی گئی۔ شرکاء کو گورننس فریم ورک کے تحت جاری اقدامات، ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن، مانیٹرنگ سسٹم کی بہتری اور فیلڈ سطح پر درپیش چیلنجز کے حل کے لیے مجوزہ اقدامات پر بریفنگ لی گئی۔ محکمہ تعلیم کی قیادت نے واضح کیا کہ شفافیت، کارکردگی اور سہولیات کی فراہمی میں بہتری محکمہ تعلیم کی اولین ترجیح ہے۔ اور اس سلسلے میں تمام متعلقہ اداروں کے ساتھ مربوط حکمت عملی کے تحت کام جاری رہے گا۔ آخر میں مستقبل کے اہداف اور ٹائم لائنز کا تعین کرتے ہوئے تمام متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کی گئیں۔ تاکہ گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت اصلاحات کو مزید مؤثر انداز میں آگے بڑھایا جا سکیں۔